U4462 14-12-07

Title - QISSA SOOSAN MUSAMMI BA GULDASTA-E-ANJUMAN

Creator - MARIYA Edworth; Tarjuma Kashi Nath Biswas.

Publisher - Yateemon ke Chhape Khana (Agra)

Date - 1855

Pages - 131

Subjects - Angrezi Novel - Tarjuma.

للّٰہ الحمد والمنۃ

کہ ترجمہ قصہ سوسن مسمّی بہ گلدستہ انجمن حسب الحکم فیض شیم

صاحب والا درجت رفیع المرتبت قدر افزائے علم و ہنر

رعیت پرور عدل گستر جناب ہنری کارٹکر صاحب بہادر کمشنر

قسمت پنجم اضلاع بنارس وغیرہ اور اجنٹ گورنر جنرل بہادر کے

بابو کاشی ناتھ بسواس کرانی اول محکمہ اجنٹی نے باعانت اور تصحیح

مولوی زین العابدین ڈگری نویس عدالت دیوانی

شہر بنارس کے انگریزی سے زبان اردو میں ترجمہ کیا

قطعہ تاریخ

حسب الحکم کمشنر ہنری ٹکر بہادر — انگلش سے گو کیا جب اردو زبان میں قصا

پوچھا سن عیسوی دل سے کہا کہ شاد آ — کیا خوب ہے یہ قصہ گلدستہ انجمن کا

۳۰۶ ۱۵۴۸

سنہ ۱۸۵۴ ع

سکندرہ کے یتیموں کے چھاپہ خانہ میں چھاپا گیا

گلدستۂ انجمن

جزیرۂ انگلستان کے ایک گانو میں اب تک یہہ رسم جاری ہے
کہ شروع بہار میں ایک میلہ ہوا کرتا ہے دیہات کے لڑکے بڑی آرزو اور
خوشی سے اوسکے منتظر رہا کرتے ہیں ایک روز پہلے سے وے سب طیاری
گلدستہ اور کسی کو شاہزادی اوس میلہ کی تجویز کرنے کے لیئے ایسی زمین
پُر فضا اور مقام دلکشا میں جمع ہوتے ہیں جسکے ایک سمت کو سایہ دار
راہ اور دوسری جانب انواع و اقسام کے پھولوں کے درخت ہیں جو
حد فاصل ہیں ایک مختار کے باغ کی

یہہ مختار اس جہان میں پہلے از بس بے سر و سامان اور افلاس کے

صدمہ سے بہت حیران تھا لیکن تھوڑے ہی دنوں میں اوسنے بہت سے
روپئے جمع کر لیئے پر جس طریقۂ نامعقول سے وہ مالدار تھا ھر کبہ اور مہ پر
بخوبی مشتہر تھا اوسنے گانوکے سرے پر ایک نیا مکان اور بڑے احاطہ
کا باغ عالیشان تعمیر کرایا تھا مگر باوجود احاطہ بندی کے اوسکو اطمینان
حاصل نہ تھی اور ایسا لڑائی کا عادی اور شکی تھا کہ ہمیشہ سیدھے
سادھے اپنے ہمسائے کے لوگوں سے بلاوجہ مخالفت رکھتا تھا اگر
اوسکے باغ کے احاطہ میں کسی کی بکری بھیڑی یا بطک مرغی جا پڑتی تو
وہ اوسپر بہتان باندھکر نقصان کا دعویٰ کرتا اوسکے ظلم اور بدعت سے
گانو والوں کا اسقدر ناک میں دم کر دیا تھا اور یہانتک وے عاجز اور مخوف
ہو رہے تھے کہ اوسکے کھیتوں کیطرف سے آنا جانا کم کر دیا تھا اور اوسکے باغ
کی دیواروں کے پاس اسقدر خاردار درخت نصب کیئے تھے کہ جسمیں کوئی
پرندہ بھی اوس راہ پر نہ مار سکے اوس مفسد کے غضب سے محفوظ رہنے کے لیئے
گانو کے لڑکے بھی بہت احتیاط کرتے اور نہایت اوس سے ڈرتے خواب میں بھی
اوسکے نزدیک نہ جاتے اور اوسکے کھیتوں کے پاس پتنگ تک نہ اوڑاتے کہ مبادا
اوسکے درختوں میں اٹک جائے یا اوسکی زمین پر گر پڑے تو پھر ناحق کی بلا گلے لگے

مختار سراپا آزار کالیس نام تھا اور اوسکے ایک لڑکی اور ایک لڑکا نافرجام تھا روپیے کے جمع کرنے میں ہمہ تن دن رات اسقدر مصروف رہتا کہ اپنی اولاد کی تعلیم کرنے کی بھی فرصت نہ پاتا پہلے تو کئی سال تک اون لڑکوں کو آواروں کی طرح کھیلنے کودنے سے منع نہ کیا لیکن جب وہ اتفاقاً ایک بڑے امیر کا مختار ہوا تب اوسکو اپنے لڑکوں کی تربیت کا خیال آیا لڑکے کو زبان لاٹن کے حاصل کرنے کے واسطے مدرسہ میں بھیجا اور اپنی لڑکی باربرہ کی خدمت کے لیئے ایک لونڈی رکھدی اور غریب لڑکوں کے ساتھ جو اوسکے ساتھی اور ہمجولی تھے کھیلنے اور صحبت رکھنے کی اوسے بہت تاکید کی گانوکے لڑکے اس ممانعت سے کچھہ رنجیدہ نہوئے کیونکہ باربرہ اونکے لیئے ظالم تھی نہ رفیق اور دشمن تھی نہ شفیق پر وہ اکثر اسبات سے کڑھتی اور جھنجھلاتی کہ میرے شریک نہونے سے لڑکے اوداس اور دل تنگ کیوں نہیں ہوتے اور میری سج دھج دیکھکر بدحواس اور دنگ کیوں نہیں ہوتے

خصوصاً اپنی اگلی ہمجولیوں میں سے ایک لڑکی باتمیز ہر دل عزیز عزت والی درست کردار اپنے خاندان کی موجب افتخار چالاک وچست نیک فرجام سوسن نام سے ازحد نفرت رکھتی تھی اور اوس لڑکی کا باپ پر انسس تھوڑی سی

زمین کا کاشتکار تھا مگر اپنی کم نصیبی سے کیس مختار کے زیر سایہ سکونت
رکھتا تھا بار ہا اکثر اپنی کھڑکی پر بیٹھکر سوسن کو کام کرتے یعنی کبھی باغ
میں کیاری گوڑتے اور روش صاف کرتے کبھی دوزانو بیٹھے شہد کے چھتے کے
پاس مکھیوں کے لیے تر و تازہ پھول لیکر اور کبھی چھاج میں ناج لیئے چڑیوں کو
دانہ دیتے اور کبھی شام کو سبزہ زار میں ایک ہلکی تپائی پر بیٹھکر سیتے پروتے
دیکھتی تھی سوسن کو سوزن کاری اوسکی ماں نے بہت صفائی سے سکھلائی
تھی اوسکی ماں اوسے بہت پیار کرتی تھی اور سوسن بھی اوس سے کمال الفت
رکھتی تھی سوسن کی ماں بہت تیز اور ہوشیار اور قواعد خانہ داری میں
کمال واقفکار تھی بلکہ روٹی تنوری لپکانے میں تو مشہور ہو گئی تھی اگرچہ
اکثر علیل رہتی تو بھی سادی سوزن کاری کر کے روپیہ پیدا کرتی تھی غرض
اوس گانو میں وہ الفت مادرانہ اور اپنے شوہر کی اطاعت میں ضرب المثل
تھی اور ہر شخص مہربانی کی نظر اوسپر رکھتا تھا بہار کے میلہ میں پہلے اوسی کے
دروازہ پر پھولوں کی ڈالیاں رکھی جاتی تھیں اور اوسی کی لڑکی سوسن اکثر
اوس میلہ میں شاہزادی بنا کرتی تھی

جب کہ بہار کے میلہ کے ایام اور شاہزادی کے بنانے کا وقت آپہنچا

سرِ شام گانو کے سب لڑکے خوش اور خورم میدان سبزہ زار میں باہم جمع ہوئے
بار بره بھي بن ٹھن کر غرور سے تن کر باغ میں ٹہل رہي تھي جب کو گلي میں سے
بہت سے لڑکوں کي آواز اوسکے کان میں پڑي اونکي گفتگو سننے کے لیئے
درختوں کي اوٹ میں چھپ گئي پہلے ہي جو اون لڑکوں نے آپسمیں پوچھا
کہ سوسن کہاں ہي یہہ نام باربره کے کانوں میں بہت گران گذرا اور حسد کي
آگ بھڑکي فلپ نام ایک لڑکا شہنائي بجارہا تھا اوسے چھوڑ کر کہنے لگا کہ
سوسن کہاں ہي میں نے ابھي تک اِس راگ کو اچھي طرح نہیں سیکھا وہ آ ئے
تو اِس راگ کو پھر بجا کر مجھکو سنائے میري نام ایک اور چھوٹي لڑکي جو گلاب کے
پھولوں سے دامن بھرے ہوئے تھي کہنے لگي میں چاہتي ہوں کہ سوسن
جلد آئے اگر وہ آئیگي تو میرے لیئے گلدستے بنائیگي اور تر و تازہ پھولوں کي
بہار کي کیفیت دیکھلائیگي اور چمبیلي کي کلیاں اپنے وعدہ مطابق میرے
لیئے لائیگي اور چند لڑکیاں کہنے لگیں کہ بغیر سوسن کے کچھہ لطف نہو گا بجز اوسکے
اچھے اچھے پھول ہم لوگوں کو کون دیکھلائیگا سب کے سب شور مچانے
لگے کہ وہ ہم لوگوں کے واسطے ہار گوندھیگي اور وہي اِس میلہ کي شاہزادي
بنیگي لیکن جب دیر ہوئي اور سوسن نہ آئي تو سب لڑکے گھبرانے اور

نا امید ہونے لگے

روز جو سوسن کی دوست صادق تھی سامھنے آکر اونکو دلاسا دینے لگی اور کہنے لگی بے صبری نکرو میں اِس بات کی ذمہ دار ہوں خاطر جمع رکھو سوسن بہت جلد آویگی شاید کسی گھر کے کام میں پھنس گئی ہی لڑکے اپنے کام سے آگے کسی گھر کا کام کیا سمجھتے تھے روز کو فوراً سوسن کے بلانے کے لیئے بھیجا فلپ نے کہا اوس سے کہہ دینا جلد آوے وقت غنیمت ہی کیس مختار ہم لوگوں کی خوش نصیبی سے زمیندار کی دعوت میں گیا ہی اگر اتفاقاً گھر آئے اور ہم لوگوں کو یہاں دیکھہ پائے تو عجب نہیں کہ نکال دیوے کیونکہ وہ دعویٰ رکھتا ہے کہ یہہ زمین میرے باغ کے متعلق ہے حالانکہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ یہہ بات سچ نہیں ہی کیونکہ پرائیس کاشتکار کہتا ہی کہ یہہ زمین سڑک سے متعلق ہے مختار چاہتا ہی کہ ہم لوگوں کے کھیلنے اور سیر کرنے کی زمین کو ضبط کری خدا کرے وہ اور اوسکی لڑکی باربرہ ہم لوگوں سے سو منزل دور رہے ابھی بہت دن نہیں گذرے کل ہی کی بات ہی کہ باربرہ اپنا سایہ زمین پر لٹکاتی ہوئی ٹہل رہی تھی خواہ مخواہ میرے پھولوں کو چھین کر پھینک دیا

میری پول اوٹھی کہاں اوسکا سایہ ہمیشہ چلتے وقت زمین پر گراتا ہی

وہ سوسن کی مانند اپنے نسائے کو اچھی طرح اوڑھا کر نہیں چلتی اگرچہ اچھے
کپڑے پہنتی ہے پر تو بھی سوسن کی آدھی صفائی کو نہیں پہنچ سکتی میری ما
چاہتی ہے کہ جب میں بڑی ہوں سوسن کے طریقۂ نیک کو اختیار کروں اور میں
بھی یہی آرزو رکھتی ہوں اگر امیر بھی ہو جاؤں باربرہ کی طرح خود
بینی پسند نہ کرونگی فلپ نے کہا امیر ہوں یا غریب لڑکوں کو خود بینی کرنی
بہت ہی نازیبا ہے نہ کہ ایسی شوخ چشمی کرنی جیسی تھوڑے دن ہوئے
باربرہ نے کی یعنی اپنے گھر کے دروازہ پر سر برہنہ کھڑی ہوئی ایک
اجنبی امیر کی جانب جو گھوڑے کو پانی پلانے کے لئے اوس جگہہ ٹھہر گیا تھا
شوخی سے تاک رہی تھی اور سوسن اپنے باغ میں ایک درخت کی ڈالی
جھوکا کر پھولوں کی کلیوں کو دیکھ رہی تھی امیر مذکور نے سوسن سے پوچھا
کہ شہر سوزبری یہاں سے کتنی دور ہے اوسنے ایسے لحاظ سے جواب دیا
اور اپنی ٹوپی سنبھال کر گھر کی راہ لی کہ جب وہ چلی گئی اوس افسر نے مجھ سے
پوچھا کہ ای صاحب وہ حیادار لڑکی کون تھی اور جیسی باربرہ کو اوسنے سمجھا
اوسکے لبترے سے مینے دریافت کرلیا پھر فلپ اپنے اس کلام کو قطع کرکے کہنے لگا
افسوس اب تک سوسن نہ آئی کاش جلد آجائے پر وہ جیسا کہ رونے

تصور کیا تھا فی الحقیقت اپنے گھر کے کام مین پھنسی ہوئی تھی اور اپنے باپ کا انتظار کر رہی تھی اور اوسکے لیئے کھانا طیار اور مکان کو صاف اور لکڑیون کو جمع کر کے آگ جلا رہی تھی لیکن جب وہ آیا تو نہ اوسنے الاؤ کی طرف دیکھا او نہ سوسن کی سمت کچھہ خیال کیا بلکہ اپنی بی بی کے خیر و عافیت پوچھنے کا بھی جواب نہ دیا آگ کی طرف پشت کر کے متفکر سا کھڑا ہو رہا سوسن نے کھانا میز پر رکھہ کر کرسی لگا دی تب وہ اتنا بولا کہ مین آج کچھہ نکھاؤنگا اور اس قدر آگ کیون جلا رکھی ہے کیا میرا کباب لگائیگی اور کرسی ہٹا کر میز سے علیحدہ ہو گیا سوسن نے عرض کی آپ نے کل فرمایا تھا کہ شام کے وقت الاؤ کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور آج تو اوسلے بھی پڑے ہیں اور آپ کی کرتی تر ہو گئی ہے اوسکا خشک کرنا ضرور ہے اوسنے کرتی اوتار کر کہا لو اب تو میرے پاس کرتی ہی نرہیگی پھر کس کو سکھلائیگی اور ٹوپی بھی سر سے اوتار کر پھینک دی سوسن نے ٹوپی کھونٹی سے لٹکا دی اور کرتی کرسی پر سوکھنے کے لیئے پھیلا دی اور متفکر کھڑی ہو کر اپنی ما کی طرف دیکھنے لگی وہ اوس روز بہت سی روٹیان لکانے کے سبب تھک گئی تھی اپنے شوہر کے غصہ اور تردد کو دیکھکر خفا ہو پریشان و لرزان بیٹھہ گئی پر ایسی ہی چپ چاپ کھا کرسی پر بیٹھہ گیا اور

ہاتھہ پر ہاتھہ رکھکر آگ کی طرف چپ چاپ دیکھنے لگا سوسن نے اپنی شیرین کلامی اور محبت آمیز باتوں سے اپنے باپ کی مہر خاموشی کو توڑکر کسیقدر اوسکے رنج کو دفع کیا

(زہے نصیب اوس باپ کے جسکی لڑکی سوسن سی ہو)

ہرچند ہیرائیس نے اوس کھانے میں سے کچھہ نہ کھایا مگر ایک انڈا مرغی کا طلب کیا سوسن اسکے سنتے ہی شکر ادا کرکے اپنے باپ کے رضامند کرنے کی تمنا میں مرغی خانے کی طرف دوڑی افسوس کہ اوسوقت اوسکی مرغی وہاں نہ تھی بلکہ مختار کے باغ میں اوڑ گئی تھی اسلیئے سوسن نے مرغی خانہ کا دروازہ کھول کر باربرہ سے کہ وہاں پر ٹہل رہی تھی اپنی مرغی مانگی چونکہ باربرہ لڑکوں کی گفتگو سے جو سوسن کی تعریف میں اون لوگوں نے کی تھی مکدر خاطر تھی سوسن کی آواز سنتے ہی بڑے غرور سے اوسکی درخواست نامنظور کی اور کہا اپنا دروازہ بند کر میرے باغ سے تجھے کچھہ علاقہ نہیں ہی تیری مرغی میں رکھہ چھوڑونگی ہمیشہ یہاں اوڑ آتی ہی اور تکلیف دیتی ہی میرا باپ اس مرغی کو ایذا رسان کہتا ہی اور مجھکو اجازت دی ہی کہ جب کبھی آئے پکڑ رکھوں اب تو یہہ آج میرے قبضہ میں آگئی ہی یہہ کہکر بیٹی نام اپنی خادمہ کو بلا کر حکم دیا کہ اس مرغی کو

پکڑ جانے نہ پائے جسوقت بچے دو نوں اوس مرغی خوف زدہ کو پکڑنے لگیں سوسن چلاتی تھی آخر کو اوس لونڈی نے مرغی کو پکڑ ہی لیا تب باربرہ نے طنز سے کہا کہ ای شاہزادی سوسن اب تم تاوان دو یا اپنی خوبصورت مرغی سے ہاتھ دہو ؤ

سوسن کیا خسارہ دینا پڑیگا خیر اوسکی مقدار سے مجھکو آگاہ کردو

باربرہ آٹھہ آنے

سوسن افسوس ہی اگر چار آنے بھی ہوتے تو مضایقہ نہ تھا کیونکہ فقط چار ہی آنے اپنے پاس موجود رکھتی ہوں اور وہی حاضر ہیں چاہیئے لیجیے

باربرہ یہاں سے تو جانا ہرگز نہوگا

سوسن عاجزی سے ملتجی ہوئی کہ خیر اگر مجھکو مرغی لینے نہیں دیتیں تو مرغی اوس جگہہ مجھے آنے کے لیئے اجازت دو تاکہ میں دیکھہ لوں کوئی انڈا بھی وہاں اوسنے دیا ہی یا نہیں میں فقط ایک انڈا اپنے باپ کے کھانے کے لیئے چاہتی ہوں اور سب اپنے پاس تم رہنے دو باربرہ نے کہا مجھکو تیرے اور اوسکے کھانے سے کیا غرض اور مطلب ہی

کیا اسقدر وہ نازک مزاج ہی کہ سواے مرغی کے انڈے کے اور کچھ نہیں
کھا سکتا اگر تم اپنی مرغی اور انڈے چاہتی ہو تو پھر پہلے زر خسارہ ادا کر دو
بعد اسکے مرغی حاضر ہی سوسن نے آہ سرد سینہ پر درد سے بھر کر کہا
میرے پاس فقط چار آنے ہیں اور تم کہتی ہو کہ تاوان کے لیئے وہ
کافی نہیں ہی یہہ کہکر اپنی مرغی کو جو باربرہ کی خادمہ کے ہاتھ میں پھڑکتی
اور عبث شور کر رہی تھی یاس کی آنکھ سے دیکھنے لگی اور نا اُمید ہو کر پھر آئی
جب اپنے مکان کے دروازہ پر پہنچی اتفاقاً روز سے جو اوسکی بڑی دوست
اور بہار کے میلہ میں جانے کے لیئے اوسکو بلانے آئی تھی ملاقات
ہوئی وہ سوسن کو دیکھتے ہی اوسکے ملنے کے لیئے یہہ کہتی ہوئی دوڑی کہ
سبزہ زار میں سب لڑکے جمع ہیں اور میں تم کو لینے آئی ہوں پیاری سوسن
بے تمھارے ہم لوگ کچھہ نہیں کر سکتے بہار کے میلہ کی تم شاہزادی تجویز
ہو چکی ہو آؤ بہت جلد چلو کیا سبب ہی کہ تمھارے چہرے پر آثار ملال
ظاہر ہیں اور غمگین معلوم ہوتی ہو سوسن نے آہ دردناک سے جواب دیا
کہ میں نہیں آسکتی میرا انتظار نکرنا مگر جو پھول کے دینے کا میری سے بینی
وعدہ کیا تھا اوسکو اس باغ سے لیتی جاؤ اور اوسے دیکر یہہ

کہہ دو کہ کل بنفشہ بھی اوسکو کہ جا گھر کی راہ پر ملیگا اب میرا اسلام لیجئے
اور میرے خیال سے درگذر کیجئے میں وہاں پر نہیں جا سکتی بلکہ یہاں پر
بھی ٹھہرنا محال ہی کیونکہ میرا باپ میرے منتظر ہی یہہ کہکر مکان کے اندر
جانے لگی روز بھی پیچھے اوسکے چلی اور کہنے لگی کہ مجھہ سے منہہ نہ موڑئیے مہربانی
کے رشتہ کو نہ توڑئیے میں ایک لمحہ بھی تمھارا ہرج نکرونگی صرف مجھہ سے
یہہ تو فرمائیے کہ کیا ماجرا ہی سوسن نے کہا کہ کوئی بڑی بات نہیں ہی
فقط میں ایک انڈا اپنے باپ کے کھانے کے لئے چاہتی تھی اوسکی
تلاش میں میں اسقدر ہرگز دقت نہ اوٹھاتی اگر اسوقت اوسکی نہایت
ضرورت نہ ہوتی پر اسمیں میرا ہی قصور ہی کیونکہ اگر اپنی مرغی کو پر قینچ کر رکھتی
تو وہ مختار کے باغ میں اوڑکر نہ جاتی خیر اب جانے دو اسکا خیال مت کرو
یہہ کہا اور بے اختیار اوسکی آنکھہ سے آنسو ٹپک پڑا جب روز نے اوس گرہ
منش مختار کی لڑکی کے پنجہ غضب میں اپنے دوست کی مرغی کے گرفتار
ہونے کا حال سنا زیادتی ناحق پر غصہ ہوئی اور فوراً اپنے ساتھیوں کو
اِس حال سے آگاہ کرنے کے لئے دوڑی سوسن کا باپ کہ فکر کی نیند
میں سوتا تھا جب یہہ ماجرا سنا یکایک چونک اوٹھا اور کرسی اپنی بی بی کے

قریب لیجا کر متعجب ہو کر کہنے لگا کہ کیا بار بہرہ بھی اپنے باپ ہی سی ہی خبراب وزہ
اوس مصیبت کا حال سنو جو مجھپر اسوقت پڑی ہی اور جب آہستگی سے
وہ کلام کرنے لگا سو سن اس خیال سے کہ شاید یہہ بات میرے سننے کے
قابل نہ ہو کر وسی کے پیچھے سے ہٹ گئی مگر بیرا ٹیس نے اوسکو بلایا اور
کرسی بیرا اپنے ساتھ بیٹھا کر اپنی بی بی سے کہنے لگا کہ جب میں شام کو یہاں پر
آیا اس سبب سے میرا مزاج برہم تھا کہ عرصہ دو ہفتہ کے قریب گذرا تم جانتی ہو گی
جو لوگ چالیس برس سے کم کے ہیں اونکے نام فوج میں بھرتی ہونے کے لیئے قرعہ
ڈالا گیا تھا اوس روز تک عمر ہماری دس روز کم چالیس برس کی تھی اگرچہ
مختار نے تذکرہ کے وقت کہا کہ تم بڑے بے وقوف ہو پورا چالیس برس کا
سن کیوں نہ ظاہر کیا تا کہ فوج میں تمکو داخل ہونا نہ پڑتا لیکن سچ سچ ہی
اور ہر وقت آدمی کو سچ ہی بولنا لازم ہی آیندہ جو ہو سو ہو بلکہ اسی سبب سے
میرا نام فوج میں داخل ہو گیا جب تمھاری جدائی کے صدمہ کا خیال آیا تو
ساتھ ہی اوسکے اس تصور سے کہ سو پچاس روپئے دینے سے قایم مقام
اور اپنا عوض دوسرے شخص کو مقرر کر سکتا ہوں اپنے دل کو تسکین
دیکر خوش ہوا مگر صرف یہی تردد باقی رہا کہ ہمارے پاس اسقدر روپیہ نہیں ہی

کیونکہ تم جانتی ہو اس سال اکثر بھیڑوں کے مرنے کے باعث سے
نقصان عظیم اوٹھایا ہی اور افسوس ہی کہ یہہ محتاجی میری براءت کے
لیئے کوئی وجہہ کافی نہیں ہی آخر کو لاچار ہو کر کیس مختار سے اوسکے
کہنے کے مطابق اپنی اراضی کاشتکاری کو رہن رکھہ کے روپیئے
قرض لیئے مختار مذکور کہ از بس مفسد اور چالاک ہی کہنے لگا کہ تمھاری
کاشتکاری کا پٹہ بسبب نقص کے کوڑی کام کا نہیں ہی اور جب ہم چاہیں
فی الفور تمکو بیدخل کر دیں پس اب یقین ہی کہ وہ بہت جلد میری بیدخلی
چاہیگا کیونکہ آج میں اوس سے سخت کلامی کے ساتھہ پیش آیا ہوں
اور اوسنے مجھہ سے بدلا لینے کے لیئے قسم بھی کھائی ہی بلکہ ابھی سے
میرے ساتھہ بدی کرنی شروع کی ہی فقط ابھی تک اپنے قصۂ پُر
غُصّہ کی تفصیل میں سنے نہیں کی ہی یہہ کہا اور دم بخود ہو گیا سوسن
اور اوسکی ماں یہہ حال دیکھکر اوسکا مُنہہ تکنے لگیں ہر اس جی میں آگیا اسکے کام
او نیر چھا گیا پر اٰئیس سنے پاس کی زبان سے یہہ کہا کہ جو کچھہ میری پیشانی
میں تحریر ہی وہ ضرور پیش آنی ہی تین روز میں تم سے میں جدا
ہو نگا تب اوسکی بی بی نے بہ آواز دردناک نااُمیدی کی زبان سے

کہا کیا تم ضرور ہی جاؤگے اور گھبرا کر پکار اوٹھی کہ دم رکتا ہی ای سوسن
کھڑکی کھول دو کہ ہوا آئے سوسن دروازہ کھولنے کے لیئے دوڑی
اور اوسکو وا کرکے اپنی ما کا سر تھامنے کے واسطے کہ اوسپر رنج کے صدمے
سے غشی طاری ہوگئی تھی پھر آئی جب سوسن کی ما ہوش میں آئی
اوٹھ بیٹھی اور اپنے خاوند سے بلا کم و کاست بقیہ حالات کے اظہار
کرنے کی ملتجی ہوئی پیرائیس اگرچہ اپنی بی بی سے فرط محبت کے باعث
کوئی امر پوشیدہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اور گو دل کا قوی اور
صادق القول تھا باوصف اسکے اپنی مصیبت کے بیان کرنے میں زبان
اوسکی قصور کرتی تھی اور جبر اً بدقت تمام اپنے مصائب کی حقیقت
واقعی کو بیان کیا اور حال یہہ ہی کہ پیرائیس ہنستا بولتا اپنے گھر کی سمت
چلا آتا تھا اثناء راہ میں کیس مختار سے کہ وہ اس سرزمین کے زمیندار
اور اپنے موکل کے مکان سے کھانا کھاکر آتا تھا ملاقات ہوگئی زمیندار
سابق اوس سرزمین کا مرگ مفاجات میں انتقال کرگیا تھا چھوٹا بھائی
اوسکا سر آرکتھر سومرس کہ بہت دانا اور فیاض اور غریب پرور
اور منصف مزاج تھا مالک جائداد اور جانشین ہوکر معہ اپنی

دونو بہنوں سکے کہ وہ اپنے بھائی کی مانند تھیں اوسوقت اِس علاقہ میں اکثر مقیم ہوا تھا کیس حاضر باشی اور خوشامد کی نظر سے اکثر اوسکے پاس جاتا تھا اور حصول مختاری پیراِس زمیندار جدید سے بھی اوسکو اطمینان کلّی حاصل تھا اور یہہ بھی سمجھتا تھا کہ بطور سابق رعیتوں پر حکومت کرسکو لگا خصوصاً اون لوگوں پر جو قرضدار ہیں یا جنکے پٹّہ میں کسی طرح کا نقص ہی مختار پیرائیس کو غرور اور مشیخت سے راہ میں چھیڑ کر کہنے لگا کہ اے پیرائیس مجھے ایک بات تجھسے کہنی ہی میرے ساتھہ چلا آ اور جو کچھہ میں کہوں اوسکو گوش ہوش سے سُن مجھکو امید ہی کہ تو اوس چھوٹے قطعہ زمین سے جو میرے باغ کے ملحق ہی میری بے واسطگی ظاہر کرتا تھا اِس کلام سے یقین ہی کہ اب باز آیا ہوگا

پیرائیس   آپ کیا فرماتے ہیں

کیس   جب مینے اوس زمین کو اپنے باغ میں درلانے کا ارادہ کیا تھا اوسوقت کیا تو نے یہہ بات نہیں کہی تھی کہ یہہ زمین تمھاری نہیں ہی

پرائیس   بیشک کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں

جب یہ کلام پرائیس کا کہ برخلاف اوسکی طبیعت کے تھا مختار نے سنا
تو متعجب اور بہت غصہ ہو کر عوض لینے کے لیئے قسم کھانی چاہی
مگر چونکہ اوسکو غصہ کی حالت میں بھی خیال قوانین اور ضابطہ عدالت
کا بہت رہا کرتا اس لیئے کوئی ایسا کلمہ بجائے کہنے سے جسکے اظہار
سے عدالت میں مضرت اوسکی ہو وے باز رہکر غصہ کو ضبط کرکے
ہنسی کی صورت بنائی اور ملائمت کے ساتھ پرائیس سے
کہنے لگا کہ اے میرے دوست چند روز ہوئے میں نے تمکو روپیہ
قرض دیا تھا بالفعل بسبب ضرورت کے میں چاہتا ہوں کہ اوسکو
از راہ مہربانی کے کل صبح ضرور مرحمت فرمائیے اور سلام کرکے
کہا مجھکو یقین واثق ہے کہ آپ نے پہلے ہی سے روپیہ جمع کر رکھا ہوگا
پرائیس نے جواب دیا کہ میرے پاس تو ابتک جب بھی جمع نہیں ہے مگر چونکہ
جان سیمسن ابھی تک میرے عوض فوج میں نہیں گیا ہے اوس سے روپیہ
واپس لیکر تمھارے پاس لاؤنگا اور وہاں پر میں خود جاؤنگا اگر یہی
تقدیر میں لکھا ہے تو پھر اسمیں چارہ کیا ہے مختار نے جبکہ پرائیس کو استعداد

مستعد پایا اصلح کی راہ سے اپنی دوستی ظاہر کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ہرگز میں نہیں چاہتا تھا کہ تمکو اس نوبت کو پہنچاؤں کیوں عبث اپنا سر دیوار سے ٹکراؤ گے کیا اوس زمین کو تم خود اپنے باغ میں داخل کرنا چاہتے ہو

پیرائیس وہ زمین میری نہیں ہے اور میں ہرگز جو چیز میری نہیں ہے نہیں لیتا

کیس یہہ بات سچ اور بہت حق ہے مگر کیا اوس زمین سے تمکو اور بھی کچھہ فائدہ ہے

پیرائیس کچھہ نہیں

کیس پھر کیوں اوسکے لئے بیفائدہ اسقدر حجت اور تکرار کرتے ہو میں فقط تمسے اتنا ہی کہلایا چاہتا ہوں کہ —

پیرائیس واہ کیا آفتاب پر خاک ڈالا اور سیاہ کو سفید کہلایا چاہتے ہو میں تو ہرگز کوئی امر خلاف واقع نہ کہونگا گو وہ زمین میری ملکیت نہیں ہے لیکن اوسمیں تمھاری بھی کچھہ حقیت نہیں ہے ہماری یاد میں جب سے یہہ کوچہ جدید بنا ہے تب سے وہ زمین شارع عام کر جاگھر کے متعلق ہے اور کوئی شخص میری رضامندی کے ساتھہ

اوس زمین کو اپنے قبضہ میں نہیں لاسکتا سچ سچ ہی اور ہر شخص کو
ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہیئے اور حق حق ہی اور سب کو حق ہی کرنا لازم
ہی کیس پیرائیس کی اس گفتگو اور دلیری سے کبیدہ خاطر اور
ناخوش ہوکر دھمکا اوٹھا کہ آئین آئین ہی ہی اور اوسکے جاری ہونے
سے تیرا ہی نقصان ہوگا بعد اس گفتگو کے دونوں جدا ہوگئے اگرچہ
پیرائیس نے راستی اور امر حق کے سبب سے دلیری کے ساتھ
کلام کیا باوصف اسکے اپنے نفع اور نقصان سے بے خبر نہ تھا
جب اپنے مکان کے قریب آیا بہت سے تکلیف کے خیالات
دل میں گذرنے لگے تاہم جب دروازے پر پہنچا کمال استقلال سے دل کو
مضبوط کرکے پھر اپنے عوض اور قائم مقام کی تلاش کے لیئے تمام گانو
میں پھرا اور اوس سے ملاقات کرکے حال مفصل بیان کیا اوسکی
خوش نصیبی سے وہ شخص روپئے کو ہنوز خرچ میں نہ لایا تھا فوراً واپس
دینے پر مستعد ہوکر کہنے لگا کہ بہت سے لوگ جنکے نام فوج میں داخل
ہونیکے لیئے قرعہ نکلا ہی مجھکو عوض دینے کے واسطے بخوشی اسقدر
روپیہ دینگے بلکہ کیا عجب ہی زیادہ بھی دیویں

جب ہیرا آئیس نے روپیہ پایا فی الفور مختار کے مکان پر گیا اور سیلے وسواس
اوسکے کمرے میں جاکر روپیوں کو میز پر رکھہ کر کہا کہ یہہ تمھارے روپئے
حاضر ہیں شمار کر لیجئے اور ہم سے تم سے اب کچھہ واسطہ اور سروکار نہیں
ہی مختار روپئے کو پرکھنے لگا اور کہا ای دوست ابھی واسطہ باقی ہی
آئین کا مرہ اکچھہ چکھہ لو کیا تم بھول گئے کہ تمھارے پٹّے ہیں جو میرے قبضہ
میں ہی ایک نقص ہی ہیرا آئیس تو اپنا پٹہ ہی طلب کرنا بھول گیا تھا مگر
اوسکی اِس دھمکی سے یاد آیا اور کہا واہ واہ میں تو یہہ بھول ہی گیا
تھا اب آپ مہربانی کیجئے پٹہ میرا واپس دیجئے روپیہ آپکا ادا کر چکا ہوں
اب آپ کو میرے پٹہ رکھنے کا خواہ وہ بُرا ہو یا اچھا کوئی استحقاق
نہیں ہی مختار نے یہہ سنتے ہی صندوق کو جسمیں پٹہ رکھا ہوا تھا بند
کر کے کنجی اوسکی جیب میں رکھہ لی اور منہہ پھیر کر بولا بھائی جان
بس اب مجھے معاف کیجئے اور سلام میرا لیجئے اب تو پٹہ میرے قبضہ
میں ہی اور قبضہ ہی تو پندرہ حصہ آئین کا ہی ایمانداری مقتضی اِس امر
کی ہی کہ ہرگز ایسا پٹہ جسمیں نقص عظیم ہو کسی رعایا کو واپس نہ دیا
جائے بلکہ ہمارا کام ہی کہ ایسے پٹے کو اپنے مالک زمیندار کو جسکی مختاری

کے ملنے کی مجھے اُمید تو یہی ہے دکھلائیں تمکو ایک دن اپنی اِس بات پر پچھتانا پڑ لگا بس رخصت ہو جاؤ عبث سر میرا نہ پھراؤ پیر اِتنے سن افسردہ خاطر ہو گھر گیا

نصیحت

بہتیرے آدمی ایسے نظر آتے ہیں کہ اگر تھوڑی بھی تکلیف پاتے ہیں بالکل ہاتھ پیر اونکے بھول جاتے ہیں صبر کی باگ ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور اپنی اُمید کے رشتہ کو توڑ دیتے ہیں مگر پیر اِتنے سن کیا تو ہی دل تھا اور کیسا خدا پر متوکل تھا ایسی آفت ناگہانی پر بھی مطلقاً نہ گھبرایا اور کچھ بھی ہراس اوسکے جی میں نہ سمایا

جب موہسن نے اپنے باپ کی سرگذشت سب سنی اپنا رنج جو مرغی کے اوڑ جانے سے ہوا تھا بالکل بھول گئی اور دل سے اپنی ما کی طرف متوجہ ہوئی اگرچہ اوسکی مانے اُن مصائب کو سن کر ضبط کرنے کی بہت کوشش کی مگر ایسے صدمۂ ناگہانی سے اپنے تئیں سنبھال نہ سکی چند گھنٹے تک اوسکو بخار بشدت رہا تب صبح کے

بخار تخفیف ہوا اور نیند آنے لگی چنانچہ سوسن کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھکر
سو گئی سوسن اوس جگہہ سکوت کے عالم میں بے حس و حرکت بیٹھی
رہی تاکہ اوسکی ماکسی طرح کی تکلیف نپائے اور اوسکے سونے میں
خلل نہ آئے اس اثنا میں چراغ جو قریب وہاں پر جلتا تھا گل ہونے لگا
سوسن نے اپنے دل میں اندیشہ کیا کہ یہہ چراغ اسوقت گل ہوتا ہے
مبادا اسکی بدبو سے کہ گل ہونے کے باعث ہوگی میری ما نیند سے
چونک اوٹھے آہستہ اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ پر سے اوٹھاکر دبے پانو
جاکر چراغ کو وہاں سے ہٹادیا وہ عجب وقت سنسان اور خاموشی کا تھا
اس اثنا میں سفیدہ صبح کا نمودار ہونے لگا اور آفتاب عالمتاب کے
طلوع کا وقت آپہنچا سوسن دریچہ پر بیٹھکر صبح کی کیفیت کی سیر کرتی
اور طائروں کے چہچہے پر کان دہرتی تھی لیکایک سوسن کی ما
نیند سے چونک کر کچھہ بڑبڑانے لگی سوسن نے کھڑکی میں ایک کپڑا
پردہ دھوپ سے بچاؤ کے لیئے لٹکا دیا اوسوقت دو شتہ باجے کی
آواز سنی جب کہ وہ باجا قریب آیا دیکھا کہ قلب بجا رہا ہے سوسن نے
سب اپنے ساتھیوں کو بہار کا جشن کرتے دیکھکر پہچانا اور جب دیکھا

کہ وے لوگ درختوں کی شاخیں اور پھولوں کے ہار اور گلدستے ہاتھوں
میں لیئے ہوئے میرے ہی مکان کی جانب چلے آتے ہیں فوراً بہ آہستگی
تمام دوڑ کر دروازہ کھولا اور اون لوگوں سے ملنے کے لیئے گئی
سب کے سب خوشی کے مارے اوسے دیکھکر پکار اوٹھے واہ واہ
لو سوسن وہ آئی یہی شاہزادی بہار کے میلہ کی ہی اور ریوز نے
اوس مجمع میں سے سوسن کے پاس آکر کہا یہہ تاج شاہی لو سوسن نے
انگلی اپنے لب پر رکھکر اپنی ماکے کمرے کی جانب اشارہ کیا
اوسکے اشارہ کرتے ہی قلب نے فی الفور باجا بجانا موقوف کر دیا
سوسن نے شکر کر کے کہا کہ میری ما بیمار ہی اور تم لوگ جانتے ہو کہ اوسکو
میں تنہا چھوڑ کر کسی طرح نہیں آسکتی یہہ کہکر اوس تاج کو آہستہ جدا
رکھہ دیا تب اوسکے ساتھیوں نے کہا کہ تمہیں تجویز کر دو کہ کسکو
ہم لوگ تاج پہنادیں سوسن نے کہا ای پیاری ریوز اس تاج کو
تم پہنو یہہ کہکر اوسکے سر پر ٹوپی رکھہ دی اور مسکرا کر کہنے لگی کہ آج
بہار کی صبح بہت اچھی ہی ای دوست قریب ہی کہ یہہ زمین کیشن فنلاب
کے قبضہ میں آجائے افسوس ہی کہ بہ سبب بہار کا میلہ موقوف

ہو جائیگا ای فلپ پھر تھوڑے روز کے واسطے باجا بجانا اور خوشی کرنا
کیا ضرور ہے فلپ نے کہا میں ہمیشہ کے لیئے موقوف کر دونگا اور میرا
ارادہ ہی اب باجا بجانے اور خوشی کرنے کا نہیں ہے اور سبھوں نے
سوسن کو سلام کر کے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ہم لوگوں کے
ساتھ نہیں آسکتیں اور میری سوسن کے مکان کے دروازے تک
اوسکے پیچھے دوڑی گئی اور کہا میں معذرت کرتی ہوں جو آپ نے
پھول عنایت کیا تھا اوسکا شکر ادا کرنا میں بھول گئی تھی دیکھو کیسے
خوبصورت پھول پھولے ہیں اور گل بنفشہ جو میرے پاس ہیں کیسی خوشبو
دیتے ہیں جلد مجھے رخصت کرو ایسا نہو میں اپنے ہمراہیوں سے
پیچھے رہ جاؤں سوسن نے اوسے رخصت کیا اور آہستہ اپنی ماکے
بالین پر جاکر بیٹھی اور اپنی ماکے زرد چہرے کو جو سوتی تھی جب
بغور دیکھا دل میں کہنے لگی کہ جب ایک لڑکی فقط ایک پھول کے
باعث اسقدر میری احسانمند ہوئی تو میں اپنی ماکے احسان کا شکر
جسنے میری پرورش کی اور تعلیم دی کیونکر ادا کر سکونگی اور کچھ
سوجی کا کام شتیہ کرنانے لگی اور سوچتی تھی کہ دیکھو اسکا کام تو

بھی میری ماں نے مجھکو سکھلایا تھا سواے اِسکے جو کچھ میں جانتی
ہوں سب اونھیں کی تعلیم ہے

سوسن کی ما جب خواب استراحت سے جاگی ماندگی اوسکی
دور ہوئی اور بہار کی صبح دیکھکر کہنے لگی کہ میں اِسوقت خواب میں آواز
باجے کی سن رہی تھی اور طنبور کی آواز نے مجھکو بہت خوفناک کردیا
تھا کیونکہ مجھے یہہ خیال ہوا کہ شاید پلٹن میرے خاوند کے لینے کو آئی
ہے مگر اے سوسن وہ صرف خواب اور خیال تھا جب میں جاگی تو مجھکو
یقین ہو گیا کہ بیشک وہ خواب تھا پھر میں بآرام و آسایش تمام
سو ئی

(مصیبت کا خیال طبیعت کو بہت ملال دیتا ہے) جب اوس عورت
بیچاری کی طبیعت میں سب خیالات جمع ہوئے اور اگلے دن کی
سرگذشت جو اوسکے خاوند نے بیان کی تھی خصوصاً یہہ بات جو اوسکے
خاوند نے کہی تھی کہ میں تین روز میں جدا ہونگا یاد آئی ہرچند اوسنے
چاہا کہ پھر سو جائے تا یہہ سب خیال اوسکے دل سے کھو جائے لیکن
ایسے اضطرار کی حالت میں کب نیند آتی ہے چونک اوٹھی اور کہنے لگی

خاوند میرا قریب ہی کہ سفر کرے اوسکے لئے اسباب اور سامان سفر کا درست اور موجود کرنا ضرور ہی میں خوف کرتی ہوں کہ شاید دیر نہو گئی ہو سوسن تونے مجھے اتنی دیر تک کیوں سونے دیا کس لئے بیدار نکیا سوسن نے کہا اگر ماسب سامان درست اور طیار ہوجائیگا جلدی نکیجیے اوس روز سوسن کی ماں بسبب ضعف کے کوئی کام جلدی کا تو کیا ذکر ہی مطلقاً نہیں کرسکتی تھی ورنہ سوسن کی تیز دستی اور دانائی کی اوسکو اسقدر احتیاج نہو تی

سوسن کام کو بہت جلد مطابق حکم کے بجالاتی تھی اور جب کوئی کام اوسکی راے پر چھوڑ دیا جاتا تھا اوسکو ایسی دانائی سے انجام دیتی تھی کہ اوسکی ماکو تعلیم کرنے میں تکلیف اور تردد مطلقاً نہوتا تھا

سوسن اپنے باپ کی پوشاک درست کر رہی تھی ناگہان روز نے آکر آہستہ دروازہ کھٹکھٹا کر اوسکو باہر آنے کے لئے اشارہ کیا جب وہ باہر آئی روز نے پوچھا کہ پہلے تم اپنی ماکے مزاج کا حال بتاؤ کہ وے کیسی ہیں

سوسن — شکر ہی کہ بہ نسبت سابق کے اب اچھی ہیں

روزا — مبارک ہو ایک آور بھی خوشخبری پہنچانے آئی ہوں لو
یہہ چھوٹی سی تھیلی ہیں چھہ روپئے ہیں انکو ہم لوگوں نے آج میلہ کے روز
ہر ایک کے دروازے پر پھر کر جمع کیا ہی انصاف کیجئے کہ اس دیہات کے
باشندے کیسے فیاض ہیں جسکے دروازے پر ہم لوگ گئے نا امید
نہ پھرے اب ہم سبھوں نے آپسمیں یہہ صلاح کی ہی کہ اس روپیہ سے تمھاری
مرغی اوس ظالمہ کے پنجے سے چھوڑالیں دیکھیں تو اب باربرہ کسطرح
تمھاری مرغی ہضم کرتی ہی شاید اسوقت تم مکان سے باہر نجاسکتی ہوگی
میں خود باربرہ کے پاس جاتی ہوں اور تمھاری مرغی فی الفور واپس
لاتی ہوں یہہ کہکر خوشی خوشی باربرہ کے مکان پر گئی پہلے بیٹی باربرہ
کی خادمہ سے ملاقات ہوئی اوس سے باربرہ کی ملاقات کے لیئے
اصرار کیا خادمہ اوسکو باربرہ پاس لے گئی باربرہ اوسوقت کوئی ایسا
سانحہ دیکھہ رہی تھی روزا کے جاتے ہی اوسنے اوس کتاب کو
اپنے باپ کے معاملات کے کاغذات کے بستہ پر رکھکر اپنی لونڈی
سے کہنے لگی کہ اسوقت تیرے آنے سے میں تو گھبرا گئی کیا تو تھوڑا

آئی ہی لیکن جب روز کو بھی اوسکے پیچھے دیکھا از راہ بناوٹ کے نفرت سے بول اوٹھی تونے کیوں نہیں کہا کہ باربرہ اِسوقت مکان میں نہیں ہی اور روز کی جانب مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ تم کیوں آئی ہو کیا بھیکھ مانگنی ہی یا قرض لینا ہی

نصیحت

قاصد کو چاہیئے کہ دلیری اور بردباری سے جسطرح روز نے باربرہ کے کلام کا جواب دیا ہی ایسے مواقع میں مجیب ہوا کریں روز نے جواب دیا کہ جسنے مجھے بھیجا ہی وہ محتاج بھیکھ مانگنے یا قرض لینے کی نہیں ہی جس چیز کی وہ طالب ہی اوسکی پوری قیمت ادا کرنے کو حاضر ہی یہہ کہکر تھیلی میں سے ایک اشرفی نکالی اور کہنے لگی کہ بموجب آپکی طلب کے یہہ حاضر ہی تو دیکھہ لو کچھہ کھوٹی نہیں ہی دل چاہے دوسری بدل دیجیئے اور مہربانی کرکے سوسن کی مرغی اب عنایت کیجیئے اوسی کی طرف سے میں لینے آئی ہوں

جب روز نے پیغام کا تذکرہ کرکے تھیلی روپئے کی دکھلائی

مختار کی لڑکی کہ وہ بھی بموجب   عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
کے اپنے باپ ہی سی تھی بنظر غور اوسکو دیکھکر دل میں تصور کیا
کہ اس تھیلی میں پانچ روپیہ سے تو کم ہونگے اگر اسوقت میں اپنی چالاکی
کام میں لاؤنگی کل اگر نہیں تو نصف ضرور ہی پاؤنگی یہہ سوچ کر کہنے لگی
کہ میں کچھہ نہیں جانتی کسکی طرف سے مانگنے آئی ہو میں تو ہرگز ندونگی
آپ عنایت کر کے اٹھنی اپنی اوٹھاکر اپنا رستہ لیجئے جاتا دہندہا کیجئے
کل کے روز وقت معین پر اگر یہہ تاوان سوسن ادا کرتی تو مجھکو
کچھہ عذر نہ تھا بلکہ میں سنکے تو کل ہی اوس سے کہہ دیا تھا کہ اگر اسوقت
تاوان ندوگی تو پھر مرغی تمکو نہ ملیگی اب تم اوس سے جاکر کہیو کہ وہ
مرغی سے ہاتھہ دھو رکھو

روز کہ مزاج اوسکا بہت غصہ ور تھا باربرہ کے دام فریب میں
آکر بے تامل کہنے لگی کہ جو کچھہ خرچ ہوگا کرونگی پر سوسن کی مرغی
ضرور لونگی اگر ایک اٹھنی نہ لوگی تو دو لو اور اس پر بھی اگر
راضی نہیں تو تین اٹھنی حاضر ہیں یہہ کہکر غصہ سے تین اٹھنی ایک ایک
کر کے میز پر رکھہ دی تب باربرہ بہ آہستگی کہنے لگی کہ اے قدیس

بھی ہوگا روز نے کہا کہ اگر تم نے اپنے ایمان کو چھوڑ دیا تو خیر چار اٹھنی لو
اسپر بھی اوسنے نہیں کی پھر روز پانچ اٹھنی دینے پر مستعد ہوئی
باربرہ نے جب دیکھا کہ اب تو شکار میرے دام فریب میں بخوبی
پھنس چکا ہے نارضامندی کی صورت بنا کر یک لخت چپ ہو رہی
یہاں تک کہ روز عجلت کے ساتھ اسی طرح ایک ایک اٹھنی
بڑہاتی گئی اور تھیلی اوسکی بالکل خالی ہوگئی باربرہ نے جب سب روپیہ
میز پر پھیلا ہوا دیکھا طمع دامن گیر ہوئی اور اوسقدر زرتاوان لیکر
مرغی کے واپس دینے پر راضی ہوئی روز نے روپئے کو باربرہ کے
سامنے ہٹا دیا بعد اسکے فوراً یہہ سوچی کہ میں صرف درمیانی ہوں
شاید اسقدر تاوان دینا میرے ساتھیوں کو منظور نہو یہہ تصور کرکے
سب اٹھنیوں کو پھر اوٹھا لیا اور دانائی سے کہا کہ میں اسوقت جاتی
ہوں پہلے اپنے دوستوں سے صلاح کرلوں بعد اسکے سمجھا
جائیگا

روز نے جب یہہ ماجرا اپنے دوستوں سے آکر کہا سب کے سب
باربرہ کی شرارت پر متعجب ہوکر بالاتفاق یہہ کہنے لگے کہ ہم لوگ حاضر

ہیں اگر بار ہرہ چاہے سب روپیہ لے لے لیکن سوسن کی مرغی دیے
دیے اور سب کے سب جمع ہوکر سوسن کے پاس گئے اور ساری
سرگذشت کہہ سنائی اور کہا کہ یہ روپئے حاضر ہیں تو جو چاہو سو کرو
سوسن کچھ جواب شکریہ دینے پائی تھی کہ وے سب فی الفور روپیہ
دیکر اور فقط روزکو اس کام کے انجام کے لیئے چھوڑکر چلے گئے

طریقہ احسان لینے کا ایسا بھی ہے جس سے احسانمند کے دل کی فیاضی
ظاہر ہوتی ہے احسان کرنا بہتیرے جانتے ہیں مگر احسان ماننے کے
طریقوں سے بہت کمتر واقف ہیں

سوسن اگرچہ دل سے اپنے دوستوں کے سلوک پر احسانمند
ہوئی لیکن چونکہ وہ خود بھی فیاض تھی یہہ امر کچھہ اوسکے تعجب کا باعث
نہوا اور روپئے کی تھیلی کو جسطرح کہ وہ خود دیتی لے لیا اور روپیہ
دیکھتے ہی اوسکو اپنی ماکی تمنا پیدا ہوئی کہ کاش اسقدر روپیہ پاس ہوتا
جو اوسکے خاوند کے عوضی کو دینے کے لیئے کفایت کرتا یاد آئی
اور دل میں کہنے لگی کہ گو روپیہ قلیل ہے مگر تاہم کسی قدر تو اپنے
باپ کی رہائی کی سبیل ہے جب روزنے کہا کہ میں مرغی لینے کے لیئے

جاؤں سوسن کہنے لگی بیشک مجھے اپنی مرغی کے واپس ملنے کی بہت
تمنا ہی مگر اسوقت مجھکو اوسکا خیال نہ تھا بلکہ اپنے باپ کی مصیبت کو یاد کرتی
تھی اور سب اپنے دل کے خیالات سے روز کو آگاہ کرکے کہنے لگی
کہ اگر اس روپیہ کے خرچ کرنیکا اختیار تم لوگ مجھکو دیتے ہو تو میں
چاہتی ہوں کہ اپنے باپ کو دوں روز نے بہت خوشی سے کہا
کہ یہہ رائے تمھاری تمھاری ہی سی نیک ہی یہہ مال تمھارا ہی جو
چاہو کرو لیکن مجھکو افسوس ہی کہ باربرہ تمھاری مرغی رکھہ چھوڑیگی خیر وہ
مرغی کے رکھہ لینے میں کچھہ خوش نہ رہیگی اور تم یوں بھی خوش رہو گی
کیونکہ اپنی ذات سے بہت نیک ہو اور سوسن کی سوزن کاری دیکھکر
کہنے لگی اگر کچھہ کام ہووے تو کہو کل آکر تمھاری مدد کروں جب میں نے
تم سے سینا پرونا سیکھا پہلے میرا جی کام کرنیکے لیئے مطلقاً نہیں چاہتا تھا
لیکن اب تو میں قینچی اور سوئی کو یک لحظہ نہیں بھولتی اور ہنس کر
کہنے لگی کہ سینے کے فن میں مجھکو بھی اب اوستاد شمار کیجیئے اور
اگر آپ کو کچھہ اسمیں شبہہ ہو تو امتحان میرا لیجیئے سوسن نے
کہا بیشک تمھاری اوستادی میں کچھہ بھی شبہہ نہیں ہی اور

اور میں بخوشی تم سے امداد چاہتی مگر افسوس ہی کہ جس کام سے بنانی کی ضرورت تھی وہ طیار ہو چکا کل کے روز مجھکو البتہ ایک اور بڑا کام کرنا ہی اُس سے ابھی میں تمکو مطلع نکرونگی کیونکہ وہ شاید مجھسے نہوسکے

اِسکے پہلے سوسن نان پاؤ اور شیرمال کے پکانے میں اپنی ماکی مدد کیا کرتی تھی اور جب کہ اوسکی ماں نے بسبب ضعف اور علالت کے روٹی پکانی چھوڑ دی ایک روز تاڑی فروش آکر کہنے لگا کہ بہت عمدہ تاڑی موجود ہی خمیر کے واسطے اگر درکار ہو تو سوسن کی ماں نے افسوس کرکے کہا مجھکو اب ضرورت تاڑی سے خمیر کی نہیں ہی کیونکہ میں بسبب ضعف کے اب روٹی پکانے کی بھی قوت نہیں رکھتی سوسن کہ اُس جا موجود تھی بردباری سے کہنے لگی اگر آپ اجازت دیجئے تو میں اس کام کے کرنیکا قصد کروں اوسکی ماں نے خوشی سے اجازت دی اور چونکہ اوسنے کبھی اس کام کو پہلے کیا نہ تھا اس باعث سے بلا تجربہ اپنے اسقدر سیکھنے پر اعتماد نکرکے روز سے کہنے لگی کہ جب تک میرا ارادہ پورا نہوے یعنی جس کام کے کرنے کی خواہش رکھتی ہوں

وہ انجام کو نہ پہنچے اظہار اوسکا تم سے نکرونگی

نصیحت

فی الحقیقت آدمی کو چاہیئے کہ جبتک اوسکو کسی کام کا تجربہ بخوبی نہوے اور اپنے دل سے شبہہ اوسکے انجام ہونے یا نہونے کا نہ کھوے کبھی دعوی بیہودہ اور لاطائل سے لب اپنے نہ کھولے کیونکہ اگر اوس سے وہ کام جسکا دعوی کیا تھا انجام ہوگیا تو لوگوں کو اوسکے مشتاق ہونیکا بہانہ ہاتھہ آتا ہی ورنہ وہ شخص خفت اور خجالت کا نشانہ ہوجاتا ہی

سوسن بہت احتیاط اور ہوشیاری سے روٹی پکانے میں مشغول ہوئی اور جب صبح کے وقت روٹی طیار ہوئی اپنی ماکو چکھنے کے لیے دی چونکہ بہت عمدہ اور نفیس بنی تھی اوسکی مانے چکھکر بڑی اوسکی تعریف کی زمیندار کا آدمی ایک روز پہلے تمام گانو میں روٹی کی تلاش میں پھرا اور اوسکو نہ ملی تھی دوسرے دن سوسن نے جب یہہ روٹی نفیس طیار کی زمیندار کے پاس کھانے کے لیے بھیجدی اور چونکہ زمیندار

اور اوسکی دونوں بہنوں کو کہ سب سے بہت دانا اور فیاض اور نہایت پرور تھے
جب سے وہاں میں آتے تھے ایسی عمدہ روٹی کبھی نصیب نہوئی تھی یہہ نعمت غیر مترقبہ جو پائی
کھا کر بہت محظوظ ہوئے اور زمیندار کی بہنیں اپنی خادمہ سے پوچھنے لگیں
کہ اسکا پکانیوالا کون ہی اور جب سنا کہ ایک بارہ برس کی لڑکی نے
یہہ روٹیاں پکائی ہیں تو بہت متعجب ہوئیں خادمہ نے جو سوسن کے ساتھ
اوسکے لڑکپن سے محبت رکھتی تھی موقع وقت پاکر اوسکی بہت سی
تعریف کی اور کہنے لگی کہ وہ ایک چھوٹی سی لڑکی بڑی محنتی ہی اگرچہ
قد و قامت میں بڑی معلوم ہوتی ہی لیکن سن میں بہت چھوٹی نہایت
فائق خوب صورت دیکھنے کے لائق ہی اور بڑی خوبی اوسمیں
یہہ ہی کہ کام کو بھی خوبصورتی کے ساتھہ انجام دیتی ہی اور طرہ یہہ ہی
کہ باوجود ان سب وصفوں کے وہ اپنی کسی بات پر نازاں نہیں ہی
تو بھی مانند آپ کے اپنی عزت اور توقیر بنائے رہتی ہی میں ہمیشہ
اوسکو صفائی کے ساتھہ جیسا کہ لڑکوں کو چاہیئے دیکھتی ہوں
کبھی اپنی ما اور کبھی اچھے لوگوں کے ساتھہ رہا کرتی ہی اور اوسکی
ما کو بھی اوسکے ساتھہ کمال محبت ہی یقین جانیئے کہ میری کوئی لڑکی

اگر اوسکي آدھي صفت کے ساتھہ بھي موصوف ہوتي تو میں
اوسے ویسا ھي بلکہ اوس سے زیادہ پیار کرتي اور اوس لڑکي کے
دو بھائي اوس سے چھوٹے ہیں اور وہ اپنے بھائیوں سے ایسي محبت
رکھتي ہي جیسي اوسکي ما اوسپر مہربان ہي میرا لڑکا فلپ کہتا تھا
کہ اوسنے اپنے بھائیوں کي ایسي تعلیم کي ہي کہ اوسقدر وے مدرسہ میں
اپنے اوستاد سے بھي نہ سیکھے ہوتے اب جو میں نے یہہ تقریر بطوالت
کي ہي اسکو معاف فرمائیے کیونکہ جب میں سوسن کي تعریف کرتي ہوں
تو میري زبان نہیں رکتي اور اوسکي توصیف سے کسي طرح سیري
نہیں حاصل ہوتي زمیندار کي بہنوں نے کہا کہ تم نے اسقدر اسوقت
اوسکي تعریف کي کہ مجھکو اوسکے دیدار کا از بس مشتاق کر دیا
اب اوسے جلد بلواؤ تاکہ سیر کو جانے سے پہلے اوس سے ملاقات
ہو جاوے خادمہ نے فوراً فلپ اپنے لڑکے کو سوسن کے بلانے کے
لیئے بھیجا

سوسن اگرچہ اوسوقت کام میں مشغول تھي مگر اپني دانائي اور
ہوشیاري سے چونکہ ہمیشہ صفائي کے ساتھہ رہا کرتي تھي اس بابت

اوسکو زمیندار کے مکان پر جانے کے لیئے کچھ تہیہ کرنا پڑا اور وہی
کپڑے جو روز پہنے رہتی تھی پہنے ہوئے روز کی ماکے ہمراہ کہ وہ بھی
زمیندار کے یہاں شبنم کا کپڑہ بیچنے کے لیئے جاتی تھی چلی اور جب زمیندار
کی بہنوں کے پاس پہنچی وے لوگ کہ بڑی مردم شناس تھیں سوسن کی
بردبار صورت دیکھکر اور اوسکے کلام سنجیدہ اور معقول سنکر بہت محظوظ اور
خوش ہوئیں اور اپنے بھائی سر آرتھر سومرس کو سوسن سے ملاقات
کرانے کے لیئے پوچھنے لگیں معلوم ہوا کہ اونکو اسوقت فرصت نہیں ہے
کسی شخص کے ساتھ بیٹھے ہوئے کاغذات دیکھ رہے ہیں اس اثنا میں
سوسن نے اپنی ماکے پاس جانے کے واسطے اجازت چاہی وے
سب رخصت دیکر خوشی سے کہنے لگیں کہ چھ بجے شام کو ہم لوگ تمھارے
مکان پر آئینگے

سوسن کے جانیکا حال ایسے امیر زمیندار کے مکان پر ممکن نہ تھا
کہ کسی شخص خصوصاً بار ہرہ اور اوسکی خادمہ سے پوشیدہ رہ سکے
وے دونوں اس حال سے واقف ہو کر پہلے سے سوسن کے آنے کی
منتظر تھیں تاکہ اس سے وہاں کا حال دریافت کریں اور جب سوسن

اپنے باغ میں جو متصل اوسکے مکان کے تھا پہنچی باربرہ دیکھتے ہی پکار اوٹھی
کہ وہ سوسن آئی اور اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میں دوڑکر جلد جاتی ہوں
اور سب حال فی الفور اوس سے دریافت کراتی ہوں

باربرہ باوجود اسقدر تمکنت اور بد دماغی کے غرض کے وقت بلا غیرت
اور حمیت کے بہت عاجزی اور منت کے ساتھہ پیش آتی تھی سوسن
کہ اپنی ماکے پیئے یخنی میں ڈالنے کے واسطے اجواین ڈھونڈھ رہی تھی
باربرہ یکایک اوسکے پاس پہنچکر کہنے لگی کہو سوسن آج کا دن تمھارا
کسطرح گذرا سوسن اخلاق کے ساتھہ کہنے لگی شکر ہی کہ آج تو
بافضال الہی میری ما کچھہ اچھی ہیں باربرہ اپنی خادمہ کی جانب چشمک
کرکے سوسن سے کہنے لگی کہ اب تو آپ یک بیک بہت ہی خلیق
اور مہذب ہوگئیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید آج آپ نے
کچھہ اشرافوں کی صحبت اوٹھائی ہی کہیئے تو کہاں تشریف لے گئی
تھیں بیٹی باربرہ کی خادمہ نے سوسن سے کہا کیا تم زمیندار کی
بہن مسس سومرس کے پاس گئی تھیں یا اونکی خادمہ پاس
سوسن نہیں میں تو مسس سومرس کے یہاں گئی تھی

باربرہ کیا مس سومرس پاس اور متعجب ہوکر اپنی خادمہ سے سرگوشی
کرکے کہنے لگی کہ اب تو سوسن نے مس سومرس سے ملاقات کی ہے
دریافت کرنا وہاں کی گفتگو کا ضرور ہوا اور سوسن جب مکان میں جانے
لگی باربرہ نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ دو ایک بات تو کرلو
سوسن اسوقت میں توقف نہیں کرسکتی کیونکہ ما کے واسطے
مجھکو بہت جلد یخنی طیار کرنی ہی اور یہہ کہکر گھر میں گھس گئی
جب سوسن چلی گئی باربرہ اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ خدا کی پناہ
اسوقت تو سوسن کے دماغ میں یخنی ہی چڑہی ہوئی ہی اور اپنا حال
کچھہ بھی نہیں کہتی سچ ہی کہ میرے باپ نے بھولی سوسن اسکا نام
بہت مناسب رکھا ہی بلکہ میرے نزدیک تو وہ بڑی سادہ لوح ہی
چاہیے وہ سادہ لوح ہو یا نہو لیکن مجھکو جس بات کا دریافت
کرنا ہی اوسکو تو ضرور تحقیق کرونگی یقین ہی کہ جب یخنی کا خیال اوسکے
دماغ سے جاتا رہیگا تو سب حال مفصل بیان کریگی میں اسوقت
اوسکی ما کی عیادت کے حیلے سے مکان میں جاتی ہوں یقین ہی
کہ اس بہانہ سے وہ اخلاق کے ساتھہ پیش آویگی یہہ کہکر سوسن کے

پیچھے ہی مکان میں داخل ہوئی دیکھا کہ سوسن یخنی پکارہی ہے باربرہ
کہنے لگی کہ کیا یخنی طیار ہوگئی خوشبو تو بہت دے رہی ہے جب یہہ طیار
ہوجاسے اور تم اوسے لیکر اپنی ماکے پاس چلو تو میں بھی اونکے مزاج کے
دریافت کرنیکے لیئے تمھارے ساتھہ چلونگی سوسن کہ اپنی مرغی کے
حال کو بالکل بھول گئی تھی ہنس کر کہنے لگی کہ پھر مہربانی کیجیے بیٹھیے ابھی
میں سنے اجواین ڈالی ہے اب یخنی بہت جلد طیار ہوجاتی ہے

باربرہ سنے اس مہلت کو غنیمت جانکر پھر زمیندار کے مکان پر جانیکا
تذکرہ چھیڑا اور چونکہ اوسکو اپنی پوشاک نفیس اور غذاے لطیف کا
بڑا خیال رہا کرتا تھا اس سبب سے باربار پوچھتی تھی کہ بتاؤ مس سومرس
کیا کپڑا پہنے تھیں اور کھانا کسطرح کا وہاں پر کھانے میں آیا تھا
اور جب سوسن سے حال مس سومرس کے وعدہ کرنیکا چھہ بجے کے
وقت آنے کے لیئے سنا بہت متعجب ہوکر پوچھنے لگی کہ سوسن تمھاری
دانست میں ایسے وعدے سے کیا غرض سمجھی جاتی ہے

سوسن میرے نزدیک تو جو اونھوں سنے کہا ہے وہی ہوگا
یعنی مطابق وعدے کے چھہ بجے آئنگی

باربره   یہہ بات توآفتاب سی روشن ہی مگر شاید اِس وعدے سے کچھہ اَور تو اونکا مطلب نہیں ہی اور تم جانتی ہو کہ جو لوگ کہتے ہیں وہ ہمیشہ کرتے نہیں

سوسن اوسکے کلام ابلہ فریب سے تجاہل عارفانہ کرکے مسکرائی اور کہنے لگی کہ ہاں مگر ہمیشہ وہ ہر شخص ایسا نہیں کرتے

باربرہ شرمندہ ہوکر کہنے لگی ہاں سچ ہی ہمیشہ نہیں مگر اِس طرز تقریر سے تو معلوم ہوتا ہی کہ مس سومرسس کے آنیکا گویا تمکو یقین واثق ہی

سوسن نے اوسکی رفع خجالت کے لیئے کہا نہیں اِسوقت تو یہہ بات کچھہ خاص بہ نسبت مس سومرس ہی کے نہیں تھی

جب سوسن نے یخنی طیار کی ایک برتن میں نکالی باربرہ دیکھکر کہنے لگی کہ یہہ تو بہت خوب مزہ دار معلوم ہوتی ہی اور چکھنے کے بہانے پیالے کو اوٹھا لے تامل پینا شروع کیا سوسن یہہ حال دیکھکر گھبرا کر کہنے لگی کیا ایک بھی چمچہ نہ لوگی یہہ بات سنتے ہی باربرہ بہت غصہ ہوئی اور یخنی کے پیالہ کو رکھکر کہنے لگی ہاں ایک ہی چمچہ تو تھوڑی سی یخنی کیلیئے تمھاری جان کیوں نکلی جاتی ہی لو اگر پھر میں کبھی تمھاری یخنی چکھوں

تو اسطرح کی بدد ماغی کر لینا بلکہ اگر کبھی تمہارے گھر میں قدم بھی
رکھوں تو جو چاہنا وہ کہہ لینا اور مکان سے جھنجھلا کر یہہ کہتی باہر
نکل آئی کہ واہ کیا خوب تو نے مجھے سوئر کا بچا بنایا

سوسن پہلے بلاسبب باربرہ کے غصہ ہونے سے بہت متعجب تھی
پر جب ذکر سوئر کے بچے کا اوسکے مُنہہ سے سنا ناخوش ہونے کی وجہ
معلوم کی چاہا کہ بمعذرت اوس سے پیش آئے اور کسی طرح یہہ شبہہ
اوسکے دل سے اوٹھائے مگر چونکہ باربرہ اپنے گھر چلی گئی اس سبب سے
وہ مجبور ہوئی اور باربرہ کے ناراض ہونے کا یہہ سبب تھا کہ سوسن
لڑکپن میں جبکہ زبان بھی اوسکی اچھی طرح صاف نہوئی تھی ایک روز
اپنے دروازے پر بیٹھی دودھ روٹی کھا رہی تھی کہ ایک سوئر کے بچے نے
اوسکے پاس آکر کھانیکے لیئے پیالے میں مُنہہ ڈالنے کا ارادہ کیا سوسن نے
چاہا کہ اوسکو بھی کھلائے مگر کھانا بہت تھوڑا تھا اس لیئے اوسے اونٹ کے
مُنہہ کو زیرا سمجھکر خیال کرنے لگی کہ یہہ تو اگر پائیگا بالکل ہی چکھ جائیگا
اور گھبرا کر کہنے لگی کہ کیا ایک ہی چچہ نہ لیگا اے تور کے بچے یہہ بات
سوسن کی سب لڑکوں میں اسقدر مشہور ہوئی کہ ضرب المثل ہوگئی

اور جب کوئی لڑکا کسی اچھی چیز کو طمع سے زیادہ چاہتا تو اوسکے جواب میں یہہ مثل کہی جاتی تھی بار برہ جب لڑکوں کے ساتھہ کھیلتی تو اوسکے لالچی ہونے کے باعث اِس مثل کو سب لڑکے اکثر اوس سے کہا کرتے تھے سوسن جب سیانی ہوئی تو اِس مثل کو بالکل بھول گئی مگر باربرہ کے خیال پر اب تک چڑھی تھی اِس وجہہ سے جب سوسن نے ایک چمچہ یخنی پینے کے لیے کہا باربرہ کو وہی مثل یاد آئی اور یہہ بات سنکر جھنجھلائی سمجھی کہ اِس کہنے سے سوسن کی وہی مراد ہے

باربرہ کی خادمہ اوسکو غصہ میں سوسن کے مکان سے باہر آتے دیکھکر کہنے لگی مجھے تو اِسی بات سے بہت تعجب تھا کہ آپ نے کیوں اوسکے مکان میں قدم رنجہ فرمایا زمیندار کے مکان کی خبر سننے سے آپکو غرض کیا آپ کے تو باپ آج صبح سے وہیں تھے اور ابھی آئے ہیں جو کچھہ حال وہاں کا دریافت کرنا تھا اونھیں سے پوچھہ لیتیں باربرہ زمیندار کے پاس اپنے باپ کے جانے کا حال نہیں جانتی تھی اِس وجہہ سے کہ وہ اپنے کہیں آنے جانے کا حال گھر میں بھی کسی سے

نہ کہتا تھا اور اسی سبب سے لوگ اوسکے سراغ میں اکثر رہا کرتے تھے
اگرچہ مختار عیار بڑا چالاک اور ہوشیار تھا اور اپنی سب باتوں کا
پردہ دار تھا لیکن باوصف اسکے بار بار میٹھی میٹھی باتوں سے
اوسکو بھی فریب دیتی تھی اور دیکھا دیکھی سب حال اوسکے دل کا
دریافت کر لیتی تھی جب اوسکو معلوم ہوا کہ میرا باپ بھی زمیندار کے
مکان پر گیا تھا اس حال کے دریافت کرنیکے لیئے اوسکے پاس گئی
دیکھا کہ وہ تو کسی پیچ میں ناک بھوں چڑہائے متردد اور متفکر ہو رہا ہے
سمجھی کہ اس وقت کچھ بات پوچھنے کا موقع نہیں ہے تاہم اوسکی
طبیعت کا حال دریافت کرنے لگی جب کچھ جواب نہ پایا بلکہ اوسکو
کمال رنجیدہ دیکھا تو سوسن کی مانند کچھ دلجوئی اوسکی کرکے خوش ہوگیا
اور نا اُمید اور ناراض ہو اپنی خادمہ سے آکر کہنے لگی کہ اس وقت میرے
باپ کا مزاج ایسا برہم ہے کہ کوئی شخص اوس سے بات نہیں کر سکتا

درحقیقت کیس مختار اوسوقت خوش نہ تھا کیونکہ جب
صبح کو اوسے زمیندار سے کام پڑا تو اوسکو اپنی گون کا نہ پایا اس سبب سے
بہت رنجیدہ ہوا اور پھر اسی اوسکے جی میں سمایا بیشک وہ

ڈراہي چاہے کيونکہ سر آرتھر سومرس بہت ہي قانون دان تھا اور
ساتھہ اوسکے ايمان داري کي صفت بھي اوسميں موجود تھي اور
کسي مختار قانون داني اور ايمان داري کے يکجا جمع ہونيکو اجتماع
ضدين کي طرح محال سمجھتا تھا اور جب سے بيشہ مختاري کا اختيار
کيا تھا کبھي اوسنے کسي ايسے شخص کو نہ پايا تھا اور نہ کوئي ايسا
مقدمہ اوسکو پيش آيا تھا بلکہ کسي سے سنا بھي نہ تھا سر آرتھر بہت ہي
فياض اور راست باز تھا ليکن مختار فياضي کو مکر کا دام اور راستي کو فريب کا
ہتکھنڈا اور کبھي بيوقوفي کي علامت سمجھتا تھا الغرض اوسکے
دل ميں ہنوز يہہ بات قرار نہيں پائي تھي کہ سر آرتھر ايمان دار ہے
يا فريبي مگر وقت سمجھانے حساب کتاب اور بيان کرنے حالات
مقدمات کے مختار مذکور سمجھہ گيا کہ اس سے کسي طرح ميري چالاکي
پيش نہ جائيگي اور حيران ہوا کہ باوجود واقفيت کے قانون کي
سب راہوں سے سر آرتھر راستي کے راستے پر کيونکر چلتا ہے
اور خوشامد سے اوسکي قانون داني کي بڑي تعريف کي سر آرتھر نے
کہا ميں تو تجھي کے عہدہ سے اب مستعفي ہوگيا ہون مختار يہہ بات

سنکر زیادہ تر متعجب ہوا کہ کیونکر سر آرتھر نے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی چھوڑ دی سر آرتھر نے کہا کہ میں اپنا روزگار ترک کرکے فقط خانہ نشینی کا لطف اوٹھانے کے لیئے اس دیہات میں آیا ہوں چاہتا ہوں کہ یہاں کی رعیتوں کو خوش اور رضامند رکھوں تب مختار نے اس خیال فاسد سے کہ یہہ دیہات کے کاموں سے بسبب آرام طلبی کے غافل رہیگا اپنے دل میں بہت خوش ہوکر تذکرہ نئے پٹوں اور آؤر مقدموں کا شروع کیا سر آرتھر نے کہا میرا ارادہ ہر روز گھوڑے پر گانو کے گرد ہوا کھانے کا ہی اسلیئے میں چاہتا ہوں کہ ایک نیا صاف راستہ نکالوں یہہ کہکر نقشہ گانو کا دیکھا اور راہ جدید تجویز کی اتفاقاً بیچ میں اوس راہ کے پرائیس کاشتکار کا باغ بھی آجاتا تھا اسلیئے زمیندار کو اوسکے اجرا میں تامل ہوا کیس موقع وقت پاکر کہنے لگا کہ پرائیس کے پاس جسقدر زمین ہی وہ تو سب آپ ہی کے اختیار میں ہی

سر آرتھر کسطرح میرے اختیار میں ہی ابھی تو میعاد میں اوسکے پٹے کے دس برس باقی ہیں جمعبندی تو دیکھوں شاید مجھے سہو ہوگیا ہو

مختار مہربان میرے آپ نے غلطی کی ہی اور نہیں بھی کی ہی
کیونکہ پٹہ کے مضمون سے دس برس میعاد میں باقی رہنا اور بھی
اوسکا گذر جانا دونوں باتیں پائی جاتی ہیں خلاصہ حال یہہ ہی کہ اوس
پٹہ کے لکھنے ہی میں ایسی غلطی ہوئی ہی جس باعث سے وہ ناجائز
اور ناممکل ہی میں نے اوس پٹہ کی شرح میں ایک نقص عظیم نکالا ہی
اور یہہ میں شرط کر سکتا ہوں کہ اوس نقص کے باعث سے وہ کبھی
عدالت میں کبھی جائز اور مقبول نہوگا

جب مختار نے سر آرتھر کو اپنی باتوں پر متوجہہ پایا اور اوسکو
بغور سنتے دیکھا دل میں کہنے لگا کہ اب تو مطلب میرا بر آیا اور اوسکو
اپنے دام میں پھنسایا سر آرتھر نے پوچھا کیا تمکو اوس پٹہ کی
ناجوازی پر اطمینان کلی ہی

مختار اسقدر مجھکو اس بات پر اطمینان حاصل ہی کہ اگر ایسا نہو
تو میں اپنی ساری خیرخواہی اور کارگذاری کھو ڈالوں بلکہ اپنی زندگی
سے بھی ہاتھہ دھو ڈالوں

سر آرتھر پھر یہہ تو میرے مطلب ہی کی بات ہی

خوشی کے ساتھ پٹہ کی ناجوازی کی وجوہات بہ تقریر طول وطویل
مختاروں کی مانند اسطرح پر بیان کرنی شروع کیں کہ اوس پٹہ
میعادی بست سالہ میں یہہ شرط مندرج ہی کہ پرائیس اور اوسکی
بی بی سوسنہ اور بعد اونکے اولاد اونکی تاریخ تحریر پٹہ سے بیس برس تک
قابض اور دخیل رہیں پس جب کہ حسب شرط بندوبست آپ کے
بھائی بینجمن سومرس کو یہہ اختیار ہی نہ تھا کہ کسی شخص کو ایسا پٹہ لکھدیں
جسکے ذریعہ سے بعد فوت کاشتکار کے تا انقضاے مدت مندرجہ پٹہ
مذکور کے اوسکی اولاد کے ساتھہ بھی اوس پٹہ کی شرائط بحال رہیں
تو پھر ایسا پٹہ اونکا دیا ہوا کب لائق جواز کے ہوسکتا ہی یہہ بڑی
غلطی فاش ہی اگرچہ اکثر غلطیاں پٹوں میں ہو جاتی ہیں لیکن ہمنے
ایسی غلطی کبھی نہیں دیکھی ہی سر آرتھر یہہ باتیں سنکر خاموش ہو رہے

مختار ای صاحب آپ چپ کیوں ہوگئے کیا اب بھی کچھہ شبہہ باقی ہی
اور یا اسمیں کچھہ تامل ہی

سر آرتھر ہاں البتہ ذرہ تامل ہی

مختار اسکی تدبیر تو بہت سہل ہی کیونکہ پٹہ میرے ہی

پاس ہے سب کام ہو جائیگا اور کسی طرح سے اس کام میں آپکا نام ظاہر ہونے نپائیگا انجام ہونا اسکا کیا دشوار فقط آپکا حکم درکار ہے اور آپ کی اطمینان کے لیئے میں بصورت حاضر ہوں کیا اجازت ہے اب تدبیر نالش کی کروں

سرآرتھر نہیں تم بہت کچھ کہہ چکے مگر ایک امر ابھی تک بھولے ہوئے ہو

مختار وہ کیا بات ہے

سرآرتھر وہ یہہ ہے کہ میرے باعث سے ایک غریب آدمی ناحق تباہ اور برباد ہو جائیگا کہو تو تمھارے ہاتھہ کیا آئیگا

کیس مختار یہہ بات سنتے ہی سمجھا کہ سرآرتھر ہرگز میرے دالو میں نہ چڑہا پانسہ الٹ گیا بنا کھیل بگڑ گیا چھکے چھوٹ گئے نہایت کشمکش و پیچ میں ہوکر حیران اور ششدر غمگین اور مضطر ہونے لگا چہرہ سرخ زرد ہوا ناامید دل سرد ہوا دل میں سوچنے لگا کہ افسوس ناحق میں نے قبل دریافت کرنے اوسکے مزاج کی کیفیت کے اپنی طبیعت کی حقیقت سے اوسکو آگاہ کر دیا

پھر بناوٹ سے کہنے لگا کہ اگر یہ آمیں مفسد نہوتا تو مجھکو بھی اوسکے
حال پر بیشک رحم آتا سر آرتھر نے کہا کیا وہ فسادی ہے اگر وہ
حسب قول تمھارے حقیقت میں فسادی ہے تو اس زمین سے کیا
بلکہ اِس گانو سے اوسکے نکالنے کی جلد تدبیر کرو لگا جب آپ گھر جائیے
تو مہربانی کرکے ضرور اوسکے پٹہ کو بھیجدیجیے تاکہ میں قبل دائر کرنے
مقدمہ کے اپنی دلجمعی بخوبی کرلوں مختار یہہ بات سنکر بہت خوش ہوا
اور سوچنے لگا کہ ایسے وقت میں سر آرتھر کی طبیعت میری بہتری
مسرور ہی مختاری کے حاصل کرنیکے لیئے بھی کچھ تہہ جمانی ضرور ہے
اور کہنے لگا کہ آپکو کیوں تکلیف دوں اگر فرمائیے تو آپ کے مختار کے
پاس بھیجدوں لیکن معلوم نہیں آپ نے کس شخص کو اپنی مختاری کیلیئے
تجویز کیا ہے سر آرتھر نے کہا تم اوس پٹہ کو میرے ہی پاس بھیجدو
مختار یہہ جواب سنتے ہی رنجیدہ اور نا امید ہوکر اپنے گھر پھر آیا
اور یہی سبب تھا کہ جب بار برہ اوسکے پاس دریافت حال کیلیئے
گئی تو اوسکو کبیدہ خاطر پایا مختار جب سے اپنے گھر آیا تھا گھبرایا
ہوا چاروں طرف مکان میں پھرتا تھا اور اپنے دل میں باربار یہہ

خیال کرتا تھا کہ بیشک سر آرتھر اب خود گانوں کے انتظام میں
بذات خاص مستعد رہیگا یا کسی دوسرے کو اپنا مختار مقرر کریگا
رعایا اوس دیہہ کی کیس مختار کو اکثر جبراً کچھہ نذر دیا کرتی تھی
اور ایسی نذر پانے سے وہ نہایت خوش ہوتا اس سبب سے
سوچنے لگا کہ اگر میں بھی اسیطرح پر سر آرتھر کو کوئی چیز نذر گذرانوں
تو عجب نہیں کہ وہ خوش ہوکر مجھکو اپنا مختار مقرر کرے اور جب وہ
زمیندار سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آتا تھا سنا کہ سر آرتھر کی
خادمہ جو اوسکے گھر کی منتظم تھی نوکروں سے کہہ رہی ہی کہ تم لوگوں
میں اگر کوئی بھیڑ کا بچہ فربہ اور اچھا ملے تو لاؤ میری سرکار میں مطلوب ہی
کیونکہ سر آرتھر کو حلوان کا گوشت بہت مرغوب ہی مختار کو یہہ بات
یاد آئی اور فوراً اپنے باورچی خانہ میں جاکر دریافت کرنے لگا کہ اس
گانوں میں کوئی بھیڑ کا بچہ فربہ بہت اچھا کہیں مل سکتا ہی یا نہیں
کہ اوس جا موجود تھی کہنے لگی سوسن پاس البتہ ایک بھیڑ کا بچہ پلا ہوا
ایسا طیار ہی کہ اوس سے زیادہ فربہ کا دستیاب ہونا دشوار ہی
مختار یہہ سنکر نہایت خوش ہوا اور دل میں اپنے تدبیر

ٹھانی کہ سوسن کی بھیڑ مفت ہاتھ لگجائے

سوسن کہ محض نیک بخت اور ایماندار تھی مختار مفسد اور مفتری کا مقابلہ کب کرسکتی تھی مختار اپنے مطلب کے حاصل کرنے کے لیئے پر انیس کے مکان پر آیا دیکھا کہ سوسن آب دیدہ ہو اپنے باپ کے کپڑے بیٹھی باندھ رہی ہی اور سامان سفر کا اوسکے لیئے درست کر رہی ہی

مختار کہو سوسن آج تمھاری ما کی طبیعت کیسی ہی

سوسن نہایت علیل ہی اور میرے باپ بھی کل سفر کرینگے

مختار بڑے افسوس کی بات ہی

سوسن غمگین بہ آواز حزین کہنے لگی پھر اس سے چارہ کیا ہی

مختار کیا تمکو یقین ہی کہ اسکا کوئی چارہ نہیں ہی

سوسن یہہ سنتے ہی متعجب ہوکر کہنے لگی کیا کوئی چارہ ہی مختار نے کہا اگر چاہو تو تدبیر اسکی تمھارے ہی اختیار میں ہی اس بات سے وہ بہت خوش اور بشاش ہوکر اوٹھہ کھڑی ہوئی پھر مختار کہنے لگا کہ میں تمھارے باپ کو اگر ایک ہفتہ

کی مہلت دلادوں تو تم اوسکی عوض میں مجھے کیا دوگی موسن نے
کہا جو مانگئیے پر افسوس ہی کہ میرے پاس کیا ہی جو دونگی

مختار ایک بھیڑ کا بچہ تمھارے پاس تو موجود ہی

موسن وہ کس کام آئیگا

مختار بھیڑ کے بچہ کا گوشت کھانے میں کیا اچھا نہیں ہوتا

موسن مجھ کو اوس بھیڑ کے بچے کو خود پالا اور اوس سے کمال محبت رکھتی تھی
یہہ تقریر جب مختار کی سنی رنگ فق ہوگیا تب مختار نے کہا
کہ تم کیوں اسقدر رنجیدہ ہوگئیں بھیڑیاں تو ہر روز ذبح ہوا کرتی
ہیں کیا تم گوشت اوسکا نہیں کھاتیں اور تمھارا بھیڑ کا بچہ کیا
اوروں سے اچھا ہی

موسن یہہ بات تو نہیں کہہ سکتی لیکن شاید میں اپنے
بھیڑ کے بچے کو اوروں سے زیادہ چاہتی ہوں

مختار تو پھر تم اوروں سے زیادہ بیوقوف معلوم ہوتی ہو

موسن مختار صاحب جب سے اوس بچے کو میری ماں نے
مجھے دیا ہی اوسکو میں نے بہت احتیاط اور بڑی محبت سے

پالا ہی اب وہ میرے ساتھ اسقدر اُنس رکھتا ہی کہ میرے ہاتھوں سے کھاتا ہی اور جہاں کہیں میں جاتی ہوں وہ بھی میرے ساتھ جاتا ہی

مختار بس اب زیادہ اور کچھ بکو اگر تم اپنے ماباپ سے بڑھکر بھیڑ کے بچے کو چاہتی ہو تو اوسے رکھہ چھوڑو یا تو بچے ہی کو پیار کرو یا اوسے باپ پر نثار کرو بھیڑ سے گر تمھیں محبت ہی تو سلام اب تو بندہ رخصت ہی

سوسن نے گھبرا کر اوسکا دامن پکڑ لیا بڑی منت اور سماجت سے کہنے لگی ذرا ٹھہر جایئے سن لیجیئے آپ نے فرمایا ہی کہ تیرے باپ کو ایک ہفتہ کامل کی مہلت دلا دینگے شاید میری ماتب تک اچھی ہو جائیں میں اپنے ماباپ کے مقابلہ میں بھیڑ کے بچے کو کچھ بھی نہیں چاہتی اور مجبور ہو کر کہنے لگی کہ وہ حاضر ہی لیجیے اور مطابق وعدے کے میرے باپ کو ایک ہفتہ کی مہلت دلا دیجیے

مختار پھر بھیڑ کا بچہ کہاں ہی لاؤ

سوسن اسوقت دریا کنارے چرتا ہوگا

مختار خیر کل صبح تڑکے ہی ذبح کرنیکے لیئے قصاب کے پاس لانا

سوسن کمال استقلال سے دل کو مضبوط کر کے کہنے لگی کہ میں ہرگز نہ بھولونگی
مگر جب مختار یہہ کہکر وہانسے چلا گیا بیٹھہ کر غم کے مارے رونے لگی
اِس اثنا میں اوسکی ما نے مکان کے اندر سے جہاں بیمار لیٹی تھی
آواز دی سوسن اوٹھکر اوسکے پاس گئی اوسنے کہا ای پیاری
میں اسوقت سنتی تھی کہ تم سے کوئی شخص بات چیت کر رہا ہی
وہ کون تھا بتاؤ خیریت تو ہی سوسن نے کہا کیا خوشی کی بات
نہیں ہی اگر میرے باپ ایک ہفتہ اور یہاں پر رہجاویں اوسنے
نا اُمید ہوکر کہا ای سوسن کیا ایسی بات ممکن ہی اوسنے کہا ہاں البتہ
وے ایک ہفتہ اور ٹھہر سکتے ہیں اور اوسکے بدن پر ہاتھہ رکھکر
کہا کہ ابھی تک آپکو بخار معلوم ہوتا ہی سوسن کی مانے کہا کیا تمکو
اِس بات پر یقین ہی اور کیونکر جانتی ہو کس شخص نے تم سے یہہ
بات کہی ہی سب حال سے جلد مجھکو مطلع کرو سوسن نے کہا
کپتان مختار نے مجھسے وعدہ واثق کیا ہی کہ میں ایک ہفتہ کی تمھارے
باپ کو مہلت دلا دونگا اوسنے ہاتھہ اوٹھاکر دعا دی کہ خدا کی
مہربانی ہمیشہ اوسکے حال پر مبذول رہے سوسن آمین نہ کہنے

پائی تھی کہ ایک زمیندار کے آدمی نے آکر روٹیوں کی قیمت کی
جو زمیندار پاس بھیجی گئی تھیں فرد حساب طلب کی چونکہ سوسن نے
اپنی محنت اور مشقت سے لکھنے کی مہارت بھی بہم پہنچائی
تھی اسلیئے وہی ہمیشہ گھر کا حساب کتاب جو کچھ ہوتا تھا
لکھا کرتی تھی ہر چند اوس وقت بسبب ترددات کے لکھنے کے لیئے
اوسکی طبیعت مطلقاً نچاہتی تھی مگر ضرورت کے باعث لاچاری سے
اوسکو حساب لکھنا پڑا اور ارادہ کیا کہ جسقدر روٹیاں دوسروں کے
ہاتھ فروخت ہوئی ہیں اون سب کا بھی حساب لکھڈالوں ایک
تختی پر سب حساب اپنی یادداشت کے لیئے پہلے سے لکھ رکھا تھا
باربرہ جو اوسکی ملاقات کے واسطے آئی تھی اوسی تختی پر
بیٹھ گئی اس باعث سے بالکل حساب جو اوسپر لکھا ہوا تھا
مٹ گیا سوسن کو حساب لکھنے میں اوسکے مٹ جانیکے سبب سے
بڑی دقت ہوئی اور مجبور ہو کر اپنی یاد پر حساب روٹیوں کی قیمت کا
لکھکر زمیندار کے آدمی کو حوالہ کر دیا اور حسابوں کو بھی اوسیطرح
اپنی یاد سے لکھنا شروع کیا اس اثناء میں ہیراپیس اوس

حساب کی فرد جو سوسن نے زمیندار کے آدمی کو دی تھی ہاتھ میں
لیئے آیا اور کہنے لگا ای سوسن بڑے تعجب کی بات ہی تم ایسی
غفلت سے حساب لکھتی ہو خبط تو نہیں ہو گیا ہی دیکھو تو آمین
کیا لکھدیا ہی خیریت ہوئی کہ زمیندار کے آدمی سے راہ میں ملاقات
ہو گئی اور اِس فرد حساب کو اوس سے دیکھنے کے لیئے لے لیا
سوسن نے جب اوس فرد حساب کو دیکھا بہت شرمندہ ہوئی
چونکہ سوسن کو اپنے بھیڑ کے بچے سے نہایت محبت تھی اور
اوسوقت اوسیکا خیال دل پر اوسکے نقش تھا اِس جہت سے
اوسنے روٹیوں کی جا فرد حساب میں بھیڑ کا بچہ لکھدیا تھا اوسکو
پھر سوسن نے درست کر کے اپنے باپ کو دے دی اور جب
اور سب حساب کے کاغذات اوسکے باپ نے دیکھے تو اکثر
میں ایسی ہی غلطیاں پائیں بہت ناراض ہو کر کہنے لگا کہ آج
تجکو کیا ہو گیا ہی سوسن نے بہت تامل کے ساتھ سب غلطیاں
درست کر دیں اور اپنے باپ کی ناخوشی کو اِسطرح پر سہہ لیا
آخر کو لاچار ہو کر اوسنے کہا کہ ای سوسن تمسے تو ناراض ہو کر

غصہ ہونا محض باعث خجالت اور شرمندگی کا کھینچنا ہے

جب سب غلطیاں حساب کی درست ہوگئیں پر اسی سے کہا
کہ میں خود حساب کی فردوں کو لیجاؤنگا اور ہر ایک سے قیمت
وصول کر لاؤنگا سوسن نے اپنے دل میں خیال کیا کہ جب میرے باپ
کھانیکے لیے آئینگے اوسوقت تذکرہ ایک ہفتہ کی مہلت کا جو اونکے
بیٹے پی ہی کو دی گئی اور یہہ بھی تصور کیا کہ جب یہہ بات وہ سنینگے تو
کسقدر اونکو خوشی ہوگی لیکن جب بھیڑ کے بچے کے حال سے
واقف ہونگے تو اونکو رنج بھی ہوگا جب سوسن نے حساب
لکھنے سے فراغت پائی ارادہ کیا کہ دریا کنارے سے جاؤں اور کھوئے
بچہ کو پکڑ لاؤں اسی اثنا میں چار بج گئے اور اوسکے دونوں بھائیوں کے
مدرسے سے آنے کا وقت آپہنچا سوچی کہ اگر دریا کنارے جاؤنگی
دیر ہو جائیگی تو میرے بھائی مدرسے میں انتظار میرے رہینگے اسلیئے
وہ بھیڑ کے بچے کو لانے نگئی اور اپنے بھائیوں کے لینےکو
مدرسے کی طرف روانہ ہوئی

وہ مدرسہ اوس گانو سے آدھہ کوس کے فاصلہ پر تھا

دیہات کے بہت سے لڑکے اوسمیں تعلیم پاتے تھے ایک عورت وہاں پر معلمہ مقرر تھی چونکہ وہ بہت منصف مزاج او رنیک لڑکوں کی بڑی قدر کرتی تھی اس باعث سے سب اوسکے حکم کو مانتے اور بہت اوس سے محبت رکھتے تھے سوسن نے بھی اوسی سے تعلیم پائی اور اوسکی شاگرد رشید تھی معلمہ موصوفہ نے اپنے شاگردوں کے لیئے اوسے ضرب المثل قرار دیا تھا سوسن جب قریب مدرسے کے پہنچی سب لڑکوں کو آتے دیکھا اوسکے دونوں بھائی سوسن کو دیکھتے ہی کو دتے اوچھلتے خوشی خوشی اوسکے پاس آئے اور چونکہ سوسن سب لڑکوں سے محبت رکھتی تھی اس باعث سب نے آکر اوسے گھیر لیا اور غل مچا مچا کر ہر ایک اپنے کھیلوں کا بیان اسطرح پر کرنے لگا کہ ایک کی آواز دوسرے کی بات پر بلند ہو جاتی تھی اور سوسن اوسکے سمجھنے کی مہلت نپاتی تھی کوئی تذکرہ اپنے لٹو کا کرتا تھا کوئی گولی کھیلنے کا دم بھرتا تھا پتنگبازی کا کوئی مشتاق تھا کتنا اوسکا کسی پر مشتاق تھا سوسن ہر چند منع کرتی تھی کہ ٹھہر ٹھہر کے باتیں کرو تاکہ تملوگوں کے کلام سمجھ میں

آئین مگر لڑکے خوشی کے مارے کب مانتے تھے اس اثنا میں ایسی
آواز باجے کی جو کبھی اودن لڑکوں نے سنی نہ تھی سبھوں کے
کان میں آئی معلوم ہوا کہ قریب کہیں باجن بج رہا ہی سب کے سب
ادھر اودھر دیکھنے لگے ناگہاں سوسن نے دیکھا کہ کوئی شخص نحیف
اسی نوے برس کا سن نہایت ضعیف ایک بڑے درخت کے
نیچے بیٹھا بین بجا رہا ہی اوسنے لڑکوں سے کہا دیکھو وہ باجن بج
رہا ہی سب لڑکے اوس طرف چلے بین نواز لڑکوں کے قدم کی
آواز سنکر دوسرا کوئی راگ دلچسپ کے بجانے کے لیے
ٹھاٹھ بدلنے لگا اور سب لڑکے قریب جاکر گرد اوسکے حلقہ باندھ
کر کھڑے ہوئے ایک لڑکے نے افسوس کر کے کہا دیکھو یہہ بیچارہ
تو بصیر ہی دوسرے نے کہا سب کپڑے اسکے بہت پرانے
پھٹے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی محتاج فقیر ہی کسی نے کہا یہہ تو
سو برس کا بڈھا ضعیف ہی بال سب سفید ہو گئے ہیں نہایت نحیف ہی
کوئی بول اوٹھا کہ یہہ مسافر معلوم ہوتا ہی بہت سے راستے
طی کر ڈالے ہیں کیونکہ جوتے بالکل ٹوٹے اور پانوں میں چھالے پڑ

جب تک وہ بڑا ٹھاٹھہ درست کرتا رہا سب آپسمیں اسطرح کی باتیں
کرتے تھے جب وہ بجانے لگا کسی کی زبان سے اوسکی تعریف
کے سوا اور کوئی بات نہ نکلی اور بین نواز لڑکوں کو خوش اور محظوظ
کرنیکے لیئے انواع اور اقسام طرح نکے راگ بجاتا تھا سوسن کی آواز
کہ نہایت دردبیز اور حلم آمیز تھی جب بین نواز کے کان میں
پہنچی اوسکی جانب متوجہہ ہوا اور جس راگ کی اوسنی تعریف
کی اوسکو مکرر سہ کرر بجا کر سنایا بعد اسکے کہنے لگا اگرچہ میں اندھا ہوں
تم لوگوں کے چہرے کو مطلقاً نہیں دیکھہ سکتا ہوں مگر آواز ہی سے
ہر ایک خصلت نیک اور بدکی بخوبی تمیز کرلیتا ہوں سوسن کا
چھوٹا بھائی ولیم جو اوسکے نزدیک کھڑا تھا متعجب ہوکر کہنے لگا کیا
اسطرح دریافت کرسکتے ہو بھلا اگر معلوم کرلیتے ہو تو سوسن میری
بہن کی اسوقت تمنے آواز سنی ہے بتاؤ اوسکی خصلت کیسی ہے
اوسنے جواب دیا دیکھو میں بتا دیتا ہوں لیکن اس سے تم مجھکو جادوگر
اور ساحر نہ سمجھنا تمھاری بہن سوسن بہت نیک خصلت اور
نیک مزاج اور رحم سے بہت محبت رکھتی ہے ولیم خوش ہوکر کہنے لگا

واہ واہ تمنے خوب سچ بتایا درست اور صحیح بہت صحیح ہی اور سب لڑکے
اِس بات پر متفق ہوکر شور مچانے لگے ولیم نے پھر کہا تم لوا ندھے ہو
یہہ سب باتیں تمنے کسطرح جانیں اوسکے بڑے بھائی جان نے
ولیم کو منع کیا کہ تم اِسکو اندہا کیوں کہتے ہو تمکو اپ کہنا لازم اور مناسب
نہیں ہی کیونکہ اس گفتگو سے اوسکے دل کو صدمہ پہنچتا ہی بڈہے نے
کہا اگرچہ میں اندہا ہوں پر بہرا تو نہیں ہوں میں نے تمھاری بہن ہی سے
یہہ سب باتیں سُنی ہیں کہ وہ نیک مزاج اور نیک خصلت ہی اور تم سے
بہت محبت رکھتی ہی ولیم نے کہا یہہ بات تو تمھاری غلط ہی تمنے یہہ
کلام میری بہن سے کبھی نہ سنا ہوگا اوسکی یہہ عادت کبھی ہرگز
نہیں ہی کہ اپنی تعریف آپ کرے اور اپنے منہہ میاں مٹھو بنے
تب اوس بڈہے نے کہا جب تم لوگ میرے پاس آئے تھے
کیا میں نے سوسن کی زبان سے یہہ بات تمکو کہتے نہیں سنی تھی
کہ مجھکو ہرچند بہت جلد مکان پر جانے کی کمال ضرورت ہی
مگر خیر تمھاری خاطر سے ذرا ٹھہر جاونگی کیا یہہ بات اوسکی
نیک خصلتی اور تمھاری محبت پر دلالت نہیں کرتی اور جب

اوسنے ایک راگ کی تعریف کی تھی تو تمنے کہا یہہ اچھا نہیں ہے اسپر
وہ کچھہ غصہ نہوئی بلکہ مجھسے التجا کرنے لگی کہ جس راگ کو دیم پسند
کرتے ہیں اوسی کو پھر مہربانی کرکے بجائیے کیا اس سے نیک مزاجی
اوسکی نہیں ثابت ہوتی

اس اثنا میں دو لڑکے جو جھاڑیوں میں چڑیوں کے بچے
پکڑنے کے لیئے اونکو ڈھونڈھتے تلاش کر رہے تھے بین کی آواز
سنکر وہاں پر آموجود ہوئے ایک اونمیں سے کہنے لگا کیون سب
بھیڑ لگائے ہوئے ہو کیا یہاں ہو رہا ہے اور دوسرا بول اوٹھا
کہ ای بڈھے آوارے شامت کے مارے تو کون ہے اور کہاں سے
آیا ہے اوسنے جواب دیا ای صاحب غریب نواز میں مسافر اندھا بین نواز
ہوں لڑکے نے کہا اگر تجھکو کچھہ بجانے میں مقدور ہے تو کوئی راگ
جو باعث سرور ہو بجا اور اپنے ساتھی سے پوچھا کہ بتاؤ کس راگ
کی فرمایش کروں اوسنے ایک راگ کا نام بتا دیا ضعیف اگرچہ
اوسکی سخت کلامی سے دل میں ناخوش ہوا لیکن تو بھی
اوسکے کہنے کے مطابق اوس راگ کو بلکہ اور کئی راگ بھی

اوسی قسم کے حکم کے مطابق بجائے اور سب لڑکے اوس لڑکے کو
دیکھتے ہی خاموش ہوئے دل اونکے اوسکی صحبت سے پھٹ گئے
سب کے سب اوس سے متنفر ہو ہٹ گئے

وہ لڑکا کیس مختار کا بیٹا تھا اور چونکہ اوسکا باپ اوسکی
تعلیم سے بالکل غافل تھا اِس سبب سے وہ آوارہ بے حیثیت اسطرح
پھرا کرتا اور کمزور غریب لڑکوں کو ستایا اور تکلیف پہنچایا
کرتا تھا سب لڑکے اوس سے ڈرتے تھے دل سے نفرت کرتے تھے
جبکہ وہ بدھاین بجاتے بجاتے تھک گیا تو ایک چھوٹا سا لڑکا جو
اوسکے ساتھ رہنما اور بڈھلے کا عصا تھا ین نواز کی جانب سے
ہر ایک کی طرف ہاتھ پھیلا کر انعام مانگنے لگا سب لڑکوں نے
خوشی سے ایک ایک آنہ دیا اور جب اوس لڑکے نے مختار کے
بیٹے کی جانب ہاتھ پھیلایا پہلے تو وہ کچھ مخاطب ہی نہوا تھوڑے
عرصے کے بعد جیب میں ہاتھ ڈالکر ایک اٹھنی نکالی اور کہا کہ جو
تیرے پاس پیسے جمع ہوئے ہیں اونمیں سے چار آنے مجھکو دے
اور یہ اٹھنی لے اوس لڑکے نے چار آنے اوسکو گن دیئے

اور اٹھنی لیکر اوسکے حق میں دعا دی لیکن جب اوسے بغور
دیکھا معلوم ہوا کہ کھوٹی ہی ایک پیسے کی بھی مالیت نہیں گھبرا کر
کہنے لگا ای صاحب سلامت رہئے میں خوف کرتا ہوں شاید
یہہ اٹھنی ناقص ہووے اوسنے متنفر ہو کر جواب دیا کہ اچھی ہو
یا بری لیکن مجھکو بھی خوف ہی کہ شاید تجھے دوسری نہ ملے
بلکہ اسکو بھی اپنے ہاتھہ سے کھووے اوس لڑکے نے کہا کہ
آپکو ایسا کرنا زیبا نہیں ہی اور ہاتھہ بڑہا کر کہا ملاحظہ فرمایئے صاف
تانبا کھلا نظر آتا ہی کوئی شخص مجھسے ایسے نہ لیگا کیں مختار کے
بیٹے عیار نے اوسکا ہاتھہ ہٹا کر کہا کہ یہہ تمھارا کام ہی جسطرح
چاہو اوسکو بازار میں چلاؤ اگر ہوشیار ہوگے کام میں لاؤگے
ورنہ اپنی بیوقوفی سے پچھتاؤگے اب تم مجھسے لے چکے پھر
میں کیوں واپس لوں میں تو ہرگز نہ لونگا

سب لڑکے جو اوس سے ڈرتے تھے ہرچند چاہا کہ اپنے غصہ کو
ضبط کریں لیکن مجبور ہو کر آپسمیں آہستہ آہستہ کہنے لگے
کہ بڑے ظلم کی بات ہی مختار کا لڑکا ظالم عقعقہ ہو کر لڑکوں کی خطا

دیکھکر کہنے لگا کون کہہ رہا ہی بڑے ظلم کی بات ہی سبب لڑکے
ڈر کے مارے خاموش ہوگئے اور سوسن کے دونوں چھوٹے
بھائی بھی سوسن کا دامن پکڑ کر خوف زدہ کھڑے ہو رہے
بڈھے نے کہا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہی کہ روپیہ
پرکھ سکے کیس کے بیٹے نے ایک قصاب کے لڑکے کو کہ نہایت
حقیر اور غریب تھا اس خیال سے کہ خوف کے مارے میرے
خلاف وہ ہرگز نہ کہیگا بتا کر کہنے لگا کہ یہہ البتہ روپیہ پرکھ سکتا ہی
اگر چاہو اوسکو دکھاؤ قصاب کے بیٹے نے اوٹھنی غور سے
دیکھکر کہا کہ میری عقل ناقص میں تو کھوٹی معلوم ہوتی ہی اور مارے
ڈر کے کہنے لگا سوسن بھی موجود ہی اوسے دکھائیے وہ خوب
روپیہ پرکھتی ہی بن نواز نے کہا میں سوسن ہی پر حصر کرتا ہوں
اگر وہ اچھی کہدے تو اوسکے لینے میں مجھے کچھہ عذر نہیں ہی ہرچند
سوسن دل سے چاہتی تھی کہ ایسے معاملہ میں دخل نہ دیوے
مگر جب اوسپر حصر کیا گیا لاچار ہوئی اور اوٹھنی دیکھکر بلا
تامل کہنے لگی کہ یہہ تو صاف کھوٹی ہی سب لڑکے بالاتفاق

موسن کی طرفداری کرکے کہنے لگے یہی بات حق ہے

کیس مختار کے لڑکے بدخصال سے کہ وہ بھی باربرہ کی مانند سگ زرد برادر شغال تھا جب دیکھا کہ میری چالاکی اسوقت پیش نہ جائیگی مخوف ہو کر جیب سے دوسری انگٹھی نکال کر دی اور کہنے لگا خیر اسکو لو میرے پاس تو قسموں سے بہت سی انگٹھیاں اور چونیاں موجود ہیں

بعد اسکے سب لڑکوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی موسن نے بھی اپنے دونوں بھائیوں کو ہمراہ لیکر مکان کی طرف چلنے کا ارادہ کیا بین نواز نے کہا ای موسن اگر تم گانوں میں جاتی ہو تو مہربانی کیجئے اور مجھے بھی اپنے ہمراہ لیجئے بڈھے کے لڑکے نے بین کو کندھے پر دوہرا اور ولیم نے بین نواز کا ہاتھ پکڑ سب کے سب ایک ساتھ چلے اثناء راہ میں ایک نالہ تھا اور اوسپر آنے جانے والوں کے آرام کے لیئے ایک تختہ لکڑی کا رکھا ہوا تھا اور چونکہ وہ چوڑا کم تھا اس سبب جب وے لوگ اوس جگہ پہنچے احتیاطاً موسن نے خود اندھے بین نواز کا ہاتھ تھام لیا اور نالہ پار ہو کر بین نواز کے

لڑکے سے کہنے لگی کہ مجھکو بہت جلد مکان پر جانا ہی اسلیئے میں سڑک
چھوڑکر کھیت کھیت جاتی ہوں تو اس بڈھے کو لیکر اس سیدھی سڑک
چلا آ چنانچہ سوسن بین نواز کو راہ بتاکر خود اپنے بھائیوں کے
ساتھہ پگڈنڈیوں کی راہ اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئی اور لڑکا
بین نواز کو لیکر سڑک کی راہ چلا سوسن راہ میں اپنے بھائیوں سے
کہنے لگی مجھے ڈر ہی اب تہو زمیندار کی بہنیں مکان پر آکر میرے انتظار
بیٹھی ہوں کیونکہ اونھوں نے چھہ بجے کا وعدہ کیا تھا اور اسوقت قد کے
سایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دن زیادہ ڈھل گیا

جب اپنے مکان پر پہنچی دیکھا کئی عورتیں اوسکے مرغیخانہ کو دیکھ
رہی ہیں مس ہومرس سوسن کو دیکھتے ہی کہنے لگی آؤ سوسن
کہاں تھیں معلوم ہوا کہ تمنے ہم لوگوں کو بالکل بھولا دیا شاید میرا
وعدہ کرنا تمھارے خیال سے جاتا رہا لیکن تم شرمندہ نہو کیونکہ
کچھہ ہرج نہیں ہوا ہی ہم لوگوں کو بھی آئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ
گذرا ہی جب سے آئے ہیں تمھارے باغ کی آرایش مکان اور
الماری وغیرہ کی زیبایش دیکھہ رہے تھے کیا تم اکیلی ہی آئی

سب چیزوں کو آراستہ اور درست رکھتی ہو سوسن جواب دینے
نپائی تھی کہ ولیم چھوٹا بھائی اوسکا کہنے لگا ہاں میم صاحب سوسن
ہی ان سب چیزوں کو صاف کیا کرتی ہیں اور ہر ایک کو اپنے موقع
اور محل پر دھرتی ہیں نہایت محبت سے ہم لوگوں پر بڑی مہربانی
فرماتی ہیں اور ہم دونوں بھائیوں کو بھی مدرسہ سے یہی جاکر لاتی
ہیں بلکہ یہی باعث آج اونکے دیر میں آنے کا ہوا ہی دوسرے بھائی
جان نے کہا دیر ہونے کا اصل سبب یہہ ہی کہ آج ہم لوگوں نے
راستہ میں ایک بڈھے اندھے کو بین بجاتے دیکھا اور چاہا کہ تھوڑی
دیر تک ٹھہر کر اوسکو سنیں جب یہہ خواہش ہم لوگوں کی
سوسن نے دیکھی خاطر سے وہاں پر وہ بھی ٹھہر گئی پس یہہ
خطا ہم لوگوں کی ہی سوسن بے قصور ہی انصاف اسکا متعلق حضور کے ہی
امید ہی کہ آپ اوس سے ناراض نہو گی زمیندار کی بہنیں سوسن کے
بھائیوں کی محبت آمیز باتوں اور اپنی بہن کی طرف سے اونکے
جواب دینے میں بہت خوش ہوئیں اور دل میں کہنے لگیں دیکھو
کیا عنایات خدا ہی کہ یہہ خاندان کا خاندان اچھا ہی اور سوسن کا

ہاتھ پکڑ گانو میں سیر کرنے لگیں جو کوئی سوسن کو دیکھتا تھا اوسکی نیکی کے سبب سے کچھہ حسد نکرتا بلکہ سب لوگ دل سے اوسکے ترقیخواہ تھے

مس سومرس ایک بزاز کی دوکان پر جو بڑے پر تکلف اور عمدہ کپڑوں سے بھری تھی جاکر اپنی چھوٹی بہن سے کہنے لگی کہ جو کپڑے تم چاہتی ہو یقین ہی کہ اس دوکان میں ملیں یہہ کہکر دوکان کے اندر گئی اور طرح بطرح کے کپڑے دیکھکر خوش ہو سوسن سے کہا کہ تم خود اپنی پوشاک کے لیئے کوئی نفیس کپڑا تجویز کر لو چونکہ نیک خصلتی اور محنتی ہونے میں ضرب المثل ہو اسلیئے میں چاہتی ہوں کہ تمکو انعام کے طور پر کچھہ دوں تاکہ اور لوگ بھی اس حال سے آگاہ ہو کر تمھارے نیک طریقہ اور اچھے رویہ کو اختیار کریں دوکاندار کہ سوسن کی دوست روز کا باپ تھا یہہ بات سنکر ایسا خوش ہوا کہ گویا اوسنے انعام پایا اور جلدی سے اچھے اچھے کپڑوں کے تھان نکال کر دکھلانے شروع کیئے

سوسن کا دل چونکہ اپنے باپ کی حالت اور بھیڑ کے

بچہ کی حقیقت پر لگا ہوا تھا اِس باعث بہت بے التفاتی اور
بے پروائی سے اون کپڑوں کو دیکھنے لگی مس سومرس نے
ایک اشرفی سوسن کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ تم اپنی پسند کے
مطابق جیسا کپڑہ چاہو خرید کر لو سوسن اشرفی کو دیکھکر دل میں
خیال کرنے لگی کہ ایسی غریبی کی حالت میں اسقدر روپئے صرف اپنے بناؤ
زیب اور آرایش میں صرف کرنا بڑی بیوقوفی اور محض فضول ہی اور
عقل صواب اندیش کے نزدیک کب قابل قبول ہی اور تامل
کرکے سوچنے لگی کہ کسطرح درخواست کیجیے اور مس سومرس سے اس اشرفی کو
ضروری کاموں میں صرف کرنیکی اجازت لیجیئے مس سومرس کو بشرے سے
سوسن کی تمنائے دلی معلوم ہو گئی اور اپنی چھوٹی بہن کے کان میں
جھک کر کہنے لگی کہ یہہ سب کپڑے سوسن کی نگاہ میں نہیں ٹھہرتے
دوکاندار نے کہا اے سوسن اگر تم ان کپڑوں میں سے کچھ پسند
نہیں کرتیں تو ٹھہر جاؤ آج ہی کل میں اور کپڑے اچھی اچھی قسم کے
بہت نفیس آنے والے ہیں اونمیں سے کوئی پسند کرکے خرید کر لینا
سوسن نے مسکرا اور شرمگین ہو کر کہا نہیں یہہ سب کپڑے تو

بہت بہتر اور میری حیثیت سے کہیں بڑھکر ہیں لیکن —— آگے اسکے
سوسن کچھہ کہہ نہ سکی مس سومرس نے کہا اے سوسن فقط لیکن
کہکر چپ کیوں ہورہیں جو کچھہ ہو اپنے دل کا حال بلا تامل کہہ دیکھو
کبھی سوسن کو بیان کرنے میں تامل ہوا تب وہ کہنے لگی خیر اگر تمکو
تامل ہی تو میں بھی اوسکے اظہار میں کچھہ اصرار نہیں کرتی ابھی تک
تمکو ہم لوگوں کے مزاج سے بخوبی واقفیت نہیں ہی جبکہ پہچان
جاؤگی تو اسقدر خوف نکروگی اور اپنے دل کا حال مجھسے نہ چھپاؤگی
خیر اب تم اشرفی کو اپنے پاس رکھو جسطرح جی چاہو اوسے خرچ کرو
جو حالات کہ ہم لوگوں نے تمھارے سنے اور دیکھے ہیں اوسسے مجھے
یقین ہی کہ اس اشرفی کو کوئی اچھے ہی کام میں صرف کروگی دوکاندار نے
کہا غالب ہی کہ جو بات میں نے اپنے دل میں سوچی ہی وہی سوسن کریگی
مس سومرس نے کہا خیر جس کام میں چاہیں صرف کریں اونکو اختیار ہی
اب سوسن کو زیادہ تکلیف دینا نچاہیئے اور سلام کرکے کہنے لگی کہ
اے سوسن اسوقت گھر جاؤ ہملوگ بھی اب اپنے مکان پر
جائینگے پھر آؤ کبھی تمھارے یہاں آئینگے سوسن نہایت احسانمند ہو

رخصت ہوا اپنے گھر آئی مس سومرس سوسن کے بشرے سے
یہہ پا گئی کہ وہ اسوقت شرما گئی حجاب میں آگئی اس باعث سے حقیقت
حال کو چھپا گئی دوکاندار اپنے کپڑے اوٹھا کر رکھنے لگا مس سومرس نے
اوس سے کہا کہ آپکو ہم لوگوں کے باعث سے بہت تکلیف ہوئی اور
چونکہ کوئی کشیدہ سوسن نے خرید نہیں کیا تو مناسب ہی کہ میں خود کچھہ کپڑے
تمھاری دوکان سے خرید کروں چنانچہ اوسنے ایک بہت قیمتی نفیس گون
کا تھان مول لیا اسی درمیان میں مس سومرس نے سوسن اور اوسکے
خاندان کا بالکل حال دوکاندار سے دریافت کرنا شروع کیا اور اوسنے
نہایت خوشی کے ساتھہ جسقدر زبان نے یاری دی سب کہہ سنایا
اور کہنے لگا تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ میں نے روز اپنی لڑکی کی زبانی
یہہ بات سنی تھی کہ سوسن بہار کے میلہ کی شاہزادی ہونے کو
تھی اور اس گانو میں سب لوگوں کے نزدیک یہہ امر کمال موجب
افتخار کا ہی لیکن چونکہ اوسکی ما بیمار تھی اور وہ تمام رات اوسکی
بیمار داری میں بیدار تھی اس سبب سے باوجودیکہ صبح کو سب لڑکے
اوسکے سر پر تاج شاہی باصرار تمام رکھتے تھے اوسنے خود نہ پہنا

بلکہ ہماری لڑکی روز کے سر پر اپنے ہاتھوں سے رکھدیا اور سچ ہی کہ
روز کو سوسن سے ایسی محبت ہی گویا اون دونوں میں حقیقی بہنوں کی سی
قرابت ہی اور یہہ میں جسقدر سوسن کا حال بیان کرتا ہوں اسکو آپ
اوسکی طرفداری کے سبب سے نجانیئگا بلکہ میری ان سب باتوں کو
سچ سمجھکر یقین مانیئگا کیونکہ اوس سے میں کسی طرح کی قرابت نہیں رکھتا
صرف اوسکی نیکی کے باعث سے بہرصورت اوسکی بہتری چاہتا ہوں
اور یہہ بات کچھ مجھی پر موقوف نہیں ہی بلکہ جو لوگ جانتے ہیں سب اسی
طرح پر اوسکو مانتے ہیں اگرچہ اوسکی تعریف طبیعت کو مسرور کرتی ہی
رنج کو دل سے دور کرتی ہی لیکن جسطرح چاہیئے بیان نہیں ہو سکتی
اور اوسکی توضیح میں زبان قصور کرتی ہی بعد اسکے دوکاندار
کہنے لگا کہ یہہ تھان جو آپ نے خرید کیا ہی اگر فرمایئے تو کسی آدمی کے
ہاتھ آپکے دولتخانہ پر بھجوا دوں مس سوسن نے کہا بہت بہتر اگر
بھجوا دیجیئگا عین مہربانی کیجیئگا اور آیندہ جب کبھی اچھے اچھے کپڑے
آپکی دوکان میں آئیں تو از راہ عنایت کے آپ مجھے بھی مطلع فرمائیں
اور مسکراکر کہنے لگی کہ یقیناً مجھے تم اپنے حال پر متوجہ جاننا اور ایک

خریدار راست باز مانتا

تھوڑی باتیں ایسی ہیں جو نیکنامی اور لوگوں کے مسرت کی موجب اور ہادی راہ نیک کی ہوتی ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جو سبب نزاع اور تکرار اور باعث ذلت وخواری ہوکر عزت اور آبرو کھوتی ہیں کیس مختار اون باتوں کا جو خرابی کی باعث ہیں عامل تھا مس سوسن ایسی باتوں میں مشغول تھی کہ جسمیں سبکو نفع حاصل تھا

جب سوسن نے اشرفی پائی اوسکو بھی اون چھہ روپیوں میں جو بہار کے میلہ کے روز ملے تھے ملا دیا اور سوچنے لگی کہ اونیس بیس روپیے روپیوں کی قیمت کے بھی ہوئے ہونگے اور چونکہ ایک ہفتہ کی مہلت بھی مطابق وعدہ کیس مختار کے میرے باپ کو ملجائیگی تو امید قوی ہی کہ اس اثنا میں اگر خدا چاہیگا بقیہ روپیوں کے ملنے کی بھی کوئی صورت نکل آئیگی زندگی ہی تو خدا اپنے فضل اور کرم وہ بھی دن دکھلائیگا کہ میرا باپ اپنے عوضی کو روپیہ دیکر فوج میں جانے کی آفت سے نجات پائیگا اور میری ماکو کسقدر مسرت ہوگی اگر یہہ امر اہم انجام ہوجائیگا کیونکہ صبح کو جو ایک ہفتہ کی مہلت کی

خبر سنی ہی اوسی وقت سے اوسکو افاقہ ہی جبکہ فوج میں جانے سے
یکبارگی مہلت حاصل ہو جائیگی یقین ہی کہ بالکل بیماری اوسکی
کھو جائیگی مگر افسوس ہی کہ میری ماکو ابھی تک بھیڑ کے بچے کا حال
معلوم نہیں سوسن کو بھیڑ کے بچے سے کمال محبت تھی اور اب کہ
وہ ہمیشہ کے لیئے جدا ہوتا تھا اسلیئے سوسن اوسکے دیکھنے کے
واسطے تنہا دریا کنارے جہاں چیر رہا تھا چلی اوسکے
بھائیوں نے جب جاتے دیکھا وے بھی ہمراہ ہولیئے ولیم چھوٹے
بھائی نے سوسن سے پوچھا کہ مس سوسن تمکو کس غرض سے
ساتھ لے گئی تھیں مگر جبکہ اوسکی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے دیکھا
خاموش رہگیا جب دریا کے کنارے پہنچے وہاں پر قصاب او
کیس مختار ملے ولیم نے اون دونوں شخصوں کو دیکھکر پوچھا کہ یہہ
کون ہیں اور میرے بھیڑ کے بچے کو کس لیئے گرفتار کیا ہی سوسن
بیچاری غم کی ماری چپ ہو کر کنارے پر دریا کے بیٹھہ گئی مگر
اوسکے دونوں چھوٹے بھائی دوڑکر قصاب کے پاس گئے
اور پوچھنے لگے کہ تم میرے بھیڑ کے بچے کو کچھہ ضرر تو نہ پہنچاؤ

قصاب نے تو کچھ جواب ندیا مگر گیس مختار نے کہا کہ اب یہہ بچا تمھارا
نہیں ہی میرا ہی دونوں لڑکے گھبرا کر کہنے لگے کیا یہہ تمھارا ہی اور تم اسے
ذبح کیا چاہتے ہو مختار نے کہا یہہ کیا تمھارا کلام ہی ذبح کرنا تو قصابوں کا
کام ہی یہہ سنتے ہی وے لڑکے زار زار رونے لگے اور قصاب کا ہاتھ
بچے کے گلے سے ہٹا کر اوسکو لپٹ گئے بچا آواز دینے لگا ولیم نے کہا
افسوس ہی تھوڑی دیر میں اب نہ بول سکیگا یہہ کہکر پھر رونے لگا
قصاب نے باوجود قسی القلب ہونے کے لڑکوں کے رونے پر
اسقدر رحم کھایا کہ بے اختیار اوسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے لیکن
گیس مختار کو کہ سنگدلی میں قصابوں کا بھی پیر و مرشد تھا
کچھ بھی اون بیچاروں پر ترس آیا بے تامل بچے کے کان پکڑ
کھینچ لیا اور اونکو بچے کے لیئے بہت سا ترسایا اور قصاب سے
کہا میں بھیڑ کے بچے کو تمھیں حوالہ کرتا ہوں جسقدر ممکن ہو جلد ذبح
کر ڈالو یہہ کہکر مختار نابکار نے گھر کا رستہ لیا اور ان بیچاروں
کی لاچاری اور آہ و زاری پر کچھ بھی لحاظ نکیا جب گیس نظر سے
غایب ہوا اسوقت اوٹھی اور تھوڑی گھاس لیکر موافق

دستور کے ہاتھوں پر بچے کو کھلانے لگی دل میں تاسف کرتی تھی
کہ یہہ آخر وقت گھاس کھلانے کا ہی جب کھلا چکی ناامیدی سے
اپنے بھائیوں کو کہا گھر چلو اب قسمت بری ہی کوئی دم میں
بچے کا گلا ہی اور چھری ہی اگر اوسکی تقدیر میں یہی لکھا ہی تو پھر
اسمیں چارہ کیا ہی قصاب سنے رحم کھا کر کہا اگر چاہو ذرہ اور ٹھہر جاؤ
جب تک تم نکہو گی بچے کو یہاں سے نہ لیجاؤنگا سوسن سنے اوسکا
شکر ادا کیا لیکن چونکہ اوس جگہہ ٹھہرنا رنج کا دونا کرنا تھا اس
باعث سے زیادہ وہاں پر ٹھہرنے کی تاب نہ لائی اور رنجیدہ خاطر ہو
اپنے گھر پھر آئی اور دونوں بھائی سوسن کے کہنے لگے کہ پھر مہربانی
فرمایئے ذرہ اور ٹھہر جایئے اگر اجازت ہو تھوڑی گھاس ہملوگ اور
کھلائیں بعد اسکے آپکو اختیار ہی جہاں چاہیں لیجائیں

الغرض جب قصاب اوسکو اپنے گھر کی طرف لے چلا
سوسن کے بھائی بھی اوسکے ساتھ ہو لیئے دیہات کے
سب لڑکے جو بچے کو دیکھتے وے بھی ہمراہ ہو لیتے اون لڑکوں
میں قصاب کا بھی بیٹا جو سوسن کے باعث کمیں مختار سکے

بیٹے کے ہاتھ کی مار کھانے سے بچ گیا تھا موجود تھا اوسنے
اپنے باپ سے سوسن کے بھیڑ کے بچے کی رہائی کے لیے درخواست
کی اوسکے باپ نے کہا کہ میں بھی اسوقت اسی سوچ میں ہوں میری
دانست میں تو پالے ہوئے بھیڑ کے بچے کا ذبح کرنا گناہ ہی اور اگر
گناہ نہو تو بھی میں نے کبھی اب نہیں کیا ہی اور نہ اب کرنے کا ارادہ ہی
اس امر کا اظہار کیس مختار سے کرونگا مگر افسوس کہ نہایت سنگدل ہی
امید نہیں ہی کہ وہ نامعقول یہہ عذر میرا قبول کرے بہرحال ایک تدبیر
مجھے سوجھی ہی یقین ہی کہ کام آئے اور اوسکے ذریعہ سے مطلب برآری
ہوجاے اگرچہ اوسکے کرنے میں سراسر میرا ہی نقصان ہی لیکن ایسے
وقت میں گوارا کرنا نقصان کا بھی آسان ہی جانتا ہوں کہ ابھی
کسی کو اوس تدبیر سے خبر نہو کیونکہ شبہہ ہی شاید وہ کارگر نہو اور
لڑکوں سے کہنے لگا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ میرے دروازے پر
عبث بھیڑ نہ لگاؤ اور اپنے بیٹے سے کہ نام اوسکا ہنری تھا کہا آج کی رات
اس بھیڑ کے بچے کو اور سب بھیڑوں کے ساتھ باندھ رکھو صبح جو کچھ
پیش آئیگا دیکھ لیا جائیگا سب لڑکوں نے اس ماجرا پر بہت رنج کیا

اوراپنے اپنے گھر کا رستہ لیا پھر قصاب نے مختار سے جا کر کہا کہ آپکو
توسردار تھر زمیندار کے واسطے صرف فربہ حلوان کا گوشت درکار ہی
بلکہ اسی باعث سے سوسن کے بھیڑ کے بچے کو ذبح کرنیکے لیئے میرے
حوالہ کیا ہی پس جبکہ میرے ہی پاس ایک حلوان اسطرح کا
بلکہ اوس سے بھی زیادہ فربہ اور معقول ہی تو اس صورت میں اوس
بچے کے ذبح کرنے سے کیا فائدہ اور کیا حصول بلکہ محض فضول ہی
ایک بھیڑ کا بچہ بہت عمدہ اور فربہ عوض میں مجھسے لیجیئے اور سوسن کا
بھیڑ کا بچہ مہربانی کرکے مجھے عنایت کیجیئے مختار نے کہا اگر تمھارا حلوان
اوس سے اچھا ہی تو پھر تمھاری درخواست کی منظوری میں مضایقہ
کیا ہی الغرض باوجود اس کہنے کے بھی قصاب سے مختار نے
جب کچھہ نذر بھی لے لی تب بڑی منت اور سماجت سے اوسکی
یہہ عرض قبول کی

سوسن نے اپنے بھائیوں سے جب یہہ حال سنا کہ آج
کے روز میرے بھیڑ کے بچے کو قصاب نے ذبح نہیں کیا بلکہ اپنے
مکان پر رکھہ لیا خوش ہوئی اور اپنے دل کو تسلی دینے لگی

سوسن رات کے کھانے کا تہیہ کرنے لگی اور ولیم چھوٹا بھائی اوسکا اپنے باپ کے انتظار میں دروازہ پر کھڑا تھا اس اثناء میں بڈھا بین نواز بھی اپنے لڑکے کے ساتھ آپہنچا ولیم اوسکو دیکھکر کہنے لگا کہ اسکو تو میں پہچانتا ہوں بلکہ اچھی طرح سے جانتا ہوں جب میں مدرسہ سے اپنی بہن کے ساتھ آتا تھا تو یہی شخص راستے میں بیٹھا بین بجاتا تھا بین نواز نے کہا کہ ہاں میں وہی شخص ہوں اگرچہ میں تملوگوں کا نام بلکہ مکان کا بھی نشان نہیں جانتا تھا لیکن پوچھتا پوچھتا یہاں تک آیا ہوں جس سے تملوگوں کے اوصاف بیان کرکے بتا پوچھتا تھا وہ فوراً دریافت کر لیتا اور تملوگوں کے مکان کا پتا بتا دیتا تھا سوسن بھی اوسکی آواز سنکر باہر نکل آئی اور اوس سے باتیں کرنے لگی بین نواز نے کہا کہ میں مسافر بیچارہ غریب آوارہ ناچار اور مجبور بہت دور سے آتا ہوں اپنا کوئی یار ہے نہ مددگار ہے آج کی رات بسر کرنے کے لیئے صرف تھوڑی سی جگہہ درکار ہے اگر مہربانی کیجئے اور رات بھر رہنے کے لیئے کوئی جگہہ دیجئے تو عین مسافر پروری ہوگی سوسن نے کہا کہ پہلے میں اپنی ماں سے پوچھ لوں پھر اسکا

تمکو جواب دوں یہہ کہکر اپنی ماپاس گئی اور پھر باہر آکر بین نواز سے
کہنے لگی مکان حاضر ہی بشرط پسند کے ٹھہر جایئے آرام فرمایئے وہ دعا
دیکر کہنے لگا کہ میں اسوقت کیس مختار کے مکان پر گیا اور بار بار اوسکی
لڑکی سے رات بھر کے لیئے تھوڑی سی جگہہ چاہی لیکن اوسنے انکار
کیا آخر کو لاچار ہوکر یہاں تک آیا ہوں یہہ کہا اور مکان کے اندر جاکر
ٹھہر الڑکوں سے کہنے لگا کہ میں بین بجاؤنگا تملوگوں کو گت سناؤنگا

اس اثنا میں پیراتیس افسردہ خاطر سا گھر پر آیا اوسکے آتے ہی
سوسن بہت خوش ہوکر کہنے لگی کہ آپکو کچھہ خوشخبری سنانی ہی
آپ نے ایک ہفتہ کی مہلت پائی ہی اور جسقدر روپئے اوسنے جمع کیئے تھے
دیکر کہا کہ اگر خدا چاہے تو شاید ان روپیوں سے اور روٹی کی قیمت اور
ایک ہفتہ کی آمدنی سے عوض مقرر کرنیکی سبیل ہو جائے یہہ کہکر خوشی کے
مارے اپنے باپ کے گلے سے لپٹ گئی پیراتیس کثرت مسرت کے باعث
کچھہ جواب نہ دیسکا اور سوسن کی یہہ سب باتیں اوسکو خواب وخیال سی
معلوم دیں لیکن مکرر اوس سے دریافت کرنے اور اپنی بی بی اور
لڑکوں کو خوش اور خورم پانیکے سبب شبہہ جاتا رہا

جب دستر خوان بچھایا گیا اور ماحضر حاضر لایا گیا بہت خوشی کے ساتھ بدھے بن نواز کو بھی بلا کر کھانے میں شریک کیا جب کھانا سب کھا چکے پر ائیس نے روپیوں کی تھیلی جو سوسن نے اوسکو دی تھی کھولی اوسمیں چھہ روپیہ اور ایک اشرفی دیکھکر بہت متعجب ہوا اور سوسن سے پوچھنے لگا کہ یہہ خزانہ تمنے کسطرح پایا اوسنے جواب دیا ایمانداری کے ساتھ اسکو میں نے حاصل کیا ہی سوسنہ اوسکی ماں کہنے لگی کہ اِس بات پر تو مجھے پہلے ہی سے یقین تھا لیکن یہہ تو کہو کہ تمنے کیونکر پایا کیا تمنے اپنی پکائی ہوئی روٹیاں بیچکر جمع کیا ہی پر ائیس نے کہا نہیں روٹیوں کی قیمت تو میرے پاس موجود ہی اور پندرہ روپئے اپنی جیب سے نکال کہنے لگا زمیندار کی سرکار سے ابھی پانچروپئے روٹیوں کی قیمت کے آور پانے ہیں حقیقت میں سوسن تو میرے خاندان کی موجب افتخار ہی اور بن نواز سے کہنے لگا کہ ہرچند اپنے فرزندوں کی تعریف غیروں کے سامھنے کرنی خلاف دستور ہی مگر سچ ہمیشہ کہا جاتا ہی اور اظہار میں امر حق کے بندہ مجبور ہی اوسکی خوبی بے اختیار مجھسے تعریف کراتی ہی ہرچند زبان کو روکتا ہوں مگر اوسکی توصیف ہی منہہ سے نکلی جاتی ہی

پھر سوسن سے پوچھنے لگا بتاؤ تو کسطرح یہہ دولت تمکو ملی اور کس وجہہ سے تم کہتی ہو کل کے روز میں فوج میں نہ جاؤنگا بلکہ ایک مدت اور گھر پر رہنے پاؤنگا جو کچھہ ہو سوسن پیاری سب کہدو ان خوشخبریوں کے سننے سے میں اپنے جامہ میں پھولوں نہیں سماتا ہرچند سوسن کا یہہ ارادہ نہ تھا کہ اپنی مرغی اور بھیڑ کی سب واردات اور مس سومرس کی عنایات بیان کرے کیونکہ بعض باتوں کے اظہار میں اپنے منہہ میاں مٹھو بننا پڑتا تھا اور بعض ماجراے گذشتہ کا بیان نوک سنان کی طرح دل میں گڑتا تھا لیکن اپنے باپ کے اصرار سے مجبور ہو کر مختصر سا بیان کرنے لگی جب بھیڑ کا ذکر آگیا سامان رنج کا اوسکے چہرے پر چھا گیا نہایت دردمند ہوئی زبان اوسکی بند ہوئی اوسکے غمگین ہونے سے سب کے سب رنجیدہ ہوئے نہایت کبیدہ ہوئے بین نواز نے جب یہہ سامان رنج کا دیکھا اوسکے دور کرنیکے لیئے بین بجانا شروع کیا

اوس دیہات کی اطراف میں چار پانچ کوس کے فاصلہ مقام منتوسبری میں ایک جلسہ تعلیم مقرر ہو کر اسباب کا اشتہار

دیا گیا تھا کہ جو کوئی شخص اوس جلسہ میں آئیگا اور سب سے اچھا
بین بجائیگا دس اشرفیاں انعام پائیگا اسلیے یہہ بین نواز بھی اوس
جلسے میں جانے اور وہاں پر بین بجانے کے لیئے فاصلہ دور دراز سے
اگر ادس روز اتفاقاً وہاں پر شب باش ہو گیا تھا

اِس جلسے کی خبر بار بیرہ تک بھی اوسکی خادمہ کے ذریعہ سے
پہنچ چکی تھی اور وہ دل سے اِسبات کی تمنا رکھتی تھی کہ کسی سبیل سے
وہاں تک میری بھی رسائی ہو لیکن کوئی تدبیر اوس پُر تزویر کو سوجھتی
نہ تھی جس وقت کہ کیس مختار قصاب سے سوسن کی بھیڑ کے معاملہ
میں گفتگو کر رہا تھا یکایک سر آرتھر زمیندار کا آدمی دعوت کا خط اوسکے
اور بار بیرہ کے نام لیکر آیا بار بیرہ خط دیکھکر نہایت خوش ہوئی اور
اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میرے باپ اور میرے لیئے کل کے واسطے
زمیندار نے دعوت کا خط بھیجا ہی کیا عجب ہی کہ مس سومرس
جب مجھے خوش وضع اور خوش پوشاک دیکھیں تو اپنے ہمراہ
مجھے بھی اوس جلسے میں لے چلیں

خادمہ جس حالت میں مس سومرس نے سوسن کے

مکان پر گئیں اور اوسکے ساتھ تمام بازار میں پھریں تو کیا آپکی اپنی بھی خاطر نکرینگی

باربرہ تو صبح جاکر بزاز کو مع اچھے اچھے قیمتی کپڑوں کے اپنے ساتھ لے آنا تاکہ میں اپنے باپ سے کہکر اپنے لیئے کوئی نفیس کپڑہ خرید کرونگی اور اوسی کو پہنکر زمیندار کے مکان پر چلونگی اس کام کو ضرور کرنا کیونکہ میں اگر اچھی پوشاک پہنکر نجاونگی تو زمیندار کی بہنیں مجھے ذلیل اور حقیر جانینگی اور میں نے اپنے باپ سے یہہ بات بھی سنی ہی کہ جب کسی امیر کے پاس جائیے تو لازم ہی کہ اوسکو کچھہ نذر بھی دکھلائیے اور مس سومرس کی خادمہ بھی مجھسے کہتی تھی کہ وے لوگوں کی نذر بہت خوش ہوکر قبول کیا کرتی ہیں اسلیئے تو علی الصباح سوسن والی مرغی کہ ذات کی بہت اچھی ہی لیجاکر میری طرف سے اوسکو نذر دینا اور دل میں خیال کرنے لگی کہ بیشک مس سومرس نذر پانے اور نفیس پوشاک دیکھنے سے میری بڑی خاطر کرینگی

جب صبح ہوئی باربرہ زیورات مکلف اور لباس پر تکلف سے اپنے تیئں آراستہ کرکے بڑی سج دھج سے اپنے باپ کے ساتھ

زمیندار کے مکان پر گئی پہلے یہہ سمجھی تھی کہ مس سومرس اور لواحق اوسکے اچھی اچھی پوشاکیں پہنے بڑی طیاری سے ہونگے لیکن وہان پہنچکر اپنے قیاس فاسد کو غلط پایا یعنی سواے کتاب وغیرہ اور پڑھنے لکھنے کے چرچے کے اور کچھہ نظر نہ آیا اور چونکہ وسے سب بار سرہ کو ماوب نہ دکھائی دیں بلکہ تذکرہ باغ کی آرایش اور پھولون کی نمایش کا جس سے بہت شوق رکھتی تھیں اوس سے کرنے لگیں اسلیئے وہ زعم بد سے سمجھی کہ یے لوگ اپنی ثروت پر نازان ہیں اور ہر طرح سے میری ذلت کی خواہان ہیں اور غرور کی راہ سے جن باتوں سے کچھہ بھی اوسکو واقفیت نہ تھی اوسکے علم کا دم بھرنے لگی دخل در معقولات بیجا کرنے لگی یہان تک کہ ساری لن ترانی اوسکی کھوگئی باتوں ہی میں اوسکی بیوقوفی سب پر ظاہر ہوگئی سچ ہی جب تک کوئی کچھہ بات نہیں کہتا ہی سب عیب و ہنر اوسکا چھپا رہتا ہی

نصیحت

ہر شخص کو چاہیئے کہ جس امر میں دخل نرکھتا ہو ہرگز اوسمیں

محبت اپني لياقت صرف نہ کرے کيونکہ عدم واقفيت کے اظہار سے
آدمي صرف شرمسار ہوتا ہي مگر بيجا کر اوسکے جاننے کا دعوي کرنے ميں
بہت ذليل اور خوار ہوتا ہي

باربرہ کي گفتگو باوجود کم سني کے واہيات تھي چھوٹا منھہ بڑي
بات تھي آخر کو اوسکي شيخيوں سے سب عورتيں نہايت حيران
اور تنگ ہوئيں اور سب کي سب برخاستہ خاطر ہو فرداً فرداً وہانسے
اوٹھکر باہر چلي گئيں مس سومرس بھي اپني عادت کے موافق
کھانے سے پہلے کپڑہ بدلنے کے ليئے گئي اور باربرہ کي دل لگي کے
واسطے تصويرکي ايک کتاب اوسکے ديکھنے کے ليئے چھوڑ گئي
چونکہ باربرہ کا دل بالکل جلسہ کے خيال ميں لگا تھا اِس باعث اوس
کتاب کے ديکھنے سے کچھہ بھي دل اوسکا نہ بہلا

نصيحت

جو لوگ کسي شي کے حاصل ہونے کي اُميد پر تکيہ کرکے اوسي کا
خيال اپنے دل ميں رکھتے ہيں وے اون چيزوں سے جو بالفعل اونکو حاصل

ہیں کچھ بھی فائدہ اور لطف نہیں اوٹھاتے باربرہ جب مس سومرس
سے باتیں کر رہی تھی دل میں یہہ بھی سوچتی تھی کہ کس سبب سے
مس سومرس نے کچھ ذکر میری مرغی کا جو میں نے نذر دی ہی نہیں کیا
اور حال اوسکا یہہ تھا کہ بیٹی خادمہ باربرہ کی صبح کو اوس مرغی کا
لانا ہی بھول گئی تھی جب مس سومرس دوسرے مکان میں کپڑے
بدلنے گئی بیٹی باربرہ کی خادمہ نے اوسوقت مرغی لاکر مس سومرس
کی خادمہ کو دی اور اوسنے لیجاکر مس سومرس کے حضور میں باربرہ
کی جانب سے اسطرح پر گذرانی جس سے مس سومرس کو یہہ بات
معلوم ہوئی کہ اس نذر میں کوئی امر ایسا ہی جو خادمہ کے مزاج کی
موجب ناخوشی کا ہی اور چونکہ خادمہ صاف طبیعت اور صاف گو تھی
اسلیئے مس سومرس اس خیال سے خاموش ہو رہی کہ وہ خود
اپنی ناراضی کی وجہہ بیان کردیگی اور فی الحقیقت یہہ تصور اوسکا
باطل نہ تھا کیونکہ خادمہ اوسکے قریب آکر کہنے لگی کہ آپ خوب جانتی
ہیں جب تک میں کسی امر کو بہ تحقیق نہیں جانتی ہرگز اوسکو زبان
پر نہیں لاتی ہر چند میں اس مرغی کی نسبت یقینی کوئی بات نہیں کہتی

پر جو کچھ میرے دل میں گذرتا ہی اوسکے بیان میں ہرگز قاصر نہیں ہی
یعنی میں نے قبل اسکے سوسن کو ایک مرغی دی تھی اور جب میں
بغور دیکھتی ہوں تو یہہ وہی مرغی معلوم ہوتی ہی مجھے خوب یقین ہی
کہ سوسن نے فتی المقدور اسکو اپنے سے خوشی سے کے ساتھہ
جدا نکیا ہوگا معلوم نہیں کیا سبب ہوا اگر فرمایئے قلب اپنے بیٹے سے
کہ وہ بیشک جانتا ہوگا اچھی طرح تحقیق کرکے اوسکے حقیقت حال سے
آپکو اطلاع دوں مسس سومرس نے کہا میری دانست میں تو یہہ
سہل ہی کہ بار بره سے تحقیق کرلیا جاسے کیا اگر اوس سے
استفسار ہوگا تو وہ حقیقت واقعی کو بیان نکریگی چونکہ خادمہ
جانتی تھی کہ باربره کبھی سچ نہ کہیگی اسلیئے آہستہ دبی زبان سے
کہنے لگی کہ خیر جانے اوسی سے پوچھہ دیکھیئے
اس اثناء میں دسترخوان بچھا اور سب کے سب کھانے میں مشغول
ہوسے کیس مختار نے موقع پاکر اشارة کنایةً اپنے بھیڑ کے بچے کے نذر دینے کے
ارادہ کو ظاہر کیا سرار تھر نے اوسکے مطلب کو سمجھکر شکر کیا اور
کہنے لگا میرا یہہ قاعدہ نہیں ہی کہ اپنے ہمسائے اور رعیتوں سے

کچھہ نذر لوں کیونکہ اگر میں کوئی مالدار رعیت کی نذر قبول کرونگا تو
غریب رعیت جنکو وسعت نذر دینے کی نہیں ہی اپنے دل میں رنجیدہ
ہونگے حال آنکہ تابعداری میں وے کچھہ اون سے کم نہیں ہیں

جب سب کوئی کھانا کھاچکے مِسس سومرس اور اوسکی بہن
باربرہ کو ساتھہ لیکر صحن خانہ میں ٹہلنے لگیں باتوں بات میں باجے کا
ذکر آگیا باربرہ کہ بہت چالاک اور اپنے باپ کی طرح موقع شناس
تھی تذکرہ جلسے کا جو عنقریب مقام شوزبری میں ہونیوالا تھا
کرسکے اس غرض سے کہ وے اوسکو بھی ہمراہ اپنے لیجاویں
کہنے لگی کہ ہرچند ایک امیرزادی اوس مقام کی رہنیوالی سے
جو میرے باپ کے ملاقاتیوں سے ہی مجھسے خود وعدہ اسبات کا
کیا تھا کہ میں آکر تمکو جلسہ دکھانے کے لیئے لیجاؤنگی لیکن میرے
باپ سے نے باوصف اسکے کہ سواری بھی اوسکے پاس موجود تھی
بسبب بُعد مسافت کے منع کیا یہہ کہا اور مِسس سومرس کا منہ
تکنے لگی چونکہ وہ اوسوقت اور باتوں میں مشغول تھی اسباعث
کچھہ متوجہ نہوئی تھوڑی دیر کے بعد مِس سومرس کہنے لگی کہ تمنے

جو مرغی بھیجی ہے چلو اوسکو دیکھیں باربرہ اِسبات کو اپنی
مطلب برآری کا ذریعہ سمجھکر دل میں خوش ہوئی اور اوسکے
ساتھ مرغی دکھانے چلی مس سومرس نے اوسے دیکھکر بہت
تعریف کی باربرہ اِس امر سے اور بھی زیادہ خوش ہوئی مگر آخر
خوشی اوسکی بہت جلد زائل ہوگئی یعنی اِسی اثناء میں فلپ کوئی
چیز لینے کے لیئے وہاں پر آگیا اور اوس مرغی کو دیکھتے ہی بلا
تامل کہنے لگا کہ یہہ مرغی تو سوسن کی ہے باربرہ اِسبات سے
مارے غصہ کے گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر کہنے لگی کہ سوسن
کی نہیں میری ہے اور میں نے مس سومرس کے نذر کی ہے فلپ
باربرہ کے کلام کو سنکر غصہ سے جل بھنکر پیچ و تاب کھانے لگا

مس سومرس اے فلپ تم کیوں بہت غصہ ہوتے ہو اپنے
ہوش اور حواس کھوتے ہو اسقدر بیتاب ہونا بیفائدہ ہے کہو تو ماجرا کیا ہے

فلپ اگر آپ فرمائیے تو بالکل حالات بلا کم و کاست
اول سے آخر تک گذارش کروں ہنوز اِجازت بیان کرنیکی
نہ پائی تھی کہ باربرہ کے بیچ میں مرغی کا آجانا اور اوسکے اوڑ جانے

سے سوسن کا پچھتانا اور روز کو مرغی کے لانے کے لیئے سب
لڑکوں کا مقرر کرنا اور باربرہ کا انکار اوسکے دینے سے کر کے
تہمت وقت پر تاوان نہ ادا کرنیکی سوسن پر دھرنا سوسن کی بھلائی
باربرہ کی کج ادائی سب کہانی ابتدا سے انتہا تک کہہ سنائی

باربرہ اگرچہ ان سب باتوں سے کمال ڈھٹائی کے ساتھ
منکر ہوئی مگر سچ بات کے جھوٹلانے میں زبان اوسکی لڑکھڑانے
لگی گھبراہٹ کے مارے عرق عرق ہوکر اضطراب کے
دریا میں غوطے کھانے لگی چونکہ باربرہ مہمان تھی اوسکی خاطر
داری کی نظر سے مس سومرس نے لطف سے کہا کہ تم اسوقت
یہاں سے جاؤ جب وہ چلا گیا باربرہ کو فی الجملہ کچھہ تسکین ہوئی
لیکن اسقدر رنجیدہ اور غمگین ہوئی کہ آخر کو مضطرب ہوکر کہنے لگی
اگر سوسن اچھی طرح اپنی مرغی کی حفاظت کرتی تو یہہ نوبت
کیوں پہنچتی

مس سومرس — اگر یہہ مرغی سوسن کو اب واپس دیجائے یقین ہے
وہ حفاظت اسکی بخوبی عمل میں لائے کیونکہ صدمہ رنج کا اوٹھا چکی ہے

اپنی غفلت کا نتیجہ پا چکی ہی مگر کہو فلپ کے ذریعہ سے اسکو سوسنا

پاس بھجوا دوں۔

بار برہ۔ جو آپ مناسب جانیئے کیجیئے زیادہ اس سے تقریر کو طول

نہ دیجیئے مجھسے اب کچھ واسطہ نہیں ہی

تب اوسنے فلپ کو بلا کر مرغی اوسے حوالہ کی وہ بہت

خوش ہوا اور اوسے لیکر سوسن کے مکان کو چلا جب اوسکے

دروازہ پر پہنچا روز کا مرغی کے لیئے جانا اور بے حصول مطلب کے

واپس آنا یاد آیا دل میں کہنے لگا اگر یہہ مرغی روز ہی کے ذریعہ سے

سوسن کو پہنچتی تو خوب تھا یہہ سوچ کر روز کی تلاش کے لیئے

گانوں میں پھرا اور اوس سے ملا مجمع لڑکوں کا بھی جنھوں نے

سوسن کی مرغی کے لیئے روپیئے جمع کیئے تھے روز کے ہمراہ ہوا اور فلپ

بھی پھر شہنا بجاتا اوس گروہ کے ساتھ سوسن کے مکان کی طرف چلا

اس اثناء میں قصاب کا لڑکا فلپ سے آکر کہنے لگا ذرا ٹھہر

جاؤ مجھے بھی تمھارے ساتھ چلنا ہی اور میرے باپ کو تمسے کچھہ

کہنا ہی یہہ کہکر کڑی کمان کے تیر کی طرح جلدی سے اپنے مکان

پر گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں قصاب سوسن کے بھیڑ کے بچے کو لیکر آپہنچا اوسکو دیکھتے ہی روزا اور سب لڑکے بہت خوش ہوئے قصاب کہنے لگا اگرچہ تمام دنیا کی نعمتیں مجھے ملتی ہوں تو بھی کیس مختار کی طرح ہرگز بیرحمی نکروں ہرچند میں قصابوں کا پیشہ کرتا ہوں اور خلق کے کھانے کے لیئے جانوروں کے حلق پر چھری دھرتا ہوں لیکن وہ سنگدل مختار جلاد منش بیآزار تو بیفائدہ غریبوں کے گلے کاٹتا ہے فکر کی طرح لوگوں کا ہوجاتا ہے دیکھو جب سے پیرائیس کے ساتھ اوسکو عداوت ہوگئی ہے کیا اوسکے خون کا پیاسا ہو رہا ہے اب تملوگ اس بھیڑ کے بچے کو لو اور سوسن کے پاس پہنچا دو اگر میں خرید اور فروخت سے بازار کے فرصت پاتا تو اب تک کبھی کا اسے سوسن پاس پہنچا آتا پر جب تک یہ بھیڑ میرے پاس تھی خبرگیری اسکی ہر طرح سے ہوا کی الغرض سب لڑکے اوسکو لیکر شکر گذار ہوتے اور بہت خوشی کے ساتھ وہانسے آگے چلے روزکا باپ اپنی دوکان پر کھڑا تھا جب ایک ہجوم لڑکوں کا دیکھا کہ بھیڑ کے

بچے کو لئے جاتے ہیں اور سب حال دریافت کیا مسرور ہو کر ایک
نفیس فیتہ اپنی دوکان سے نکال کر لڑکوں سے کہا کہ لو اسکو بچے
کے گلے میں باندھ دو

سوسن کہ اپنے مکان میں بیٹھی سوزن کاری کر رہی تھی
یکایک آواز باجے کی اوسکے کان میں پڑی کام کو چھوڑ کر باجہ
سننے لگی دیکھتی کیا ہی کہ ایک غول لڑکوں کا اوسکے مکان کی جانب
باجہ بجاتا اور خوشی کرتا چلا آتا ہی جبکہ اپنے دوستوں کی شباہت
اون لڑکوں میں پائی فوراً مکان سے باہر نکل آئی سبھوں نے
پہلے ہی سے مرغی اور بھیڑ کو اس خیال سے کہ سوسن دور سے
نہ دیکھ لے اور جب قریب پہنچیں دونوں ایک ساتھ اوسے دیں
غول کے بیچ میں کر کے چاروں طرف اوسکے حلقہ باندھ
لیا تھا جب سوسن کو باہر نکلتے دیکھا تو اس لحاظ سے کہ وہ بھیڑ کے
بچے کی آواز بھی نہ سننے پائے فلپ نے باجے کو باواز بلند
بجانا شروع کیا

جب سوسن قریب پہنچی لڑکوں نے غول برہم کر دیا اور

فلپ نے بھي باجہ بجانا موقوف کیا سوسن اپني مرغي اور بھیڑ کے
بچے کو یک بیک دیکھتے ہي اسقدر متعجب ہوئي کہ اپنے پہچانے پر
مطلقاً اعتماد نلائي جبکہ بغور اوسنے دیکھا اور اپني شناخت پر اوسے
اطمینان ہوا بے اختیار بھیڑ کے بچے سے لپٹ گئي اور روکر کہنے لگي
اي پیارے بچے جس دم میں تجھسے جدا ہوئي مورد رنج و بلا ہوئي جو
کچھ گذرا دل پر سہہ لیا لیکن ایک قطرہ بھي آنسو کا آنکھوں سے
بہنے ندیا کیونکہ میں نے صرف اپنے ماباپ کي راحت رساني کے لیئے
تجھے جدا کیا تھا ورنہ کبھي نہ چھوڑتي رشتۂ الفت نہ توڑتي اور اپنے
دوستوں اور ساتھیوں کي بہت سي شکر گذاري کرنے لگي اور
کہنے لگي کہ میں نے اپني دونوں کھوئي ہوئي چیزیں پائیں اب میرے
باپ اگر ایک ہفتہ اور مکان پر ٹھہر جائیں اور ما بھي میري اچھي ہو
جائیں تو اس جہان میں مجھسا خوش نصیب کوئي نہوگا

سوسن اور سب لڑکے کھڑے ہوئے آپسمیں باتیں کر رہے
تھے لیکایک کیس مختار اپني لڑکي باربرہ کو ہمراہ لیئے زمیندار کے
مکان سے اوسي راہ گھر کو جاتا تھا جب اوس جگہہ پہنچا کہنے لگا

ہنٹ جاؤ غل نہ مچاؤ تملوگ کیا سٹرک پر اڑے ہو بھیڑ لگائے
کھڑے ہو اور جب بھیڑ کے بیچ کو دیکھا ہوش کھو گیا رنج اوسکا
تازہ ہوگیا ہرچند چاہا خوشی کی صورت بنائے رنج کو اپنے چھپائے
لیکن یہہ اوس سے ہو نسکا غم کو کھو نسکا اور جب باربیرہ نے
مرغی کو دیکھا دامن سے اپنا منہ چھپا لیا تا سب لڑکے جن سے
وہ نفرت رکھتی تھی اوسے نہ دیکھیں اور اوسکا چہرہ دیکھکر
نہ ہنسیں پوشاک جو اوسنے بڑے تکلف سے بنائی تھی وہ
اسی کام آئی کہ اوسی سے اپنا منہ چھپایا بیحیائی کا برقع بنایا
روز کہنے لگی مجھکو اسوقت بڑی خوشی حاصل ہوئی باربیرہ مرغی کے
مقابل ہوئی فلپ نے کہا ہاں یقین ہے کہ اب وہ تملوگوں کے اس
بہار کے میلے کو جلد نہ بھولیگی سوسن ہنسکر کہنے لگی وہ چاہے
سہو کرے یا یاد رکھے میں تو عمر بھر تملوگوں کی نیکیاں نہ بھولونگی
اور اب کہ میں نے اپنی مرغی واپس پائی لازم تھا کہ اون روپیوں
کو جو تملوگوں نے مجھے عنایت کیے ہیں واپس دوں سب لڑکے
کہنے لگے نہیں نہیں روپیہ ہملوگ واپس نہیں چاہتے مناسب ہے کہ

کہ وہ تمھارے باپ کو دیا جائے تاکہ اونکے کام میں آئے
سوسن نے کہا خیر تملوگوں کے احسان کا بار میری گردن پر
تو ہی ہے اسوقت میں روپیوں کو بھی اپنے باپ کے لیئے رکھ
لیتی ہوں شاید کبھی معاوضہ اسکا مجھسے ہو سکے فلپ نے
کہا روپیہ اور معاوضہ کا کچھ ذکر نکرو اسبات کو اب تم جانے دو
اور سبھوں کی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگا بہتر ہے اب ہملوگ
اپنے اپنے گھر چلیں مرغی اور بھیڑ کے بچے کو سوسن کے پاس
چھوڑ دیں سب لڑکے اوسکے کہنے کے مطابق اپنے اپنے گھر گئے
روز اور فلپ یہ دونو ٹھہر گئے سوسن نے جب اپنے بھیڑ کے
بچے کو پایا خوش ہوکر اپنے ہاتھوں سے اوسکو کھلانا شروع کیا
بچہ تو سوسن کے ہاتھوں کھا رہا تھا اور فلپ مرغی کی سب سرگذشت
سنا رہا تھا اس اثناء میں سوسن نے چاہا کہ مرغی کو پر قینچ کر ڈالے
تاکہ پھر کبھی اوڑ نہ جائے اور ایسا رنج اور تردد پیش نہ آئے
فلپ نے کہا لاؤ میں اسکو پکڑے رہوں اور تم اسکے پر
کو کتر ڈالو چنانچہ سوسن نے اوسی طرح پر مرغی کے

پروں کو کاٹ ڈالا فلپ کو اپنی ما کا کوئی پیام جو سوسن کی ما سے
کہنے کے لیئے اوسنے کہا تھا یاد آیا اور فوراً اوسکے پاس جاکر اوسے
پہنچایا اور سب حال مرغی کا پھر شروع سے کہہ سنایا اس اثنا رمیں
پرائس مکان پر آیا اور اوسکے استفسار پر پھر فلپ نے سارا
سب قصہ بیان کیا وہ بھی یہہ حال سنکر بہت خوش ہوا بعد اسکے
سوسن کی ما نے فلپ سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ بیفائدہ
دیر نہ لگاؤ فلپ سوسن کے باغ سے ہوکر اپنے گھر جاتا تھا دیکھا
کہ باربرہ مطابق اپنے معمول کے کھڑکی پر بیٹھی اسطرف تک
رہی ہی اسکو شبہہ ہوا کہ میں سوسن کے باغ کا دروازہ کھول
تو نہیں آیا ایسا نہو کہ دروازہ کھولا رہے اور مرغی اوسکی پھر باربرہ کے
باغ میں جائے اور دشمن کے قبضہ میں آجائے اسلیئے واپس آیا اور دیکھا تو
دروازہ باغ کا بند پایا

اگرچہ سب حقیقت مرغی کی ظاہر ہونے سے باربرہ کمال
رنجیدہ اور حیران ہوئی لیکن اپنے قصورات پر کچھہ نہ پشیمان ہوئی
اور اپنی شرارت اور سفلہ پن کے ظاہر ہو جانے سے ہرچند

جھنجھلائی مگر اپنے قصور کے رفع کی کچھ خواہش کر کے راستی پر نہ آئی بین نوازوں کے جلسے میں جانے کی تمنا اوسکے دل میں سمائی تھی بیٹی اپنی خادمہ سے جو اوسکی محرم راز تھی کہنے لگی جو کچھ آج زمیندار کے مکان پر گذرا وہ تو نے سنا ہوگا خیر اگر سوم مجھکو جلسہ میں نہ لیجائینگی تو میں نے اپنے جانے کی دوسری تدبیر سوچ رکھی ہی میرے باپ کا تو یہہ قول مشہور ہی کہ ایک کمان میں دو چلا رکھنا ضرور ہی کیا خوب یہہ مثل ہی میرا تو ہمیشہ اسی پر عمل ہی

چند افسران فوج سے جو مقام شور بری میں رہتے تھے کیس مختار نے ملاقات کی تھی اور وجہہ یہہ ہوئی کہ اون لوگوں سے اور کسی سوداگر سے تکرار تھی اور اوسنے اون افسروں پر ارادہ نالش کرنے کا کیا تھا مختار نے افسروں سے ملاقات کر کے یہہ بات کہی تھی کہ اگر نوبت نالش کی پہنچیگی تو میں تمھارے مقدمہ کو سرسبز کرا دونگا پس وے لوگ اوسکے اقرار پر تکیہ کر کے اس خیال فاسد سے کہ وہ عمداً

کا خرچہ وہ بھی لیگا اوسکی ظاہرا خاطرداری بہت سی کرتے تھے منجملہ
اونکے اسٹر اسپی نامے ایک افسر کی شادی بھی ہو گئی تھی
اوسنے اپنی بی بی سے یہہ بات کہدی تھی کہ تم باربرہ کی خاطرداری
کرنا چنانچہ باربرہ سنے جلسے میں جاسنے کے لیئے اوسی بی بی کو
ذریعہ ٹھہرایا تھا اور اپنی خادمہ سے کہا کہ آج کے روز مس اٹر اپسی
اور سب فوج کے افسر شوز بری سے میرے مکان پر دعوت
کھانے کے لیئے آئینگے اور چونکہ مس اٹراسپی سنے مجھسے کہا تھا
کہ میں بغیر شہد کے کھانا نہیں کھاسکتی اسلیئے تم شہد ضرور
موجود رکھو

خادمہ اگر یہی حال ہے تو کل کے روز یہہ دعوت اوسکے حق میں
عداوت ہو جائیگی مکان میں شہد تو نام کو بھی نہیں ہے وہ کہاں سے
پائیگی اور کیونکر کھائیگی

باربرہ کیا کہیں سے مل نہیں سکتا

خادمہ میری دانست میں تو اس جگہہ پر نہیں بکتا

باربرہ ہنسکر کہنے لگی نہیں رہی نہیں کیا یہاں پر کہیں مانگے بھی نہیں ملتا

سوسن کی مکھیون کا چھتہ کیا تجھے بھول گیا کل صبح تو سوسن کے پاس جانا اور میری طرف سے مس ازترا سپی کے لیئے تھوڑا سا شہد مانگ لانا

خادمہ علی الصباح باربرہ کے کہنے کے مطابق سوسن کے پاس شہد کے لیئے گیی لیکن چونکہ سوسن کی ما کو شہد سے بہت رغبت تھی اسلیئے اوسنے تھوڑا ہی سا دیا جب باربرہ نے دیکھا سوسن کو نام رکھنے لگی اور کہنے لگی کہ وہ منحوس کنجوس بڑی مکھی چوس ہے میں خود جاتی ہوں تھوڑا سا اور مانگ لاتی ہوں تو بھی میرے ساتھ چل اور اپنی قسم جو کبھی پیتے دم سوسن کے مکان پر پھر نہ آنے کے لیئے کھائی تھی خود غرضی سے بھولا کر سوسن کے مکان پر گیی اور اوس سے جسکی خرابی اور بربادی کے واسطے بانا باندہا تھا منت سے کہنے لگی کہ مجھپر مہربانی کیجئے تھوڑا سا شہد مس ازترا سپی کے لیئے اور بھی دیجئے ایسے ہی مواقع میں ہمسایوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی واجب اور لازم ہی اور خادمہ بھی کہنے لگی بیشک حق ہمسائے کا یہی ہے

سوسن اگرچہ فیاض تھی اور جس سے محبت رکھتی تھی اوسکے
ساتھ حتی المقدور سلوک بھی کرتی تھی مگر اسقدر بھولی نہ تھی
کہ چاپلوسی میں کسی دغاباز اور مفتری کے اخلاق کے
ساتھ پیش آکر جواب دیا افسوس ہے کہ میرے پاس اسقدر شہد
نہیں ہے کہ اور دے سکوں باربرہ یہہ سنکر یہاں تک غصہ ہوئی کہ
حواس خمسہ اوسکے منتشر ہوئے پیچتاب کھانے لگی
سخت باتیں سوسن کو سنانے لگی سوسن نے بردباری سے
اوسکے غصہ پر کچھ خیال نکر کے خاموشی اختیار کی آخر کو باربرہ
باواز بلند کہنے لگی کہ خوشی یا بجبر جسطرح تم دوگی شہد میں ضرور
لونگی مناسب اور بہتر یہی ہے کہ دیر مت کرو خوشی سے دے دو
چپ کیوں ہو رہی ہو ہٹ یا نیست کچھ منہ سے بولو کیوں نہیں
ٹکڑا شہد کے چھتے کا جو بڑا ہی دے دیتیں

سوسن اوسکو میں نہیں دے سکتی وہ تو میری ۰ کے کھانیکے لئے رکھا ہے

باربرہ کیا نہیں دے سکتی دیکھیں تو کسطرح نہیں دیتی یہہ کہکر
ہاتھ بڑہا کر چاہا کہ اوس چھتہ کے ٹکڑے کو اوٹھالے ناگاہ ہاتھ

اوسکا مکھیوں کے چھتہ پر جو قریب اونکے تھا لگ گیا اور سب مکھیاں باربرہ کی جانب اوڑیں بہتی خادمہ اوسکی ڈر سے چلا کر بھاگی اور سوسن ایک درخت کی اوٹ میں کھڑی ہو بآواز بلند باربرہ سے کہنے لگی کہ آپ مکھیوں کو نہ چھیڑیں خاموش کھڑی رہیں تو یقین ہی وے نہ کاٹیں مگر باربرہ سے کب نچلے رہا جا سکتا تھا مکھیوں کو ہاتھوں سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ سب مکھیاں اوسکے منہ اور تمام بدن میں لپٹ گئیں باربرہ گھبرا کر دونوں ہاتھوں سے منہ اپنا پیٹنے لگی ایک تو مکھیوں کے کاٹنے اور اوسپر منہ کے پیٹنے سے تمام بدن خصوصاً چہرہ اوسکا پھول کر کندہ ہو گیا آخر کو بدحواس ہو زمین پہ گر پڑی سوسن اور بہتی اوسکی خادمہ نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور مکان پر اوسے پہنچا دیا خادمہ اپنی صفائی جتانے کے لئیے باربرہ سے کہنے لگی کہ تمکو غیر کے مکان پر اسطرح زیادتی کرنی لازم نہ تھی دیکھو کیا ماجرا حیرت افزا ہی کہ قصور تو تم سے ہوا ہی پر جب تمھارے باپ یہہ سب حال سنینگے مجھی کو نکالدینگے

باربرہ جاہے وسے تجھے اکتالیس یا رہنے دیں مجھسے کیا واسطہ ہی مجھکو تو اپنی عمر بھر میں ایسا درد کبھی نہیں ہوا ہی بتاؤ تو علاج اسکا کیا ہی خیر درد کا بھی کسیطرح سہہ لینا گوارا ہی لیکن جو تمام بدن خصوصاً چہرہ کیسے کی طرح پھول اوٹھا ہی اسکے پچکنے کا کچھو کوئی چارہ ہی کون سی تدبیر عمل میں لاؤنگی اور کسطرح مس ازٹر اسپی کو جو آج دعوت کھانے آئینگی منہ اپنا دکھاؤنگی اور اب کل کے روز مہمان نوازوں کے جلسے میں جسکی تمنا مدت سے رکھتی تھی کیونکر جاؤنگی

خادمہ اب وہاں جانے کی اُمید تو ہرگز نرکھو یہہ خیال فاسد اپنے دل سے دور کرو کیونکہ یہہ آماس تمھارے چہرے کا ایک ہفتہ سے کم میں نہ اوترلیگا اسوقت اِن باتوں کے رنج کا کیا ذکر ہی مجھکو تو اسی امر کی بڑی فکر ہی کہ جب تمھارے باپ اگر تمکو اس حالت میں پائینگے تو مجھسے معلوم نہیں کسطرح پیش آئینگے الغرض اِسی طرح کی باتیں باربرہ اور اوسکی خادمہ آپسمیں کر رہی تھیں اور ایک دوسرے پر قصور کا الزام دھر رہی تھیں سوسن ٹھہرنا وہاں پر مناسب نجانکر رخصت

ہو چلی پر عجب واردات ہوئی کہ مکان سے نکلتے ہی کیس مختار سے ملاقات ہوئی

کیس مختار اس مرتبہ بھی پہلی ملاقات کی مانند زمیندار کے مکان سے کچھ خوش نہ آیا کیونکہ جسقدر سر آرتھر اور مس سومرس بہ نسبت پرائیس اور سوسن کے گفتگو درپیش آئی اوسکی طرز تقریر سے یہہ دہشت دل میں سمائی کہ پرائیس اور اوسکے خاندان کی عداوت سے مبادا کھیل میرا نہ بگڑ جائے اور زمیندار کے نذر قبول نہ کرنے کا بھی صدمہ اوسکے دل پر تھا سمجھا کہ اگر خدا نخواستہ سوسن کے بھیڑ کے بچے کا حال زمیندار پر ظاہر ہو جائیگا مجھپر خرابی لائیگا سب قلعی میری کھل جائیگی ایک بلائے ناگہانی سر پر آئیگی مصلحت یہی ہے کہ پرائیس اور سوسن سے صورت اتفاق کی پیدا کیجیے اور جسقدر جلد ممکن ہو تذکرہ ہی اسبات کا موقوف کرا دیجیے

اسی لحاظ سے جب سوسن کو اوسنے دروازہ پر دیکھا باوجود بگاڑ کے بناوٹ سے ہنس دیا اور کہنے لگا کہ سوسن اسوقت

تمھاري ملاقات سے مجھکو کمال خوشي حاصل ہوئي اپني ماکے مزاج کا حال تو کہو وہ اب کيسي ہيں اگر ميرے مکان ميں کوئي چيز اونکے مفيد ہو تو اوسکو بلا تامل ليجاؤ اور بار بره کو پکار کر کہنے لگا ادہر آو سوسن سے بات چيت کرو جبکہ بار بره نے کچھ جواب نديا وہ خود اوسکے پاس چلا دروازہ کمرے کا جب کھولا ديکھا کہ تمام بدن اور منہ پر اوسکے آماس ہے اور درد کے مارے پڑي نہايت بدحواس ہے يہہ حال ديکھکر بہت متعجب ہوا اور دريافت حال کرنے لگا خادمہ کہ وہاں پر موجود تھي فوراً اپنے طور پر بيان کرنے لگي مگر کوئي بات وہ پوري کہنے نہ پاتي تھي کہ بار بره اوسکے کلام کو قطع کرتي جاتي تھي مختار جب بالکل حال سُن چکا خفا ہوکر خادمہ کو تو اوسيدم گھر سے نکال ديا اور اپني لڑکي کے کچھ غصہ اور کچھ بناوٹ سے برہم ہو کہنے لگا کہ جس حالت ميں سوسن نے مہرباني کرکے تھوڑا ساشہد ديا تھا اوسپر تو نے کيوں قناعت نکي اور زبردستي سے کيلئے اور شہد لينے کا ارادہ کيا شايد تو سمجھتي ہے کہ مجھميں بڑا زور ہے واہ کيا خوب

اري نادان بھیکھ اور پچھو رہی یقین جاننا کہ میں تمھاري ایسي واہیات حرکاتوں کو کبھي نہ پسند کرونگا سوسن باربرہ کي جانب سے التجا کرنے لگي مختار بہ آہستگي باربرہ سے کہنے لگا دیکھو باوجود تمھاري شرارت کے سوسن تمپر کسقدر مہرباني کرتي ہیں اور سوسن کي جانب مخاطب ہو کہہ اوٹھا کہ بیشک تم اوروں پر بھي ایسي ھي مہرباني رکھتي ہو خیر تمھاري خاطر سے میں باربرہ کے سب قصورات معاف کرتا ہوں سوسن نے شکر ادا کیا لیکن چونکہ بھیڑ کے بچے کي کیفیت بھولي نہ تھي اسلیئے اوسکے دم میں نہ آئي اور جلد رخصت ہو کر اپنے مکان پر چلي گئي مختار نے جب دیکھا کہ سوسن ایسي سادہ لوح نہیں ہے کہ دھوکھا کھاوے میري دمبازي میں آجاوے تب اوسنے پیرائیس سوسن کے باپ کے ساتھہ موافقت پیدا کرنیکا ارادہ کیا حالانکہ بخوبي جانتا کہ وہ بھي خشک ایماندار آدمي ہے اور چاپلوسي کي باتوں سے ہمیشہ اوسکو نفرت رہا کرتي ہے جب میں نو ازون کے جلسے کا دن آگیا باربرہ نے ہرچند بہت سي تدبیریں کیں مگر مس ازنر آپکي

ساتھ وہاں پر پہنچا سکی شام ہوتے ہی بہت سے امُرا
جلسہ میں شریک ہوئے اسقدر وہاں پر مجمع آدمیوں کا ہوا
کہ مکان سارا بھر گیا سب بین نواز جو اطراف سے بطمع انعام
پہنچے تھے آکر جمع ہوئے اونمیں وہ بڈھا بین نواز بھی تھا اور چونکہ
کپڑے اوسکے بالکل پھٹے اور پُرانے تھے اس لیئے لوگ
اوسے حقیر جانتے تھے سب اہالیان جلسہ کی تجویز سے چند اشخاص
ہر ایک کے بجانے کے حسن اور قبح کی تشخیص کرنیکے لیئے
منتخب ہوئے منجملہ اونکے دونوں بہنیں سرآرتھر کی بھی تھیں اور
سرآرتھر کے ہاتھ میں انعام کی اشرفیاں تھیں جب بین
بجنے لگی سب کے سب خاموش ہوکر سننے لگے اور بین نوازوں نے
فرداً فرداً اپ بجایا وہ سماں جمایا کہ ایک کی دوسرے سے
تمیز نہو سکی اور اہل جلسہ سمجھے کہ سب کے سب انعام پانے کا
استحقاق رکھتے ہیں جب ضعیف بین نواز نے سب کے
آخر میں بجانا شروع کیا ٹھاٹھہ اور سُروں کو درست کرکے
ایسی بین بجائی کہ سننے والوں کے ہوش کھو گئے سب کے سب

محو ہوگئے جب تک وہ بجاتا تھا جو اس سننے والوں کا اوڑا جاتا تھا
جب بجا چکا چند لمحہ تک سب کے سب دنگ تھے سکتے کے ڈھنگ
تھے جب طبیعت سبھوں کی خورسند ہوئی صدا واہ واہ کی ہر طرف
سے بلند ہوئی جو لوگ منصف اسبات میں بدسے گئے تھے
متفق القول ہوکر کہنے لگے کہ بیشک اسی شخص نے سب سے
اچھا بجایا ہی اور بہر صورت یہی مستحق انعام کا ہی

یہہ گیت جو اوسنی بجایا اور سبھوں کو پسند آیا اور اوسکے
ذریعہ سے اشرفی پائی اوسی کا بنایا تھا سبھوں نے اوس
درخواست اس امر کی کی کہ مہربانی کیجئے اور اس گیت کے
بول ہملوگوں کو لکھا دیجئے الغرض وہ لکھا نے پر راضی ہوگیا
اور مس سومرس اوسکو لکھنے لگی بین نواز نے کہا کہ اس
گیت کا نام سوسن کی گریہ وزاری بھیڑ کے بچے کے فراق
میں ہی مس سومرس لکھتے وقت اپنے بھائی کی طرف
بھی دیکھتی جاتی تھی جب وہ لکھ چکی سر آرتھر نے اوس بین نواز
کو کنارے لیجاکر کچھ باتیں دریافت کیں جس سے بالکل سوسن کے

بھیڑ کے بچے کی حقیقت اور کیس مختار کی زیادتی اور شرارت
ظاہر ہو گئی مختار بھی گیت لکھاتے وقت اوس جگہ کھڑا تھا جب
کبھی سر اٹھا کر اوسکی طرف دیکھتا خوف سکے مارے اوسکے
چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا لیکن جب اوسنے گیت کا نام
سوسن کی گریہ وزاری بچے کے فراق میں سنا وہاں سے
پیچھے ہٹا اور غایب ہو گیا

جب بین نواز نے دس اشرفیاں انعام پائیں وہاں سے
رخصت ہو ایک شخص کے مکان پر جا کر کاغذ قلم دوات لیا اور
اپنے لڑکے سے جو ہمراہ تھا ایک خط پیرائیس کے نام لکھوا کر
بعجلت ڈاک پر روانہ کیا دوسرے روز صبح کو جب پیرائیس
کاشتکار اور سوسنہ اوسکی بی بی اور سوسن بیٹھے سوچ
رہے تھے کہ مہلت ایک ہفتہ کی بھی اب قریب الانقضا ہی پر
ابھی تک عیوضی دینے کے لیئے روپیہ کہیں سے نہیں ملا ہی
دیکھا چاہیئے کیا تقدیر میں لکھا ہی اور خواہش خدا کی کیا ہی اسی
اثناء میں کسی شخص نے دروازہ پر آکر آواز دی سوسن باہر نکل آ

ڈاک کے ہرکارے نے خط اوسے حوالہ کرکے کہا کہ یہہ خط
تمہارے باپ کے نام کا ہی لو اور محصول اسکا مجھے دو جب انیس نے
جب یہہ بات سنی بہت متعجب ہوکر کہنے لگا کیا یہہ خط میرے نام کا ہی
اے کون شخص اس جہان میں ہی جو مجھے خط لکھے خیر بہرحال محصول تو
اور خط کو دو جب یہہ خط لیکر کھولا اور نام کاتب کا تمہارے احسانمند
دوست تو تو ان پڑہا اور زیادہ حیران ہوا کہ یہہ کس شخص کا نام ہی
اور ایک کاغذ موڑا ہوا اوسمیں ملفوف دیکھکر کہنے لگا کہ یہہ کیا ہی کوئی
گیت معلوم ہوتا ہی شاید کسی نے مجھے بیوقوف تصور کرکے
دل لگی تو نہیں کی ہی خیر خط کو پڑھ لوں بعد اسکے آپ ہی سب حال
معلوم ہو جائیگا جب خط پڑہا اوسمیں یہہ لکھا تھا

خط کا مضمون

اے میرے دوست عزیز مجھے یقین ہی کہ میری خوش نصیبی آج
کی شب کی سنکر آپ بہت مسرور ہونگے میں نے دس اشرفیاں

انعام پاتی ہیں اور یہہ گیت جو خط میں ملفوف کر کے آپ کے پاس
بھیجتا ہوں اسے جب پڑہینگے معلوم کرینگے کہ میرے اس انعام پانے
کی باعث سوسن آپ کی نیک لڑکی ہی اور چونکہ میں آپ کے مکان
پر مہمان رہا ہوں اس سبب سے کسیقدر آپکے خاندان کا حال جانتا ہوں
مجھے امید ہی کہ آپ نہ بھولے ہونگے جب آپ سوسن کے جمع کیئے
روپیوں کو گن رہے تھے اوسوقت میں بھی وہاں پر موجود تھا
اور جس لیئے وہ روپیہ جمع کیا گیا تھا اوسکو بھی میں نے
اوسیوقت سنا تھا اور یقین ہی کہ شاید آپ ابھی تک کل روپیہ
اپنے عوض جان سنپسن کو دینے کے لیے جمع نہ کر سکے ہوں
اسلیئے میں آپکو تکلیف دیتا ہوں کہ نوٹ تعدادی پانچ اشرفی کا
جو گیت کے کاغذ میں لپٹا ہوا ہی قبول کیجئے اگر آپ مجھے آزمائنگے
تو کیس مختار کی طرح سخت قرضخواہ نپائینگے جب کبھی آپ سے ہو سکیگا
دیجیگا اور اگر شاید نہو سکے تو مجھکو متقاضی نہ قرض کیجئیگا سال آئندہ
اسی ایام میں پھر کر جب آؤنگا آپسے ملاقات کرونگا اور یہہ گیت سوسن
اور سب لڑکوں کو بجا کر سناؤنگا اور اپنی جانب سے آپکو

اطمینان حاصل ہونیکے لیئے مناسب ہی کہ میں اپنے حال سے
بھی مجملاً آپکو آگاہ کردوں یعنی جسطرح میں ظاہر میں غریب معلوم
ہوتا ہوں درحقیقت میں نہیں ایسا ہوں لیکن میرے سفر کرنیکا
یہی حال ہی اور یہہ طریقہ فائدہ سے مالامال ہی اسیطرح دنیا اور
اوسکے باشندوں کے چلن اور رویہ دیکھکر ایسا تجربہ حاصل کرتا ہوں
کہ اگر سفر میں اپنی وضع امیروں کی سی بناؤں تو اسقدر فائدہ
ہرگز نہ اوٹھاؤں بہت لوگ ایسے ہیں کہ میرے ہی طریقے کو
پسند کرتے ہیں اور حتی المقدور اپنے سلوک سے تم سے نیک
آدمیوں کو احسانمند کرتے ہیں زیادہ نیاز تمہارے احسانمند
دہینت اوبوان

سوسن نے مطابق اپنے باپ کے کہنے کے جب گیت کے کاغذ
کو کھولا اور نوٹ کو نکالا دیکھا کہ گیت کا نام سوسن کی کدبہ دنداری
بھیڑ کے نیچے کے فراق میں لکھا ہی بہت متعجب ہوکر وہ اور
اوسکی ماں دونوں ملکر پڑھ رہی تہیں کہ کسی نے دروازے پر
آواز دی باہر آکر دیکھا تو سرآرتھر اور اونکی بہنیں ہیں اور وے

لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ پرائیس کی عوضی کو دینے
کے لیئے روپیہ قرض حسنہ دیویں لیکن ادنھوں سنے بین نواب کے
اشرفیاں بھیجنے کا حال جب سنا اپنے ارادے کو سود مند نہ پایا
سر آرتھر نے پرائیس سے کہا کہ جو میں یہاں تک آچکا ہوں
بہتر ہی کہ ایک کام جو تم سے متعلق ہی اوسکا تصفیہ کرتا چلوں تم میرے
ساتھ آؤ ایک قطعہ زمین جسپہ سڑک نکالنی مجھے منظور ہی تمہیں
دکھادوں چنانچہ پرائیس کو لیجا کر وہ زمین دکھائی اور کہنے لگا
دیکھو میں ارادہ سڑک نکالنے کا اپنے ہوا کھانے کے واسطے
رکھتا ہوں اور یہہ قطعہ زمین کا بیچ میں آجاتا ہی

پرائیس — اگرچہ یہہ زمین میری ہی بے شک ہی مگر امیدوار ہوں
کہ آپ مجھکو ایسے آدمیوں میں شمار نہ کیجیئگا جو ایسے ایسے خفیف امورات
میں حجت اور تکرار پیش لاتے ہیں اور محض بیفائدہ لڑائی اور فساد
بڑہاتے ہیں یہہ بات میری ذات سے دور ہی مجھکو ہر صورت آپکی خوشی منظور ہی

سر آرتھر — میں سنے تو سنا تھا تم بڑے فسادی ہو اور اب
جو تمکو دیکھا معلوم ہوا کہ وہ خبر بالکل غلط تھی

پرائیس   یہہ وہم تکیئے ہیں تو آپکی ضرورت دیکھکر اُوروں
کی طرح یہہ کبھی نہیں چاہتا کہ اِس زمین کے ذریعہ سے زیادہ
نفع اوٹھاؤں بلکہ یہہ زمین آپ ہی کی ہی اور آپکو اختیار ہی
کہ کوئی دوسرا قطعہ اسی قیمت کا دیجیئگا یا جسطور پر اور جو
آپکو منظور ہو کیجیئگا مجھکو کچھہ عذر نہیں ہی سر آرتھر نے تھوڑے
تامل کے بعد کہا میں نے سنا ہی تمھارے پٹہ میں کوئی نقص
عظیم ہی اور اسکا ذکر میں نے پہلے تمسے اس خیال سے نہیں کیا
کہ شاید تم یہہ سمجھو کہ مجھے دباکر یہہ زمین لیا چاہتے ہیں لیکن بتاؤ
تو اوسمیں کیا نقص ہی

پرائیس   سچ تو یہہ ہی اور سچ ہی ہمیشہ کہنا اچھے آدمیوں کا
کام ہی کہ نقص جو لوگ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کس جانور کا
نام ہی اور میری دانست میں اوسکو ایک غلطی کہنی چاہیئے
اور یہہ آپ خوب جانتے ہیں کہ کوئی بشر غلطی عمداً نہیں کرتا
اور میرے نزدیک واجب تو یہہ ہی کہ جب غلطی کہیں پائی جائے
تو جس سے غلطی ہوئی اوسی شخص سے بنوائی جائے

لیکن کیس مختار کہتا ہی کہ یہ ضابطہ نہیں ہی اسلیئے میں کچھہ کہہ
نہیں سکتا جس شخص نے میرے پتہ کی تشخیص لکھی ہی اوسنے
اوسمیں غلطی کی ہی اگر اوسکی غلطی پر میرا ہی نقصان جائز رکھا
جائے تو پھر اس سے کیا چارہ ہی آپ کے رشتہ دار سابق
زمیندار کا ایک کاغذ بطور یادداشت کے لکھا ہوا میرے پاس موجود ہی
اگر فرمائیں تو آپکی اطمینان کے لیئے اوسکو دکھلائیں اوسکے دیکھنے
سے غلطی پتہ کی ظاہر ہو جائیگی اور یہ شبہہ بھی آپ کے
دل سے جاتا رہیگا بیشک مختار کہتا ہی کہ تمہارا پتہ کوئی کام کا نہیں ہی
اور عدالت میں کچھہ اعتبار اوسکا ہوگا لیکن میں تو عدالت کے
قاعدے سے محض ناواقف ہوں صرف اسقدر جانتا ہوں کہ
کہ میں بر سر حق ہوں اور سب مقدمات اور ہر حالات میں
ایمانداری اور راستی ہی کام آتی ہی اسباب میں سے مجھے اور
کچھہ کہنا نہیں ہی

سردار بھر   کیس مختار جب کہ ذکر تمنے بار بار کیا معلوم ہوتا ہی کہ
تمسے عداوت رکھتا ہی صاف صاف کہو تو سبب اسکا کیا ہی

پرائیس ایک چھوٹے سے قطعہ زمین کے بابت جو متصل باغ مختار ہی ہلوگوں میں قصہ اور تکرار ہی اور وہ کچھ ایسی قیمتی بھی نہیں ہی اوسکو مختار اپنے باغ میں باوجودیکہ وہ خود بڑا وسیع ہی ناحق شامل کیا چاہتا ہی اور میں نے اوس سے بارہا کہا ہی کہ یہہ زمین نہ تمھاری اور نہ ہماری ہی بلکہ سرکاری ہی اور چونکہ اس دیہات کے سب لڑکوں کے کھیلنے خصوصاً بہار کے میلہ کی وہ جگہہ ہی اسلیئے میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص بلاوجہہ فساد اوٹھائے اور ناحق اوسکو اپنے قبضہ میں لائے

سر آرتھر چلو مجھے اوس زمین کو دکھاؤ وہ یہاں سے بہت دور تو نہیں ہی

پرائیس نہیں صاحب بہت قریب ہی جبکہ وے اوس زمین پر پہنچے کپس مختار نے اپنے مکان سے سر آرتھر اور پرائیس کو ایک ساتھ ٹہلتے دیکھکر چاہا کہ فوراً آوے اور اونمیں شامل ہو جاوے تاکہ پرائیس سب حالات راست راست بلا کم و کاست بیان کرنے نپاوے لیکن جلد آنسکا سر آرتھر

دیکھکر کہا کیا یہی زمین متنازعہ ہی پرائیس نے جواب دیا ہاں صاحب
اسیقدر ہی اِسی اثناء میں کیس مختار آیا اور اپنا موقع دیکھکر
کہنے لگا کہ اب اِس زمین کا ذکر ہی بیفائدہ ہی جانے دو ابتو میں
آپ ہی کو دیتا ہوں گو کسی کی ہو سر آرتھر نے کہا بڑے
تعجب کی بات ہی کہ آپ ایسے لئیق اور فہیم اور قانون دان
ہوکر جو زمین کہ آپکی نہیں ہی اوسے مہربانی کرکے مجھکو عنایت
فرماتے ہیں واہ کیا اچھا یہی کام ہی اور مفت کرم داشتن اسیکا نام ہی
اور حال اِس زمین کا تو یہہ ہی کہ تمھاری نہ کسی دوسرے کی ہی
بلکہ میری ہی ہی اِس بات کو میں نقشۂ دیہی سے جو میرے پاس
موجود ہی ثابت کرسکتا ہوں

چونکہ کیس ہنوز مختاری کی امید اور تمنا دل میں رکھتا تھا
ڈرکر کہنے لگا کہ فی الحقیقت میری راے سست ہی اور آپ جو
فرماتے ہیں بجا اور درست ہی سر آرتھر نے پرائیس سے
کہا کہ اِس زمین کو میں لڑکوں کے کھیلنے اور بہار کے میلے کے
لیے ہمیشہ کے واسطے دیتا ہوں پرائیس نے سب احسان اسکا

اپنی گردن پر لیا اور بہت سا شکر ادا کیا بعد اسکے سر آرتھر کیس کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ آپ نے کوئی پٹہ میرے دیکھنے کے لیئے بھیجدیا تھا کیس نے دبی زبان سے جواب دیا ہاں صاحب مگر میں نے اوسکو کچھ پرائیس کے ساتھہ عداوت اور دشمنی کی راہ سے نہیں بھیجا تھا بلکہ بھیجنا اوسکا میں اپنے اوپر فرض سمجھا تھا

سر آرتھر اوسکے دیکھنے سے پرائیس کی کچھ بھی مضرت نہوئی اوسکو تو میں نیا پٹہ لکھدینے پر مستعد ہوں کیونکہ اوسکے پاس جو ایک فرد بطور یادداشت کے موجود ہی اوسی پر میں کاربند ہونگا اور پٹہ کی غلطی پر کچھ لحاظ نکرونگا میں یہہ ہرگز نہیں چاہتا کہ کسی شخص سے ناحق اور غیر واجبی فائدہ اوٹھاؤں اور کسی غریب کے دل کو عبث صدمہ پہنچاؤں

مختار بہت تعجب کرکے کہنے لگا ہاں صاحب خدا نکرے کہ میں آپکو ایسی صلاح دوں جس سے کسی غریب ہو یا امیر ناحق تکلیف پہنچے لیکن ناقص پٹہ کے فسخ کرنے میں کچھ عیب اور ظلم نہیں ہی

سر آرتھر کیا تمھاری دانست میں یہی مناسب ہے۔

مختار - بلا شک میں ہمیشہ سے اچھی طرح جانتا ہوں کہ جو پتہ ناقص اور بے حقیقت ہی اوسکے منسوخ کرنے میں کوئی عیب نہیں اور نہ کچھ خلاف شرافت ہے

سر آرتھر آپ بے سمجھے بوجھے اپنے ہی پٹے کی نسبت رائے دیتے ہیں آپ تو اس غریب آدمی سکے پٹہ کو بھیجا چاہتے تھے مگر آپ سکے لڑکے نے غلطی سے آپ ہی کے پٹہ کو مجھے لاکر دیا تھا اور جب اوسے دیکھا تو اوسمیں ایک ایسا نقص نمودار ہی جسسے وہ پٹہ محض ناقص اور بیکار ہے

مختار ڈر کر کہنے لگا کیا آپ نے ایسا نقص دیکھا ہے

سر آرتھر ہاں البتہ اور وہ اوس پٹے کو اپنی جیب سے نکال کر کہا لو دیکھو تو لیسندہ پٹہ کی اسپر نہ تو مہر ثبت ہی اور نہ دستخط ہے۔

مختار نے جب اوسے دیکھا سب راسے سابقہ اپنی عہد اگرامو شی کرکے کہنے لگا میں آپسے امید رکھتا ہوں کہ میرے باب میں ایسی غلطیوں پر کچھ لحاظ آپ نفرمائینگے

سر آرتھر یقین جانو کہ جیسا تم اس ایماندار آدمی پر ظلم کیا چاہتے تھے دیسا میں تمھارے ساتھ ہرگز نکرونگا بلکہ تمھاری نسبت بھی مطابق فرد یادداشت کے جو میرے ہی پاس موجود ہے کاربند ہونگا اور ایک حبہ بھی تمھارا نقصان ہونے نہ دونگا جو قیمت واجبی تمھارے مکان اور باغ اور زمین کی ہوگی وہ اس شرط سے تمکو دیجائیگی کہ ایک مہینے کے اندر تم اپنا سب مکان وغیرہ چھوڑکر جہاں جاہو اس گانوسے باہر چلے جاؤ جب مختار نے دیکھا کہ میں اسکے مقابلہ میں ضابطہ کے مطابق لڑ نہ سکونگا مجبور ہوکر شرط مذکورہ قبول کی اور یہہ بات بھی اوسنے غنیمت سمجھی کیونکہ اگر سر آرتھر یہہ بھی ندیتا تو وہ کیا کر لیتا اور اس خیال سے اپنے دل کو تسکین دینے لگا کہ وقت تشخیص قیمت کے شاید مجھے کچھ زیادہ ملجائے غرض مختار رخصت ہوکر چلا گیا سر آرتھر اور پرائیس باتیں کرتے ایک ساتھ ہاتھ میں ہاتھ سوسن کے مکان کی طرف چلے

سر آرتھر نے پرائیس سے پوچھا یقیں ہی آپ اچھا

لکھتے ہونگے اور حساب کتاب سے بھی خوب واقفیت ہوگی شاید میں نے تمھاری لڑکی کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہے وہ تو بہت صاف لکھتی ہے کیا آپ ہی سے اوسنے لکھنا سیکھا ہے

بیرائیس نہیں یہہ تو میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ زیادہ اوسنے تو از خود سیکھ لیا تھا لیکن میں نے اوسکو صرف تھوڑے سے حساب کے قاعدے جسقدر میں جانتا تھا البتہ بتائے ہیں

سر آرتھر معلوم ہوا کہ تمھاری لڑکی نے اچھی تعلیم پائی اور بہت خوش سلیقہ ہے اور اوسکا بہت نیک رویہ اور طریقہ ہے اور اس سے اوسکے ماں باپ کے بھی اوصاف ظاہر ہوتے ہیں

بیرائیس یہہ کیا آپکے فرمانے کی بات ہے صرف آپکی مہربانی اور عنایات ہے

سر آرتھر میں یہہ چاہتا ہوں کہ تمکو فقط باتوں ہی سے ممنون احسان نکروں بلکہ تمھارے ساتھہ کچھہ سلوک بھی ہوں ہرچند تمکو اپنے خاندان سے بڑی محبت ہے پر جب مجھسے زیادہ ملاقات ہو جائیگی معلوم کروگے کہ میری بھی کسطرح کی طبیعت ہے

ایسا مختار بدکردار میں ہرگز نہیں چاہتا جو میری رعیتوں کو تکلیف دے اور اونپر ظلم کرے مگر آپ سا ہوشیار اور مستعد ایماندار ایک آدمی علاقہ کی تحصیل کے لیئے مجھے درکار ہی اُمید ہی کہ آپ میرے کہنے پر توجہ فرمائیگا اور اِس عہدہ کے قبول کرنے میں کچھ عذر پیش نلائیگا

پیرائیس بہت خوش ہوکر کہنے لگا کہ اگر آپ ایسا سلوک میرے ساتھ فرمائینگے تو مجھے بھی اُمید ہی کہ اپنی اِس مہربانی فرمانے پر نپچھتائینگے بلکہ مجھکو ہر طرح سے اپنا خیرخواہ پائینگے

جب سر آرتھر پیرائیس کے مکان پر پہنچا کمرے میں جھک کر اپنی بہنوں کو دیکھنے لگا دیکھا کہ وے دونو کوئی کپڑہ نفیس قطع کر رہی ہیں سر آرتھر کو دیکھکر کہنے لگیں کہ اری بھائی جان یہہ کپڑہ ہم لوگ سوسن کے لیئے قطع کر رہے ہیں

اور مسس سومرس نے کہا کہ جب میں نے سوسن کو کپڑے کے لیئے ایک اشرفی دی تھی پہلے ہی یہہ سمجھی تھی کہ کبھی اس اشرفی کو اپنے خرچ میں نہ لائیگی اور ہرگز اپنے لیئے اچھی پوشاک نہ بنائیگی ابھی

میں سنے اصرار کرکے اسکی ماسے اوس اشرفی کے خرچ کرنے کی کیفیت سنی ہی کہ اوسنے اپنے باپ کو اوسے دے دیا اور چونکہ وہ ضرورت اب رفع ہوگئی ہی اور اس کپڑے کو اوسکی ما بھی پسند کرتی ہی تو یقین ہی کہ سوسن بھی اسکے قبول کرنے میں انکار نکریگی اور سوسن کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ میں سنا ہی تم مطابق معمول کے اس مرتبہ بہار کے میلہ کی شاہزادی بسبب اپنی ما کی بیماری کے ہو سکیں لیکن اتبو بافضال الہی تمھاری ما کو بخوبی صحت حاصل ہوگئی ہی سوسنہ سوسن کی ما کہنے لگی اتبو میں بہت اچھی ہوگئی اور خوشی کے مارے سب بیماری میری کھو گئی

مس سومرس ہملوگوں کا ارادہ ہی کہ سوسن کی سالگرہ کی تقریب میں جو اس مہینے کی پچیسویں ۲۵ تاریخ کو ہو گی ایک جشن کریں اور اس دیہات کے سب لڑکوں کو دعوت میں بلائیں یقین ہی کہ تم بھی مہربانی فرماؤگی اوس روز ضرور آؤگی سرارتھر سے سوسن نے کہا اوس روز یقین ہی کہ تم بھی اپنے چھوٹے دستوں کے

ساتھ بہار کے میلہ کی زمین پر بہت خوشی کرو گی اور میں اونھیں
سب لڑکوں سے کہدونگا کہ اس دن کو فقط سوسن کی نیک
طینت اور اچھی خصلت کے سبب سے تملوگوں کے لیئے چھوڑ
دیتا ہوں اور تمکو اگر اپنے ہمجولیوں میں سے کسی کے لیئے کوئی
چیز کی درخواست کرنی ہو تو کرو کیونکہ جو تم کوئی درخواست
مناسب کرو گی تو یقین ہی میری بہنیں اوسکی منظوری میں
انکار نکرینگی اور تم سے بھی امید ہی کہ استدعا تمھاری بیجا نہوگی
سوسن اپنی ماکی طرف دیکھکر کہنے لگی البتہ ایک عرض میری
ہی لیکن اپنے لیئے نہیں بلکہ اپنی پیاری دوست روز کے واسطے ایک
درخواست رکھتی ہوں مسز آرتھر نے ہنس کر کہا اگرچہ میں روز کو نہیں
جانتا کہ کون ہی لیکن تم بتاؤ تو کیا درخواست ہی
سوسن یقین ہی کہ شاید آپ نے اوسے دیکھا ہو وہ بہت
اچھی نیک لڑکی ہی اور کام بھی اچھی طرح کرتی ہی اوسنے اور
اوسکی مانے سنا ہی کہ آپکی سرکار میں کوئی خادمہ درکار ہی
مسز سومرس بس اس سے زیادہ تکلیف نکیجئے تقریر کو طول نہ دیجئے

میں تمھاری اِس درخواست سے بہت مسرور ہوئی خاطر جمع رکھیئے دل سے یہہ استدعا تمھاری منظور ہوئی روز سے کہدینا کہ کل صبح میرے پاس آئے بلکہ تم اپنے ہی ساتھ اوسے لیتی آنا اور میں چاہتی ہوں کہ تم اپنی سالگرہ کی تقریب میں میری خادمہ کی شیرمال پکانے میں مدد کرو بعد اسکے سب کے سب خوشی کے ساتھ رخصت ہوکر اپنے گھر روانہ ہوئے

وے لوگ کیسے خوش نصیب ہیں جو کسی کے خاندان پر اسقدر احسان کرکے اونسے رخصت ہوتے ہیں کہ رخصت کرنے والوں کی طبیعت بہت خورسند ہوجاتی ہی اور رخصت کرتے وقت شکریہ ادا کرنے میں زبان اونکی بند ہوجاتی ہی پھر جب وے لوگ چلے جاتے ہیں تو اونکی غیبت میں شکرگذاری اونکی اچھی طرح بجالاتے ہیں بڑی تعریف کرکے اونکے حق میں دعائیں دیتے ہیں اور نام اونکا ہمیشہ نیکی کے ساتھ لیتے ہیں

پھر اُیس کہنے لگا جسپر خدا اپنے فضل اور کرم سے اسقدر عنایت کی نظر کرے اوسے گناہ ہی کہ اور کچھ تمنا اپنے

دل مین باقي رکھے تاہم اسوقت یہہ آرزو میري باقي رہگئي یعني افسوس ہے
کہ یارو مسازبین نواز اسدم موجود نہیں ہی بہرحال یار باقي صحبت
باقي پارسال آسلے کا خط میں اوسنے وعدہ لکھاہی پھر اوس سے
ملینگے اگر خواہش خداہی جب وہ آئیگا کمال شکرگذاري کے ساتھ
روپیہ اوسکا ادا کیا جائیگا اور کہونگا کہ میں نے تمھارا بڑا احسان اوٹھایا
ہی گویا تمھارا ہي نوٹ بھیجا ہوا میري مصیبت میں کام آیاہی سوسن
کہنے لگي جب میں بین نواز کو پاؤنگي اپني مرغي اور بھیڑ کے بچے کو
اوسے دکھاؤنگي اور سوسن بول اوٹھي جب وہ آئیگا اوس گیت کو
بھي بجا کر سنائیگا اور وہ گیت کا کاغذ کہاں ہی ابھي تک تو میں نے
اوسکو بالکل پڑھا بھي نہیں سوسن نے جواب دیا کہ اوس کاغذ
کو روز لیکر چلي گئي ہی میں ابھي جلد جاتي ہوں اور اوس سے مانگ
لاتي ہوں سوسن جا کر کیا دیکھتي ہی کہ روز سب لڑکوں کو جمع کرکے
اوس گیت کو پڑھکر سنا رہي ہی اور فلپ کہہ رہا ہی کہ گیت تو معلوم
ہوا مگر اوسکے گانے کا ڈھنگ کچھ سمجھہ میں نہیں آتا میں اپني ماسے
کہونگا کہ مسٹر آرتھر سے دریافت کردیں اس گیت کو بین نواز

کسطرح بجاتا تھا اور اگر وہ کہیں ملیگا تو بلوا کر سوسن کی ساتھ اگرہ سکے
روز اسی جگہہ پر بشرط اوسکی رضامندی سکے سب سکے ساتھ بیٹھنے اُٹھ
اِس گیت کو بین میں بجاؤ نگا اگر ممکن ہوگا میں بھی سیکھ لونگا

پرائیس سکے مختار اور تحصیلدار مقرر ہونے او کیبن سکے
ایک مہینے کے اندر گانوسے بدر ہونے کی خبر تمام گانو میں مشہور ہوئی
یہہ حال سنکر سب لوگوں کی طبیعت بہت مسرور ہوئی اکثر لوگ
اِس بات سکے تحقیق سکے لیئے سوسن سکے پاس آئے اوس مقام پر ایک
اژدحام ہوا ایسا مجمع عام ہوا قلپ سبھوں سے کہنے لگا کہ جو کچھہ تملوگوں نے
سنا ہی وہ سب سچ اور بجا ہی سوسن لبسبب لحاظ سکے خود نہیں کہتی ہیں اگر
کوئی پوچھتا ہی چپ رہتی ہیں پر یقین جانیو کہ سر آرتھر کی سرکار میں
پرائیس مختار ہوئے اور دشمن اوسکے ذلیل اور خوار ہوئے اور
زمیندار سنے اِس دیہات کو اب ظالم سے صاف کر دیا ہی اور اِس
زمین کو صرف سوسن کی خاطر سے ہملوگوں کو معاف کر دیا ہی

خاتمہ

دیکھو کہ آخر کو کپس مختار کی چالاکی کچھ کام نہ آئی اور سوکس کی نیکیوں سے مقابلہ میں ہمیشہ اوسنے خجالت ہی اوٹھائی پر انکیس مختار ہو کر صاحب اعتبار ہوا اور کپس بدکیش سب کی نظروں میں ذلیل اور خوار ہوا

SIMPLE SUSAN

BY

MISS MARIA EDGEWORTH,

TRANSLATED INTO OORDOO

BY

BABOO KASHI NATH BISWAS,

Head Clerk of the Governor General's Agent, at Benares.

WITH THE ASSISTANCE OF

MOULVI ZEINOOLABDEEN,

Decree Nuvees.

TRANSLATED AND PRINTED FOR H. C. TUCKER, ESQ., B. C. S.

AGRA:

PRINTED AT THE SECUNDRA ORPHAN PRESS.

1855.

[illegible]

محمد رفیق

مخلص